المؤنث

واحكامه فى اللغة العربية

تالیف

علامہ ارشد حسن ثاقب

www.KitaboSunnat.com

إدارة القريش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ ارشد حسن ثاقب کی چند تالیفات

قواعد التصغیر ہماری صرفی کتب زیادہ تر تصغیر کے ایک دو قواعد تک محدود ہیں۔ جبکہ علمائے متقدین نے چالیس سے زائد قوانین تصغیر کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ہر طرح کے اسماء کے لئے تصغیر کے الگ الگ قوانین نہایت سہل زبان اور مفصل مثالوں سے آراستہ، ہر مسئلہ کی مکمل اور واضح تنقیح کہ نحو سے ادنیٰ مناسبت رکھنے والا طالبعلم بھی باآسانی سمجھ سکے۔ اور علمائے نحو کے اس مقولہ کی تشریح کہ ''التکسیرُ والتصغیرُ یجریان من وادٍ واحدٍ'' آپ کو اس کتاب میں نہایت وضاحت اور تفصیل سے ملے گی۔ آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی جمع مکسر اور اسم مصغر کے قوانین بالکل یکساں ہیں۔

کتاب الاضافہ اضافت سے متعلق ایک شاہکار تحقیق! واجب الاضافت، ممنوع الاضافت اور جائز الاضافت اسماء کی تقسیم! جملہ اور مفرد کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کی تعیین۔ صرف ضمیر، صرف اسم ظاہر یا دونوں کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کا تعین! اور دیگر نہایت بلند پایہ تحقیقی موضوعات!

احکام النسبۃ نسبت کا موضوع ہمارے صرفی ونحوی نظام میں تقریباً سرے سے زیر بحث ہی نہیں آتا۔ حالانکہ علمائے نحو نے نسبت کے حوالے سے تین درجن سے زائد قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں نسبت سے متعلق تمام قوانین بھی جمع کیے گئے اور خلاف قانون شاذ نسبتوں کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

کتاب المؤنث مؤنث قیاسی وسماعی اور حقیقی ومجازی کے حوالے سے نہایت جامع تالیف۔ مؤنث کے بارے میں نہایت مفید ابحاث۔ عام طور پر مؤنث سماعی کے حوالے سے ابہام رہتا ہے کہ کونسا اسم مذکر ہے، مؤنث ہے یا مشترک؟ اس کتاب کا باب دوم صرف ایسے اسماء کی نشاندہی پر مشتمل ہے جس میں سینکڑوں عربی اسماء کو ابجدی ترتیب سے جمع کر کے ان کی تذکیر وتانیث کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

القاعدۃ فی النحو درجہ متوسطہ کے طلبہ کے لئے نحو کی پہلی درسی کتاب کے طور پر اس قاعدہ کا پڑھایا جانا طالبعلم کو زندگی بھر کام آتا ہے۔ نحو کے مکمل قواعد، نہایت اختصار سے مگر ہر قاعدہ مثالوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔

بدایۃ النحو درجہ اولیٰ کے طلبہ کیلئے نحو کی نہایت جامع، مفصل، مدلل کتاب۔ ہر موضوع پر قرآن کریم کی کم از کم پانچ اور روزمرہ عربی کی اس سے بھی زیادہ امثلہ! ہر موضوع نہایت واضح اور نہ صرف نحو بلکہ عربی زبان تک رسائی کیلئے نہایت مفید کتاب اکثر مدارس میں نحو میر کی جگہ اس کی تدریس رواج پا رہی ہے۔

القاعدۃ فی الصرف درجہ متوسطہ کے طلبہ کے لئے صرف کا ابتدائی قاعدہ جس میں صحیح، مثال، اجوف سے مضاعف تک تمام ابواب کی مکمل گردانیں اور جہاں جہاں ابدال، اعلال یا کسی اور قسم کی تبدیلی رونما ہوتی ہے اس کی مختصر مگر نمایاں وضاحت۔ چند اہم قوانین کا تذکرہ۔ مجرد و مزید ہر طرح کے ابواب کا ہر صیغہ تیار کرنا اس قاعدہ سے بچوں کو آ جاتا ہے۔

بدایۃ الصرف درجہ اولیٰ کے طلبہ کیلئے صرف کے موضوع پر نہایت محققانہ تالیف! جس کے پڑھنے کے بعد عربی زبان کا ہر صیغہ نکالنا اور بنانا بھی آ جاتا ہے اور اصل سے موجودہ صیغہ تک پہنچنے کے قواعد وضوابط بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ چند ایسے قوانین جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحکمۃ لائبریری
نمبر: ....
AL HIKMAH
16-11-12

المُؤَنَّثُ

وَاَحْکَامُہٗ فِی اللُّغَۃِ العَرَبِیَّۃِ

تالیف

علامہ ارشد حسن ثاقب

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارۃ القریش

F/688 بلاک گلشن راوی لاہور۔

0333-0323-4313162,0333-4040434

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : المؤنث واحکامه فی اللغة العربیة

نام مصنف : علامہ ارشد حسن ثاقب

موضوع : مؤنث اسماء کے نحوی احکام

اشاعت : اول

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : ادارۃ القریش

طباعت :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر	نام مضمون	صفحہ	نمبر	نام مضمون	صفحہ
۱	الباب الاول	۸	۲۰	فَعَالِ کے وزن پر مؤنث اعلام	۲۰
۲	جنس کی تقسیم	۹	۲۱	اہل حجاز	۲۱
۳	اسم مؤنث کی تقسیمات اور اقسام	//	۲۲	جمہور بنی تمیم	//
۴	تقسیم اول	۱۰	۲۳	بعض بنی تمیم	۲۲
۵	مؤنث مجازی کی پہچان کا طریقہ	//	۲۴	نوٹ	//
۶	مؤنث حقیقی اور مجازی مختلف زبانوں میں	۱۱	۲۵	علامات تانیث	۲۳
۷	تقسیم ثانی	۱۳	۲۶	اوصاف مختصۃ بالنساء	//
۸	علامات تانیث	//	۲۷	اوصاف مختصۃ بالرجال	۲۴
۹	تداخل اقسام مؤنث	//	۲۸	پانچ اوزان پر تاء نہیں آتی	//
۱۰	سوال ' جواب تاے تانیث	۱۴	۲۹	مقامات ورود تاء	۲۷
۱۱	وجہ تسمیہ مؤنث لفظی	۱۵	۳۰	تاے تانیث اور اسم مثنی	۲۸
۱۲	مؤنث تقدیری	۱۶	۳۱	علت حذف تاء	۲۹
۱۳	اسم مؤنث کی ایک اور تقسیم	۱۷	۳۲	فرق	//
۱۴	تقسیم ثالث	۱۸	۳۳	الف مقصورہ برائے تانیث	۳۰
۱۵	مؤنث ذاتی	//	۳۴	الف ممدودہ برائے تانیث	۳۴
۱۶	مؤنث تاویلی	//	۳۵	کن اسماء میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں	۳۷
۱۷	مؤنث اکتسابی	//	۳۶	کیا مؤنث کی پندرہ علامات ہیں	۳۸
۱۸	اسم میں اصل کیا ہے	۱۹	۳۷	امام فراء کے نزدیک	//
//	تذکیر یا تانیث	//	۳۸	حروف قبائل مقامات اور	۴۰
۱۹	تغلیب تذکیر و تانیث	۲۰	//	سورتوں کے نام اور اسم جنس جمعی	//

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر	نام مضمون	صفحہ	نمبر	نام مضمون	صفحہ
۳۹	اسم جنس جمعی	//	۵۹	وجہ اعراب اول	۵۵
۴۰	اسم جنس جمعی کا حکم	۴۱	۶۰	وجہ اعراب ثانی	۵۶
۴۱	اسمائے قبائل کی تین اقسام	۴۲	۶۱	وجہ اعراب ثالث	//
۴۲	قبائل کے نام پانچ طرح کے ہیں	۴۳	۶۲	تثنیۃ المؤنث	۵۷
۴۳	نوٹ	۴۴	۶۳	جمع المؤنث السالم	۵۹
۴۴	اماکن ومقامات کے نام	۴۵	۶۴	جمع مؤنث سالم قیاسی طور پر	//
۴۵	اسمائے اماکن کی پانچ اقسام	//	۶۵	دس مقامات میں آتی ہے	//
۴۶	سورتوں کے نام	۴۷	۶۶	ساکن العین ثلاثی کی جمع	۶۴
۴۷	اسمائے سور کی تین اقسام	//	۶۷	ملحقات جمع مؤنث	۶۶
۴۸	جملہ نام	۴۸	۶۸	تانیث اور اعداد	۶۷
۴۹	فعل نام	//	۶۹	ثلاثۃ سے عشرۃ تک اسمائے عدد	۶۸
۵۰	اگر اسم نام ہو	۴۹	۷۰	تین استعمالات	//
۵۱	بغیر اضافت کا حکم	//	۷۱	اگر عدد مرکب ہو	۷۱
۵۲	اضافت کا حکم	۵۰	۷۲	ثلاثۃ سے تسعۃ تک	۷۲
۵۳	مثال منصرف	//	۷۳	ثمانیۃ کا خصوصی حکم	//
۵۴	مثال غیر منصرف	۵۱	۷۴	عشرۃ کی شین کا حکم	۷۳
۵۵	حروف تہجی کے نام پر اسماء سور	//	۷۵	اسم عدد کا مضاف الیہ	۷۵
۵۶	عدم اضافت کا حکم	//	۷۶	اسم جمع اور اسم جنس	۷۶
۵۷	اسمائے حروف کی تذکیر وتانیث	۵۲	۷۷	تانیث وتذکیر کا حکم	//
۵۸	نوٹ	۵۴	۷۸	اشیاء کی اصل	۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر	نام مضمون	صفحہ	نمبر	نام مضمون	صفحہ
۷۹	اگر معدود صفت ہو	۷۹	۹۹	س	//
۸۰	ملاحظہ	۸۰	۱۰۰	ش	۱۰۹
۸۱	معدود متعدد کا حکم	۸۲	۱۰۱	ص	۱۱۰
۸۲	اگر اسم عدد مضاف نہ ہو	//	۱۰۲	ض	۱۱۱
۸۳	عدد ترتیبی کا حکم	۸۴	۱۰۳	ط	۱۱۳
۸۴	عشرون 'مائۃ' الف کا حکم	۸۷	۱۰۴	ظ	۱۱۴
۸۵	تاریخ اور تانیث	//	۱۰۵	ع	//
۸۶	اسالیب تاریخ	۸۸	۱۰۶	غ	۱۱۸
۸۷	الباب الثانی (ا)	۸۹	۱۰۷	ف	۱۱۹
۸۸	ا	۹۰	۱۰۸	ق	۱۲۱
۸۹	ب	۹۳	۱۰۹	ک	۱۲۳
۹۰	ت	۹۵	۱۱۰	ل	۱۲۴
۹۱	ث	//	۱۱۱	م	۱۲۵
۹۲	ج	۹۱	۱۱۲	ن	۱۲۸
۹۳	ح	۹۸	۱۱۳	و	۱۳۰
۹۴	خ	۱۰۰	۱۱۴	ہ	//
۹۵	د	۱۰۲	۱۱۵	ی	۱۳۱
۹۶	ذ	۱۰۳			
۹۷	ر	۱۰۴			
۹۸	ز	۱۰۶			

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمه

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ جَعَلَ الخَلا ئِقَ مِن ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وجَعَلَنا شعوباً وقَبائِلَ لِتَعارَفَ ! وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ رُسُلِهٖ وخَاتَمِ اَنْبِيَا ئِهٖ سَيِّدِنَا محمدٍ عليه اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَكْمَلُ السلامِ ! وعَلٰی آلِهٖ وصحبِهٖ ومَنْ تَمَسَّکَ بِهَدْيِهٖ ورأيةِ دِينِهٖ اِلٰی يَوْمِ الدين . اَمَّا بَعْدُ :

علم النحو کے منتخب موضوعات کے حوالے سے یہ ہماری چوتھی تألیف آپ کے ہاتھوں میں آ رہی ہے۔اس سے قبل (۱) احکام النسبة (۲) قواعد التصغیر اور (۳) کتاب الا ضافة علمائے کرام اور مدرسین ذی احترام سے تحسین وقبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہیں۔ان سابقہ رسائل میں بھی آپ نے محسوس فرمایا اور اس کتاب میں بھی مشاہدہ فرمائیں گے کہ ہمارا مقصد محض تصنیف برائے تصنیف ' تصنیف برائے تجارت یا لکھے پڑھے موضوعات پر محض ایک کتاب کا اضافہ نہیں ہے۔

ہر تألیف میں ہماری یہ کاوش رہی ہے اور آئندہ تالیفات میں مزید آپ تصدیق فرمائیں گے کہ علمائے کرام کے سامنے وہ تحقیق پیش کی جائے جس سے ہماری دستیاب اور متداول کتب یا تو خالی ہیں ' یا ان میں یہ موضوعات بسط وتوضیح سے بیان نہیں ہوئے ' یا یہ موضوعات ان میں اس قدر متفرق ہیں کہ ان سے یکجا استفادہ ممکن نہیں ہے۔

زیر نظر کتاب (المؤنث واحکامه فی اللغة العربية) میں ہم نے مؤنث کے احکام کا استقصاء کرنے کی ابتدائی کاوش کی ہے۔اسے ہم ابتدائی اس لئے کہہ رہے ہیں کہ ابھی اس موضوع پر لکھنے کو اور بہت کچھ باقی ہے۔اللہ تعالی نے توفیق دی اور عمر نے وفا کی تو اس کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔باب اول میں مؤنث کی اقسام اور اس کے احکام پر مختلف ابحاث ہیں۔جن میں کئی ابحاث دیکھ کر آپ تائید فرمائیں گے کہ اس سے پہلے یا متداول کتب میں یہ ابحاث آپ کی نظر سے نہیں گذریں۔اور دوسرے باب میں ہم نے علمائے کرام کی سہولت کے لئے مؤنث سماعی کا استقصاء کرنے کی کوشش کی ہے۔چونکہ مؤنث سماعی کا کوئی کلیہ وضابطہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے نہیں ۔جس سے اس کے بارے میں حتمی رائے دی جاسکے ۔اس لئے اس کے بارے میں ہمیشہ لغت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ہم نے اس چھوٹی سی کتاب میں اس موضوع کو مکمل طور پر سمیٹنے کی کوشش کی ہے اس کے بعد جلد ہی ہماری تالیفات (۱) بدایة النحو (۲) بدایة الصرف (۳) اور کتاب الاعاریب زیور طبع سے آراستہ ہونے والی ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہر ماہ علم صرف یا علم نحو پر ایک نئی کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔

مذکوہ بالا تینوں کتب درسی ہیں۔ اور علم الصرف میں ہمارا ارادہ چار درسی کتب تحریر کرنے کا ہے۔ درجۂ ثانیہ کے لئے الارشد فی التصریف کا خاکہ تیار کر لیا ہے۔ جب بھی اس کے لئے فرصت ملی تو انشاء اللہ اس کا آغاز کر دیں گے۔ اور ان تین درسی کتب کے بعد ہماری تحقیق اور محنت کا نچوڑ انشاء اللہ آپ کی خدمت میں آنے والا ہے۔ ہماری ایک بڑی تالیف مُعْجَمُ الصَّرفِ وَالنَّحْوِ کی پہلی جلد تیاری کے مراحل (کمپوزنگ کے مرحلہ) میں ہے۔ صرف ' نحو اور اصول النحو سے متعلق کوئی بھی مسئلہ معلوم کرنا ہو' صرف یا نحو میں استعمال ہونے والے کسی اسم ' فعل یا حرف کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں تو آپ اس کتاب میں ابجدی ترتیب سے مطلوبہ لفظ نکالیں۔ اس سے متعلق ہر قسم کی معلومات آپ کو وہاں مل جائیں گی۔ ہر لفظ پر جامع بحث ' اس سے متعلقہ تمام احکام ' علمائے نحو کے اختلاف آپ کو ایک جگہ مل جائیں گے۔ برصغیر کی تاریخ میں اپنے موضوع اور طرز تصنیف کے حوالے سے یہ پہلی تصنیف ہوگی۔ اور اس ایک کتاب کے ہوتے ہوئے صرف و نحو کے کسی استاذ کو کسی کتاب کی تدریس کے لئے مزید کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہمیں علمائے کرام کی آراء اور مفید مشوروں کا بھی انتظار رہے گا۔ آپ کا ہر معتبر مشورہ ہمارے لئے چراغ راہ ہوگا۔

هٰذا وَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ أن يُوَفِّقَنِي وَإيَاكُم لِخِدمَةِ دِينهِ الحنيفِ وكِتابِهِ الْعَزِيزِ الَّذِي لَا يَاتِيهِ البَاطِلُ مِن بَينِ يَدَيهِ وَلَا مِن خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حميدٍ . وَصَلِّ اللّٰهُمَّ وبارك على اَكرمِ رُسُلِكَ سَيِّدِنا محمدٍ وآلِهِ وصحبِه .

علامہ ارشد حسن ثاقب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الاول

المؤنث . تعريف . تقسيمات . احكام . عدد المؤنث . اسماء القبائل . اسماء البلدان. اسماء السور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مذکر (۲) مؤنث!

اسم مذکر وہ ہوتا ہے جس میں مؤنث کی کوئی علامت نہ لفظاً پائی جائے ' نہ تقدیراً۔ جیسے: رَجُلٌ ' قرآنٌ ' کتابٌ ' فَرَسٌ .

اسم مؤنث: وہ ہے جس میں لفظی یا تقدیری طور پر مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے ۔ جیسے: (۱) حُبْلٰی ' سَلْمٰی ' عَطْشٰی ' ضِیزٰی . (۲) حَمْراء ' سوداءُ ' حُمَیراءُ ' خَنْساءُ ۔ (۳) مُؤْمِنَةٌ . طالِبَةٌ . جمیلةٌ . نعیمةُ . (ان تینوں اقسام میں مؤنث کی علامت لفظی طور پر اسم میں نظر آ رہی ہے)۔(۴) دارٌ . اَرْضٌ . حربٌ . عَیْنٌ ۔(ان میں سے کسی بھی اسم میں تانیث کی کوئی علامت نظر نہیں آ رہی، لیکن چونکہ اهل عرب نے انہیں بطور مؤنث استعمال کیا ہے اسلئے ان تمام اسماء میں **تائے تانیث** کو مقدر مانا جائے گا۔ یاد رہے کہ مونث کی علامات میں سے صرف تاء ہی کو مقدر مانا جاتا ہے ' دوسری دو علامات کو مقدر تسلیم نہیں کیا جاتا۔

اسم مؤنث کی تقسیمات اور اقسام

اسم مؤنث مختلف اعتبارات سے مختلف اقسام پر منقسم ہوتا ہے۔ اس کی تین بنیادی تقسیمات ہیں (۱) باعتبار ذات (۲) باعتبار علامت (۳) ذاتیت و تاویل۔ (ا) ذات کے اعتبار سے اس کی دو اقسام ہیں (ب) علامت کے اعتبار سے بھی دو ہیں۔ اور (ج) ذاتیت و تاویل کے اعتبار سے تین۔ اس طرح مؤنث کی بنیادی اقسام (۲/۲/۳/ ۷) سات بنتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقسیم اول:

اسم مؤنث اپنی ذات کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مؤنث حقیقی

(۲) مؤنث مجازی

(۱) **مؤنث حقیقی** : وہ اسم مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں اس کی جنس میں سے کوئی جاندار مذکر موجود ہو۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مؤنث حقیقی وہ ہے جو انڈے یا بچے دیتی ہو۔ جیسے: نَاقَةٌ ، اِمرَأَةٌ ، اَتَانٌ .

(۲) **مؤنث مجازی** : وہ اسم مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں اسکی جنس میں سے کوئی جاندار مذکر موجود نہ ہو۔ یا یہ کہ جو انڈے یا بچے نہ دیتی ہو۔ ایسے اسم مؤنث کی پہچان کا دارومدار سماع پر ہے۔

چنانچہ جن اسماء کو اھل عرب نے بطور مؤنث استعمال کیا ہوگا ، ہم بھی انہیں مؤنث مانیں گے اور جنہیں انہوں نے مؤنث کی بجائے مذکر استعمال کیا ہوگا ، ہم انہیں کسی دوسرے اسم مؤنث پر قیاس کر کے مؤنث نہیں مان سکتے۔

(اس کتاب کی تألیف کا بنیادی مقصد انہی غیر قیاسی ، مجازی ، غیر حقیقی اور سماعی مؤنث اسماء کی تفصیل طلبۂ کرام کی خدمت میں پیش کرنا ہے)

مؤنث مجازی کی پہچان کا طریقہ:

س: ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اہل عرب نے فلاں اسم کو (جس میں ظاہراً کوئی علامت تأنیث موجود نہیں) بطور مؤنث استعمال کیا ہے؟

ج: اس کے مختلف پیمانے ہیں جن کے ذریعے یہ بات محقق ہوتی ہے کہ فلاں اسم کو اھل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب نے بطور مؤنث استعمال کیا ہے۔

(أ) کبھی اسم کی طرف عائد ہونے والی ضمیر اس کو مؤنث ظاہر کرتی ہے۔ جیسے: النَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُو . اس آیت میں مؤنث کی ضمیر (هَا) النار کی طرف عائد ہونا اس کے مؤنث ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح: حَتّٰى تَضَعَ الحَربُ اَوز ارَهَا ''میں بھی (هَا) ضمیر مؤنث سے معلوم ہوا کہ (الحرب) مؤنث ہے۔ (ب) کبھی اسم اشارہ سے معلوم تا ہے کہ یہ اسم مؤنث ہے۔ جیسے: هٰذِهٖ جَهَنَّمُ (ج) کبھی تصغیر میں تائے تانیث کا آنا کسی اسم کو مؤنث ثابت کرتا ہے۔ جیسے: عَينٌ سے تصغیر '' عُيَينَةٌ آئی اور اس طرح اُذُنٌ کی تصغیر اذینة بنی جس کی تاء سے معلوم ہوا کہ اذن بھی مؤنث ہے۔ (د) یا فعل میں تائے تانیث کا ثبوت کسی اسم کو مؤنث ظاہر کرتا ہے۔ جیسے: وَلَمَّا فَصَلَتِ العِيرُ. فعل کی تاء سے معلوم ہوا کہ العیر مؤنث ہے (ہ) یا اسم عدد کی تذکیر ظاہر کرتی ہے کہ اسم معدود مؤنث ہے۔ جیسے: اس شعر میں ہے ع

اَرمِی عَلَيهَا وهِیَ فَرْعٌ اَجْمَعُ . وهِیَ ثلاثُ اَذرُعٍ واِصْبَعُ

چنانچہ ثلاث کی تذکیر سے معلوم ہوا کہ ذراع مؤنث ہے۔

مؤنث حقیقی اور مجازی مختلف زبانوں میں :

(ا) مؤنث حقیقی دنیا کی ہر زبان میں مؤنث ہی ہوتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک زبان میں کوئی اسم '' مؤنث حقیقی '' ہو اور دوسری کوئی بھی زبان اسے مذکر کے طور پر استعمال کر سکے۔ چنانچہ عورت اردو میں ہو ' اِمراَةٌ عربی میں ہو ' خاتون فارسی میں ہو ' استری ہندی میں ہو ' زنانی پنجابی میں ہو ' خزے پشتو میں ہو ' یا لیڈی انگلش میں ہو ' وہ ہر زبان میں مؤنث ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں تو ہماری اردو زبان ' حروف ہجاء سے لیکر مفرد الفاظ تک اور مفرد الفاظ سے مرکبات اور جملوں کی بندش تک کئی مشرقی زبانوں کا معجون مرکب اور چوں چوں کا مربّٰی ۔لیکن زیر بحث مسئلہ میں مؤنث حقیقی کے لیے اردو کے پاس ایک نہایت خوبصورت اور جامع لفظ موجود ہے۔ اردو میں مذکر حقیقی کو نر اور مؤنث حقیقی کو مادہ کہتے ہیں۔ مادہ کا لفظ آپ مؤنث غیر حقیقی پر نہیں بول سکتے۔ کیونکہ مادہ بولتے ہی ذھن میں سوال اٹھتا ہے کہ اس کا نر کون ہے؟

(ب) **مؤنث مجازی** (غیر حقیقی) ہر زبان کو حق ہے کہ وہ کسی بھی اسم کو چاہے تو بطور مذکر استعمال کرے اور چاہے تو مؤنث استعمال کرے۔ مثلاً : آسمان اردو میں مذکر ہے لیکن سماء عربی میں مؤنث ہے ' سورج اردو میں مذکر ہے' جبکہ شمس عربی میں مؤنث ہے ۔ اور اس کے بالمقابل مسجد اردو میں مؤنث ہے اور مسجدٌ عربی میں مذکر ہے ' کتاب اردو میں مؤنث ہے اور کتاب عربی میں مذکر ہے۔ اور زمیں اردو میں بھی مؤنث ہے اور ارضٌ عربی میں بھی مؤنث ہے ' آنکھ اردو میں بھی مؤنث ہے اور عینٌ عربی میں بھی مؤنث ہے۔ اور دن اردو میں بھی مذکر ہے اور نھارٌ عربی میں بھی مذکر ہے' دروازہ اردو میں بھی مذکر ہے اور بابٌ عربی میں بھی مذکر ہے۔

مؤنث غیر حقیقی میں اردو اور عربی زبان کے درمیان موافقت اور مخالفت کی یہ تمام مثالیں اس حقیقت کو واضح کرنے کیلئے کافی ہیں کہ غیر حقیقی مؤنث ہر زبان کا اپنا اپنا ہوتا ہے اور اس کا کوئی ضابطہ مقرر نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو مؤنث ماننے یا مذکر ماننے کے لئے اھل زبان کے استعمال کو دیکھنا ہوتا ہے۔ اور ہر اسم کے مذکر و مؤنث ہونے کا حکم محض اس اسم تک محدود ہوتا ہے' اس پر کسی دوسرے اسم کو قیاس کر کے مذکر یا مؤنث بنانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقسیم ثانی :

علامات کے اعتبار سے اسم مؤنث دو قسم کا ہوتا ہے:(۱) مؤنث لفظی (۲)مؤنث تقدیری (۱)مؤنث لفظی: وہ اسم مؤنث ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت لفظاً موجود ہو۔خواہ وہ اسم کسی مؤنث پر دلالت کرتا ہو۔جیسے: اِمرأۃٌ ، فتاۃٌ یا مذکر پر۔جیسے: طلحۃُ ، خلیفۃُ الرسولِ ، حمزۃُ . پھر خواہ یہ مؤنث لفظی ، مؤنث حقیقی ہو۔جیسے: ناقۃٌ ، امرأۃ . یا مؤنث مجازی ہو۔جیسے: مِنضَدۃٌ ، ثلاجۃٌ .

علامات تانیث : تین ہیں۔(۱)تاء ۔جیسے:قتادۃُ ، فاطمۃُ .

(۲) الفِ مقصورہ .

جیسے: لَیلٰی ، کَسُلٰی ، حُسنٰی . (۳) الفِ ممدودہ . جیسے: عَینَاءُ ، حَوراءُ ، صَفراءُ .

(۲) **مؤنث تقدیری** : (اسے معنوی یا حکمی بھی کہہ سکتے ہیں) یہ مؤنث اسماء کی وہ قسم ہے جس کا مدلول تو مؤنث ہوتا ہے(خواہ مؤنث حقیقی ہو یا مجازی) لیکن اس اسم میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔جیسے: زینبُ ، سعاد (مؤنث حقیقی تقدیری)اور بِئرٌ ، دارٌ (مؤنث مجازی تقدیری)

تداخلِ اقسامِ مؤنث :

مندرجہ بالا دو تقسیمات پڑھنے کے بعد یہ بھی سمجھ لیں کہ مؤنث حقیقی میں بھی دوسری تقسیم کی دونوں اقسام پائی جاتی ہیں اور مؤنث مجازی میں بھی۔حاصل اقسام یوں بنتا ہے۔

(۱) **مؤنث حقیقی لفظی** : فاطمۃ ، حُسنٰی ، اَسماء .

(۲) **مؤنث حقیقی تقدیری** : زینبُ ، سُعادُ ، اُمٌّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) **مونث مجازی لفظی** : طاولة ' سيَّارةٌ ' غُرْفةٌ .

(٤) **مونث مجازی تقدیری** : حَرْبٌ ' خَمْرٌ ' سُوْقٌ .

مقدر صرف تاء ہوتی ہے

مؤنث تقدیری کی تعریف میں آپ نے پڑھا کہ جس اسم کا مدلول مؤنث ہو اور اسمیں لفظی طور پر کوئی علامت تأنیث موجود نہ ہو اسے مؤنث تقدیری کہتے ہیں اور تقدیری کا مطلب یہ ہے کہ اس اسم میں علامت تأنیث مقدر مانی جاتی ہے۔

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایسے اسماء میں صرف تاء ہی کو بطور علامت تأنیث مقدر مانا جاتا ہے

۔

دوسری دو علامات (الفِ مقصورہ اور الف ممدودہ) کو کہیں بھی مقدر نہیں مانا جاتا۔

یہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تین علامات تأنیث میں سے صرف ایک تاء ہی ایسی علامت ہے جو لفظاً بھی علامت تأنیث بنتی ہے اور تقدیراً بھی! اور دوسری دونوں علامات صرف لفظاً علامت تأنیث بن سکتی ہیں ' تقدیراً نہیں۔

دوسری کیوں نہیں؟ یہاں ایک طالبعلمانہ اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مقدر ماننے کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ فرض کرلیں کہ یہاں یہ چیز مقدر ہے۔ اگر آپ نے مؤنث تقدیری کی کوئی علامت مقدر ماننی ہی ہے تو پھر صرف تاء ہی کیوں؟ یہاں آپ دوسری علامت کیوں نہیں مقدر مانتے؟

جواب: یہ ہے کہ ان اسماء کی جب تصغیر کی جاتی ہے تو وہاں ہم اہل عرب کو دیکھتے ہیں کہ وہاں وہ صرف تاء ہی کو واپس لاتے ہی۔ مؤنث کے زمرے میں آنے والے ایک اسم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مصغر بناتے وقت ہم نے اسے الف مقصورہ یا ممدودہ سے مؤنث بناتے نہیں دیکھا۔ اور "اصول النحو کا یہ ضابطہ ہے کہ " التصغیر یرد الاشیاء اِلی اُصولھما ۔ اور یہاں تصغیر میں ہر جگہ تاء کے آنے کا مطلب یہی بنتا ہے کہ ہر مؤنث تقدیری میں صرف تاء ہی مقدر ہے۔

مؤنث قیاسی وسماعی : مؤنث لفظی کا دوسرا نام مؤنث قیاسی ہے اور مؤنث تقدیری کا دوسرا نام مؤنث سماعی ہے۔

وجہ تسمیہ :(۱) **مؤنث لفظی** کو لفظی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تأنیث کی علامت لفظی طور پر موجود ہوتی ہے (۲) اور اس قسم کو قیاسی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ وہ قسم ہے کہ اس میں ایک اسم کو دیکھ کر اس پر دیگر اسماء کو قیاس کر کے اس قسم کے مؤنث اسماء آپ خود تیار کر سکتے ہیں۔

مثلاً :(ا) آپ نے کافِرَۃٌ کو دیکھا کہ مذکر اسم فاعل کے آخر میں تاء کا اضافہ کرنے سے اور شریفۃٌ کو دیکھا کہ صفت مشبہ پر ایک تاء کا اضافہ کرنے سے اور "مقتولۃ کو دیکھا کہ اسم مفعول پر ایک تاء کا اضافہ کرنے سے یہ اسماء مؤنث بن گئے ہیں تو ان پر قیاس کر کے آپ نے اسم فاعل' صفت مشبہ اور اسم مفعول وغیرہ سے ہزاروں مذکر اسماء کی مؤنث خود تیار کر لی۔ جیسے: مسلمۃٌ ' مھاجرۃٌ' قانتۃٌ ' حَسَنَۃٌ ' سَیِّدَۃٌ ' جمیلۃٌ ' حُلْوَۃٌ ' مُرَّۃٌ ' مقتولۃٌ' مُسَلَّمَۃٌ ' محبوبۃٌ وغیرہ وغیرہ (۲) آپ نے حُسنٰی کو دیکھا کہ اَحسَنُ مذکر اسم تفضیل سے فُعْلٰی کے وزن پر اسم تفضیل کو مؤنث بنایا گیا ہے اور عَطْشٰی کو دیکھا کہ اَعْطَشُ مذکر صفت مشبہ کو فَعْلٰی کے وزن پر مؤنث بنایا گیا ہے تو ان پر قیاس کر کے آپ نے انہی اوزان پر سینکڑوں اسماء کو مؤنث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنالیا۔ جیسے: رُشدٰی ، شُرفٰی ، جوعیٰ ، غضبٰی ، سکرٰی وغیرہ اوراسی طرح آپ نے دیکھا کہ لون ، عیب اور حلیہ پر دلالت کرنے والے مادوں کی جب ثلاثی مجرد میں گردان کی جاتی ہے تو اس باب میں اسم فاعل کی جگہ اَفْعَل کے وزن پر صفتِ مشبھہ آتی ہے۔ جیسے: اَحْمَرُ ، اَعْوَرُ ، اَعْیَنُ اوران کی مؤنث: فَعْلاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: حَمْرَاءُ عَوراءُ (کانی) عَیناءُ (موٹی آنکھوں والی) توان صیغوں کی دیکھا دیکھی آپ نے ہر افعل صفتی کی مؤنث الف ممدودہ سے بنانا شروع کردی جیسے:
خَضراءُ ، بیضَاءُ ، حولاءُ ، عرجاءُ ، بکماءُ ، حوراء وغیرہ وغیرہ۔ یہاں چونکہ آپ نے ایک اسم میں ایک خاص قاعدے کا استعمال دیکھ کر اس طرح کے دوسرے اسماء پر وہ قاعدہ قیاس کے زور سے منطبق کرلیا اس لئے اس قسم کو مؤنث قیاسی کہتے ہیں۔

(۳) **مؤنث تقدیری** : کو تقدیری اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ظاہری طور پر تأنیث کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے مؤنث مانا جاسکے۔ اور چونکہ اھل عرب نے اسے مؤنث مان لیا ہوا ہے لہذا اب اس میں ایک علامت فرض کرنا پڑے گی۔ اسی فرض کرنے کو ہی تقدیر کہا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس قسم کو مؤنث تقدیری کہتے ہیں۔

(۴) اور اسی قسم کو مؤنث سماعی اس لئے کہتے ہیں چونکہ اس قسم کے اسماء کو مؤنث قرار دینے کیلئے کوئی ایسا قیاسی قاعدہ ہمارے پاس موجود نہیں جس کی روشنی میں ہم خود سے کسی اسم کو دوسرے پر قیاس کرکے مؤنث مان سکیں بلکہ ایسے کسی بھی اسم کو مؤنث قرار دینا اھلِ عرب سے سماع پر موقوف ہے۔ اگر انہوں نے اسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی اسے مؤنث ہی استعمال کریں گے وگرنہ نہیں۔اس لئے موقوف علی السماع ہونے کی وجہ سے اس قسم کو سماعی کہتے ہیں۔

اسمِ مؤنث کی ایک اور تقسیم :

علمائے نحو نے اسم مؤنث کی اس اعتبار سے ایک اور تقسیم کی ہے کہ آیا وہ اسم صرف لفظی اعتبار سے مؤنث ہے اور معنوی طور پر مذکر ہے یا صرف معنوی اعتبار سے مؤنث ہے اور لفظی طور پر مذکر ہے یا دونوں اعتبار سے مؤنث ہے۔اس وجہ حصر کے مطابق اسم مؤنث کی تین اقسام بنتی ہیں۔

(۱) **مؤنث لفظی** : یعنی وہ اسم جو صرف لفظی حد تک مؤنث ہو لیکن معنوی اعتبار سے مذکر ہو۔جیسے:طلحةُ ' قتادةُ ' قتيبةُ ' أُسامةُ ' حمزةُ ' حذيفة ' زكرِيَّاء وغیرہ۔کہ یہ تمام اسماء لفظی طور پر اگرچہ مؤنث ہیں مگر عام طور پر مردوں کے نام ہیں اس لئے معنوی اعتبار سے مذکر ہیں۔

(۲) **مؤنث معنوی** : یعنی وہ اسم جو صرف معنوی طور پر مؤنث ہے لیکن اس میں لفظی طور پر مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔جیسے:هِندٌ ' زَينَب ' مريَم ' سُعاد ' اَلارض ' الشمس ' الحرب ' الدار ' الخمر ' جَهَنَّم ' وغیرہ کہ ان میں سے کسی ایک اسم میں بھی تانیث کی کوئی ایک علامت بھی موجود نہیں۔اس لئے لفظاً یہ مؤنث نہ ہونے باوجود معنوی طور پر سب کے سب مؤنث ہیں۔انہیں کبھی بطور مذکر استعمال نہیں کیا گیا۔

(۳) **مؤنث لفظی ومعنوی** : یعنی وہ اسم جو لفظی اعتبار سے بھی مؤنث ہو اور معنوی اعتبار سے بھی مؤنث ہو ' جیسے:فاطمة ' خالِدة ' حفصة ' عائشةُ ' مُؤمنةٌ '

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلصةٌ ، حُسنىٰ ، سلمیٰ ، عفراءُ ، حوارء ، عیناء ۔ کہ یہ تمام اسماء لفظی ومعنوی دونوں اعتبار سے مؤنث ہیں۔

لفظاً اس لئے کہ ان میں سے ہر اسم میں ایک نہ ایک علامت تانیث موجود ہے اور معنیً اسلئے کہ ان میں سے ہر اسم کا اطلاق صرف مؤنث پر ہوتا ہے۔

تقسیم ثالث:

مؤنث اسم اس اعتبار سے تین قسم پر تقسیم ہوتا ہے کہ آیا (۱) وہ ذاتی طور پر مؤنث ہے (یعنی اسکے مؤنث ہونے میں تاویل یا اضافت وغیرہ کا کوئی دخل تو نہیں؟) یا (۲) کسی تاویل سے مؤنث مانا جارہا ہے (یعنی ہے تو مذکر لیکن مؤنث ہم معنی کی تاویل میں ہوکر مؤنث مانا جارہا ہے) یا (۳) کسی مؤنث کی طرف اضافت کی وجہ سے مؤنث مانا جارہا ہے؟

(۱) **مؤنث ذاتی**: عام مؤنث اسماء کا تعلق اسی قبیل سے ہے جیسے: زینبُ ، فاطمۃُ

(۲) **مؤنث تأویلی**: وہ اسم ہے جو اپنے صیغے اور مدلول کے اعتبار سے تو مذکر ہی ہوتا ہے لیکن بلاغت کے کسی ضابطے کے تحت اسے اس کے ہم معنی مؤنث اسم کی تاویل میں کرکے مؤنث بنالیا جاتا ہے (یعنی اس کے ساتھ مؤنث اسماء والا معاملہ کیا جاتا ہے) جیسے: وَجَدْتُ کتاباً سُرِرْتُ بھا یہاں کتاب کو رسالۃ کی تاویل میں مؤنث قرار دے کر مؤنث ضمیر (ھا) اس کی طرف راجع کردی گئی ہے اور اس طرح کی امثلہ فصیح وبلیغ عربی میں شائع وذائع ہیں۔

(۳) **مؤنث اکتسابی**: بعض دفعہ ایک مذکر اسم کسی مؤنث اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اضافت کے ناطے مضاف بھی مؤنث ہوجاتا ہے۔ کلٌّ اور بعض تو مضاف الیہ سے فوراً یہ اثر قبول کرلیتے ہیں ، البتہ اس کے علاوہ دیگر اسماء بھی یہ اثر قبول کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ **ضابطہ**: مضاف الیہ کی تأنیث مضاف پر اس وقت اثر انداز ہوگی جب کلام ایسا ہو کہ مضاف کو حذف کر کے اس کی جگہ مضاف الیہ کو رکھنا درست ہو۔ اگر مضاف کو حذف کرنے اور مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ پر استعمال کرنے سے معنی میں خلل آتا ہو تو ایسی اضافت میں مضاف الیہ کی تأنیث کا مضاف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

مثال (۱) کُلُّ نفسٍ ذائقة الموتِ۔ چونکہ نفس مؤنث سماعی ہے اور اس کی طرف مضاف ہونے سے کل بھی مؤنث ہو گیا۔ اس وجہ سے اس کی خبر ذائقة بھی مؤنث لائی گئی۔ اسی طرح: کلُّ نفسٍ بِما کَسَبَتْ رَهِینَةٌ "اور اِنْ کُلُّ نفسٍ لَمَّا عَلَیها حافظ میں بھی نفس کی طرف مضاف ہونے سے کل مؤنث ہو گیا۔

(۲) **بعض کی مثال**: قُطِعَتْ بَعْضُ اصابِعِهٖ ۔ یہاں اصابع مؤنث کی طرف مضاف ہونے سے بعض مؤنث ہو گیا ' اسی لئے اس کی طرف مسند ہونے والے فعل قطعت میں تائے تأنیث لائی گئی ہے۔ (۳) کل اور بعض کے علاوہ دیگر اسماء کی مثال: مجنوں قیس عامری کا شعر ہے:

وَمَاحُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ . ولٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیارَا .

یہاں قیس نے شغفن کا جمع مؤنث غائب کا صیغہ استعمال کر کے جمع مؤنث کی ضمیر حب کی طرح راجع کی ہے۔ جو کہ مذکر ہے لیکن الدیار (جمع مؤنث) کی طرف مضاف ہے۔ (اس پر مزید تفصیل ہماری کتاب **الاضافة** میں ملاحظہ فرمائیں)۔

اسم میں اصل کیا ہے؟ تذکیر یا تأنیث؟

یہاں اس بات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اسماء میں جنسی اعتبار سے اصل تذکیر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ تأنیث اس کی فرع ہے (۱) اس لئے کہ اسم مذکر کیلئے کسی علامت کی ضرورت نہیں ہوتی ۔جبکہ اسم مؤنث کیلئے لفظی یا تقدیری طور پر کسی ایک علامت تأنیث کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔اور نحو کا ضابطہ ہے کہ اصل کیلئے کسی بیرونی مؤید کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو مؤید کا محتاج ہو وہ اصل نہیں ' فرع ہوا کرتا ہے۔(۲) ابن یعیش نے ایک اور توجیہ بھی بیان فرمائی ہے کہ آپ کو جب تک کسی چیز کے مذکر یا مؤنث ہونے کا علم نہیں ہوتا تب تک آپ اس پر مذکر اسم کا اطلاق کرتے ہیں اور جب آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مؤنث ہے تو آپ فوراً کوئی علامت تأنیث اس کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔

تغلیب تذکیر و تأنیث

اگر کلام میں مذکر اور مؤنث جمع ہو جائیں تو ' تثنیہ ' جمع ' وصف ' عدد اور ضمیر عائد کرنے کے اعتبار سے غلبہ مذکر کو دیا جائے گا اور مذکر کا تثنیہ جمع ' صفت ' عدد ' اور ضمیر لائی جائے گی۔لیکن دو چیزیں اس غلبۂ تذکیر کے حکم سے مستثنیٰ ہیں۔(۱) ضَبُع کا تثنیہ کہ مؤنث ہونے کے باوجود اسی کے اسم سے ضَبُعَانِ آتا ہے ' اس کے مذکر کے اسم سے نہیں آتا۔(۲) تاریخ کا وصف یا اس کی طرف عائد ہونے والی ضمیر مؤنث آتی ہے کیونکہ اہل عرب تاریخ کو رات سے شروع کرتے ہیں جو کہ مؤنث ہے۔

فَعَالِ کے وزن پر مؤنث اعلام

عربی زبان میں فَعَالِ کا وزن عورتوں کے اسمائے اعلام کے لئے ' گالی کے لئے اور اسمِ فعل امر معدول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یہاں ہم ان اسمائے اعلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے سے بات کریں گے جو فَعَالِ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے: حَذَامِ ، قَطَامِ ، رَقَاشِ ، سَکَابِ وغیرہ ۔ایسے اسماء کے بارے میں اھل عرب کی تین لغات میں:

(۱)اھلِ حجاز کی لغت(۲)جمھور بنی تمیم کی لغت اور(۳)بعض بنی تمیم کی لغت۔

اھل حجاز: ایسے اسماء کو دائماً مبنی علی الکسر قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا اعراب انہیں محلی طور پر دیتے ہیں۔ جیسے یہ شعر ہے: ع

إِذاقالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوها فَإِنَّ القَولَ مَاقَالَتْ حَذَامِ

دونوں جگہ فاعل ہونے کے باوجود حذامِ اپنے کسر پر اس لئے برقرار ہے کہ اھل حجاز کے نزدیک یہ مبنی ہے اور مبنی پر اعراب نہیں بدلتا۔ ایک اور شعر ہے: ع

اَبَیْتُ اللَّعْنَ اِنَّ سَکَابِ عِلْقٌ نَفِیْسٌ لَا تُعَارُ وَلاتُبَاعُ

سکابِ جو کہ شاعر کے گھوڑے کا نام ہے ' اِنَّ کا اسم ہو کر بھی ظاہراً نصب کو قبول نہیں کر رہا کیونکہ اھل حجاز کے نزدیک یہ مبنی ہے۔

جمھور بنی تمیم : اس کے حکم میں تفصیل کرتے ہیں (۱) اگر فعالِ کے وزن پر آنے والا اسم علم مختوم بالراء ہو تو اسے وہ بھی اھل حجاز کی طرح مبنی علی الکسر مانتے ہیں (۲) اور اگر مختوم بالراء نہ ہو تو اسے وہ غیر منصرف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ سَفَارِ ، وَبَارِ ، حضارِ ، ظفارِ وغیرہ مختوم بالراء اسمائے اعلام ان کے نزدیک مبنی ہیں۔ اور رَقَاشِ ، سَکَابِ وغیرہ غیر مختوم بالراء اسمائے اعلام غیر منصرف ہیں۔ **فرزدق** کا ایک شعر ہے: ع

مَتٰی تَرِدَنْ یَوْمًا سَفَارِ تَجِدْ بِهَا اُدَیْهِمَ یَرْمِی الْمُسْتَجِیْزَ الْمعوَّرَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سفارِ (ایک چشمہ کا نام) مختوم بالراء ہے ' اس لئے فرزدق نے بنوتمیم کے جمہور کی لغت کے مطابق اسے مبنی علی الکسر استعمال کیا ہے۔ اور ظرفیت کا نصب اسے لفظاً نہیں دیا۔

بعض بنی تمیم : کی لغت یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اسے غیر منصرف والا اعراب دیتے ہیں ' خواہ مختوم بالراء ہو یا مختوم بغیر الراء ہو۔ اعشٰی نے ذیل کے شعر میں بنوتمیم کی دونوں لغات کو بڑی خوبصورتی سے جمع کرتے ہوئے فعَالِ کے وزن پر آنے والے ایک مختوم بالراء اسم علم کو پہلے مصراع میں جمہور بنی تمیم کے قول کے مطابق مبنی علی الکسر قرار دیا اور دوسرے مصراع میں بعض بنی تمیم کے قول کے مطابق غیر منصرف قرار دیا: ع

اَلَمْ تَرَوْا اِرَمًا وَّعَادًا ۔۔۔ اَودٰی بِها اللَّیْلُ وَالنَّهارُ

وَمَرَّ دَهْرٌ عَلٰی وبَارِ ۔۔۔ فَهَلَکَتْ جَهْرَةً وَبارُ

وَبارِ جو کہ ایک قبیلہ کا نام ہے ' پہلے مصرعہ میں مبنی علی الکسر ہے اس لئے علی کا جر لفظاً نہیں لے سکا اور دوسرے میں بعض بنی تمیم کی لغت کے مطابق اسے غیر منصرف قرار دیتے ہوئے فاعلیت کا رفع ' ضمہ بلا تنوین دیا ہے۔

نوٹ : فعالِ مصدر کا اسم معدول بھی آتا ہے۔ جیسے: فُجُورٌ سے فَجَارِ اور یُسْرٌ سے یَسَارِ وغیرہ۔ ایک شاعر کہتا ہے: ع

فَقُلْتُ لَهَا امْکُثِی حَتّٰی یَسَارِ فَقَالَتْ ۔۔۔ لِعامٍ مُقبِلٍ اَم بعدہ عام ؟

ایک اور شاعر کہتا ہے: ع

اِنَّا اقْتَسَمْنَا خُطَّتَیْنَا بَیْنَنَا ۔۔۔ تَحَمَّلْتُ بَرَّةَ واحْتَمَلْتُ فَجَارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامات تأنیث

تأنیث کی لفظی علامات تین ہیں (۱) تاء (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ. بعض علماء الف کو ایک ہی قسم قرار دیتے ہیں۔ پھر آگے اسے مقصورہ اور ممدودہ پر تقسیم فرماتے ہیں۔ لیکن ہر طور علامات وہ بھی تین ہی بناتے ہیں۔

تاء التانیث : سب سے زیادہ استعمال ہونے والی علامت تأنیث یہی ہے۔ فعل پر آئے تو ساکن ہوئی ہے۔ جیسے: قَامَتْ ، کَتَبَتْ، اَخَذَتْ ۔ اور اسم پر آئے تو متحرک ہوتی ہے۔

اسم میں اس کا استعمال ایسے اوصاف میں ہوتا ہے جو مذکر اور مؤنث میں مشترک ہیں۔ چنانچہ مؤنث کو مذکر سے ممتاز کرنے اور دونوں کے درمیان فرق ظاہر کرنے کیلئے یہ تاء بطور علامت آتی ہے۔ جیسے: ضارِبٌ / ضارِبَةٌ ، طَيِّبٌ / طَيِّبَةٌ ، شَرِيفٌ / شَرِيفَةٌ ۔ (اس وجہ سے اسے تائے فارقہ بھی کہتے ہیں)۔ اور چونکہ صفات میں تاء مذکر اور مؤنث کے درمیان فرق اور امتیاز ظاہر کرنے کے لئے آتی ہے ،

اس لئے (۱) جو اوصاف عورتوں کے ساتھ مختص ہیں اور مردوں میں نہیں پائے جاتے ، ان میں اس کی ضرورت نہیں رہتی (لعدم امکان اللبس) اور (۲) جو اوصاف مردوں کے ساتھ مختص ہیں، عورتوں میں نہیں پائے جاتے ان پر بھی اس تاء کا آنا ممنوع ہے

(لعدم وجود المؤنث فیها)

اوصاف مختصة بالنساء : جیسے: ناهد (جس لڑکی کے پستان ظاہر ہونا شروع ہوئے ہوں) طَامِث (ناهد کا ہم معنی) طالق ، حامِل ، مُرضع ، فَارِک (خاوند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوناپسند کرنیوالی) عـانِس (کنواری ' جس کی شادی نہ ہوسکی ہو) ان تمام اوصاف پر تـاء کا دخول ممنوع ہے۔اس لئے کہ ان اوصاف کا چونکہ مردوں میں پایا جانا ممکن نہیں اس لئے لبـس کا کوئی اندیشہ سرے سے موجود ہی نہیں جس کو رفع کرنے کے لئے تـاء کی ضرورت پڑتی ہے۔

اوصاف مختصة بالرجال : جیسے: اَکْمَر (جس کے ذکر کا حشفہ موٹا ہو) آدر (جس کے خصیتین پھولے ہوئے ہیں)۔

اسمائے جنس اور تاء : جامد اسمائے جنس پر بھی تائے تأ نیث داخل نہیں ہوتی۔ جیسے: فَرَسٌ وغیرہ۔البتہ رجلٌ سے رجُلَةٌ ' فتیً سے فتاةٌ 'غلامٌ سے غلامةٌ ' طِفلٌ سے طِفلة ' ظَبْیٌ سے ظَبْیَةٌ اور اِنسانٌ سے اِنسانَةٌ کا استعمال شاذ (خلاف القیاس وموافق الاستعمال) ہے۔

پانچ اوزان پر تاء نہیں آتی : ذیل میں ہم پانچ صرفی اوزان ایسے دے رہے ہیں جن اوزان کے صیغوں پر تـائے تـا نیث کا داخلہ ممنوع ہے اور یہ تمام صیغے اپنی مذکرانہ وضع وساخت ہی میں مذکر ومؤ نث دونوں کے لئے یکساں قابل استعمال ہیں۔

(۱) فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُولٌ : ہر وہ اسم جو (۱) فَعِیلٌ کے وزن صرفی پر ہو (۲) اور مفعولٌ کے معنی میں ہو' فاعِلٌ کے معنی میں نہ ہو (۳) اور اپنے **موصوف** کے بعد کلام میں آرہا ہو' اس پر تاء کا داخل کرنا ممنوع ہے۔اور اس صورت میں یہ اسم مذکر یا مؤ نث میں سے کسی کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جیسے: کَفٌّ خَـضِیـبٌ (یہاں خـضِیـبٌ مؤ نث ہے کیونکہ وہ کف مؤ نث کی صفت ہے) فَتـاةٌ جَرِیحٌ (یہاں جَـرِیـحٌ مؤ نث ہے۔اس لئے کہ وہ فتـاةٌ مؤ نث کی صفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے)۔ہم نے فـعِـيـل کےوزن پر آنے والے وصف کے لئے پہلی شرط یہ لگائی تھی کہ وہ مفعول کے معنی میں ہو ' فاعل کے معنی میں نہ ہو چنانچہ اگر فاعل کے معنی میں ہو تو مؤنث استعمال کی صورت میں اس پر تاء کالانا واجب ہے۔جیسے: رجلٌ ظريفٌ وامراةٌ ظريفةٌ .عَمٌّ كريمٌ وخالةٌ كريمةٌ .

ہم نے دوسری شرط یہ لگائی تھی کہ فـعـيـل کے وزن پر آنے والا اسم اپنے موصوف کے بعد کلام میں مذکور ہو۔چنانچہ اگر کلام میں اس کا موصوف موجود نہ ہو تو اس صورت میں بھی اس پر رفع التباس کے لئے تـاء کالانا واجب ہے۔اس لئے کہ موصوف کی عدم موجودگی کی وجہ سے اب معلوم نہیں ہوسکتا کہ یہ صیغہ کسی مذکر کیلئے استعمال کیا جارہا ہے یا مؤنث کے لئے جیسے: رأيتُ قَتِيلَةً في قسمِ الطوارئ بالمستشفى۔یہاں قتيلة پر تاء کالانا اس لئے ضروری ہوگیا کہ اگر ہم تاء کے بغیر قتيلًا کہتے تو اس سے مقتول کے مذکر ہونے کا التباس یقینی تھا۔اس التباس سے بچنے کے لئے یہاں تاء کالانا واجب ہے(ہاں اگر امـرأة موصوف کلام میں موجود ہوتا تو اس کے ہوتے ہوئے چونکہ مذکر کے التباس کا امکان مرتفع ہوجاتا اس لئے موصوف کی موجودگی کی صورت میں تاء کالانا ممنوع ہوتا)۔

﴿۲﴾ **فَعُولٌ بمعنى الفاعل** : دوسرا وزن فَعول کا ہے۔اس کی شرط یہ ہے کہ وہ فاعل کے معنی میں ہو ' مفعول کے معنی میں نہ ہو۔جیسے:امرأةٌ فَخُورٌ ' شَكُورٌ ' صَبُورٌ ۔اس وزن میں فاعلی معنی میں صرف عـدوّةٌ کا استعمال بطور شاذ (مخالف القیاس وموافق الاستعمال) دیکھنے میں آیا ہے کہ اس پر تاء کو اهل عرب نے استعمال کیا ہے۔امام النحو سيبويه نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اهل عرب نے اس کی ضد کو دیکھا کہ اس (صَدِيقة) میں چونکہ تاء آتی ہے لہذا قیاساً على الضد اس پر بھی تاء کو انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل کردیا۔(اصول النحو میں قیاس علی الا ضداد کوایک مستقل اصل اور ضابطے کادرجہ حاصل ہے۔اللہ تعالی نے اصول النحو پر قلم اٹھانے کا موقعہ دیاتواس پرانشاءاللہ مفصلاً روشنی ڈالیں گے اوراس اصل کی دوسری تفریعات بھی آپ کے سامنے رکھیں گے)۔

فعول میں چونکہ ہم نے شرط رکھی تھی کہ وہ فاعل کے معنی میں ہوتواس صورت میں اس پر تاء ممنوع الدخول ہوجائے گی۔لیکن اگر فاعل کی بجائے مفعول کے معنی میں ہوتواس صورت میں مذکر ومؤنث دونوں کے لئے فعول پر تاء کا الحاق واجب ہوجائے گا۔جیسے:حَمُولَۃٌ ، اَکُولَۃٌ ، رَکُوبَۃٌ .نحو: ھٰذا الجَمَلُ اکولَتُھُم ورَکوبَتُھُم ، وحَمُولَتُھُم ۔یہاں جمل اگرچہ مذکر ہے لیکن فعول کے وزن پرآنے والے ان تینوں اوصاف پرتاء کا آنا محض اسلئے ضروری ہے کہ وہ فاعل کی بجائے مفعول کے معنی میں ہیں۔

(۳)مِفعال:مفعال کے وزن پراسم مبالغہ کا جوصیغہ آئے گا اسپر تاء کادخول ممتنع ہوگااور یہی صیغہ مؤنث پربھی دلالت کرے گا۔جیسے:امرأۃٌ مِکسال (بہت سست)مِھذَارٌ (ہذیان گو)مِبسَامٌ (بہت مسکرانے والی)

(۴) مفعیل : مِفعِیل کے وزن پرآنے والے اسم مبالغہ پربھی تأنیث کے لئے تاء کا لانا ممنوع ہے۔چنانچہ آپ تاء کے بغیرہی کہیں گے:اِمْرَاَۃٌ مِعْطِیرٌ (بہت زیادہ خوشبولگانے والی)مِنْشِیرٌ(بہت بڑی)کماتقول :فَرَسٌ مِحْضِیرٌ(بہت زیادہ دوڑلگانے والا)۔البتہ مِسْکِینَۃ میں تاء کا استعمال بطور شاذ ہمارے سامنے آتا ہے۔اورعلمائے لغت نے یہاں اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ اہل عرب نے اسے اس کے ہم معنی لفظ فقِیرۃٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر قیاس کیا۔

(۵) **مفعل**: اسم مبالغہ میں سے مِفعل کے وزن پر آنے والے اسماء پر بھی تائے تأنیث کا الحاق منع ہے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں: اِمرَاَۃٌ مِغشَمٌ (بہت ہی اڑیل/ضدی) ورجُلٌ مِدْعَسٌ (بہت طعن کرنے والا) ومِهذَر (بہت زیادہ یاوہ گو)۔

مقاماتِ ورودِ تاء

امام سیوطیؒ نے ابن مالکؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

(۱) تاء کا اکثر ورود اسمائے صفات میں مذکر سے تمیز و فرق کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ جیسے: مُسلِمٌ ومسلِمَۃٌ، ضَخْمٌ وضَخْمَۃٌ (۲) غیر صفاتی اسماء میں اس کا ورود بہت کم ہے۔ جیسے: اِمرُؤٌ وامرَاَۃٌ، اِنسانٌ وانسانَۃٌ، رجُلٌ ورَجُلَۃٌ، غلامٌ وغُلامۃٌ (۳) ایسے اسم جنس میں جسے انسان نے نہ بنایا ہو، واحد کو جمع سے الگ کرنے کے لئے بھی تاء کثرت سے آتی ہے۔ جیسے: تَمْرٌ وتَمْرَۃٌ، نَخلٌ ونخلَۃٌ، شَجَرٌ وشَجَرَۃٌ (۴) اس طرح کے اسم جنس میں جمع کو واحد سے جدا کرنے کے لئے اس کا استعمال بہت کم ہے۔ جیسے: کَمْأَۃٌ (اسم جنس جمعی) وکَمْءٌ (اسم مفرد) (۵) انسان کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے اسمائے جنس سے مفرد کو الگ کرنے کے لئے بھی تاء کا استعمال بہت کم ہے۔ جیسے: جَرٌّ وجَرَّۃٌ (گھڑا) لَبِنٌ ولَبِنۃ (اینٹ) قَلَنْسٌ وقَلَنْسُوَۃٌ (ٹوپی) سَفِینٌ وسفِنَۃٌ (بحری جہاز)۔ (۶) بعض دفعہ تاء کا ایسے اسم میں آنا واجب ہوتا ہے جو کہ مذکر و مؤنث میں مشترک ہو۔ جیسے: رجلٌ رَبعۃٌ وامراۃٌ رَبعَۃٌ (معتدل۔ نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ پستہ قد) (۷) بعض دفعہ کسی مختص بالمذکر اسم پر وجوباً آتی ہے۔ جیسے: رجل بُهمَۃٌ (بہادر) (۸) بسا اوقات کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختص بالمؤنث اسم پر محض برائے تاکید تأنیث بھی وجوباً آئی ہے۔ جیسے: ناقۃٌ ونعجۃٌ (۹) بعض دفعہ مبالغہ کے لئے بھی آئی ہے۔ جیسے: رجلٌ راویۃٌ (کثیر الروایت) ورجلٌ نسّابۃٌ (نسب کا بڑا ماہر) (۱۰) بعض دفعہ یائے مفاعیل کے عوض میں آتی ہے۔ جیسے: زنادِقۃٌ (جو زندیق کی جمع ہے۔ ضابطہ کے مطابق زنادیق کے وزن پر اس کی جمع آنی چاہئے تھی۔ مگر اس کی یاء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لائی جاتی ہے۔ اور اگر اصل وزن پر جمع لائیں تو تاء کو حذف کر کے صرف زنادیق کہتے ہیں۔ لِاَنّ العوض لا یجتمعُ مع المعوَّضِ عنه) وھکذا جحاجِحۃٌ (۱۱) بعض دفعہ نسب کیلئے بھی آئی ہے۔ جیسے: اَشعَثیٌّ واشاعِثَۃٌ ، اَزْرَقِیٌّ اَزارِقۃٌ ، مُھَلَّبِیٌّ ومَھالِبَۃٌ (۱۲) بعض دفعہ عجمی اسماء کی تقریب پر دلالت کرنے کے لئے بھی تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: کَیلَجۃٌ وکَیالِجۃٌ (معروف کیلی پیمانہ ہے) مَوزَجٌ ومَوازِجۃٌ (موزہ) (۱۳) بعض دفعہ کلمہ سے محذوف شدہ فاء کے عوض آتی ہے۔

جیسے: عِدَۃٌ ۔ (۱۴) یا عین کلمہ کے عوض آتی ہے۔ جیسے: اِقامَۃٌ (۱۵) یا لامِ کلمۃ کے عوض آتی ہے۔ جیسے: لُغَۃٌ ، مِئَۃٌ (۱۶) بعض دفعہ بابِ تفعیل کی یائے مدہ کے عوض آتی ہے۔ جیسے: تزکِیَۃٌ ۔

تائے تأنیث اور اسم مثنیٰ

ہر اسم مؤنث بالتاء کا حکم یہ ہے کہ جب اس سے تثنیہ کا لفظ بنایا جائے گا تو مثنیٰ میں بھی تائے تانیث ثابت رہے گی۔ کیونکہ اگر اسے ساقط کر دیا جائے تو مؤنث کا مذکر کے ساتھ التباس آئے گا۔ جیسے: قائمۃٌ کا مثنیٰ قائمتان بنے گا (اثبات تاء کے ساتھ) اور اگر تاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو حذف کر کے قائمان کہا جائے تو اس کا التباس قائم کے مثنیٰ سے آئے گا۔ اور التباس چونکہ ممنوع ہے اس لئے اس سے بچنے کیلئے حذف تاء کو ممنوع کرنا اور تاء کو ثابت رکھنا واجب ہے۔ لیکن عربی زبان میں دو الفاظ ایسے ہیں جو اصل وضع میں مؤنث بھی ہیں اور ہیں بھی تاء کے ساتھ! مگر تثنیہ بناتے وقت افصح یہ ہے کہ ان کی تاء کو حذف کر دیا جائے۔ وہ دونوں الفاظ ہیں خُصْيَةٌ و اَلْيَةٌ کہ انکے مثنیٰ میں افصح خُصْيَانِ و اَلْيَان ہے (بحذف التاء) اور اثبات تاء کے ساتھ خصیتان اور اَلْيَتَان بھی اگرچہ درست ہے لیکن افصح نہیں ہے۔

علتِ حذفِ تاء : یہاں تاء کے حذف کی علت یہ ہے کہ چونکہ عربی زبان میں خُصْيَةٌ کو ہمیشہ تاء کے ساتھ ہی بولا گیا ہے ' حذف تاء کے ساتھ خُصْیٌ کبھی نہیں بولا گیا اسی طرح اَلْيَةٌ کو بھی ہمیشہ اثبات تاء کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے ' حذف تاء کے ساتھ اَلْیٌ اھل عرب سے کبھی نہیں سنا گیا۔ اسلئے اگر اس کے مثنی میں سے تاء حذف بھی کر دی جائے تو اس کا کسی سے التباس نہیں آتا۔ اور اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہر مؤنث بالتاء کے لئے مثنی بناتے وقت اثبات تاء کا اصول اس لئے واجب قرار دیا گیا تھا تاکہ التباس نہ آئے۔ یہاں چونکہ التباس نہیں اس لئے تاء کی ضرورت یہاں تثنیہ میں اسی طرح باقی نہ رہی جیسے عدم التباس کی وجہ سے حائضٌ ' مُرْضِعٌ ' ناهِدٌ وغیرہ کے مفرد صیغوں میں نہ رہی تھی۔

فرق : لیکن مفرد اور مثنی میں فرق یہ ہے کہ چونکہ مفرد کا صیغہ اپنے مثنی کے لئے اصل اور مثنی کا صیغہ مفرد کی فرع ہوتا ہے۔ اس لئے جب مفرد کے صیغے میں التباس زائل ہوتا نظر آیا تو تائے تانیث کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیدیا گیا اور جب یہی التباس مثنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے صیغے میں زائل ہوتا نظر آیا تو یہاں اسے ممنوع قرار دینے کی بجائے **حذف تاء** کو صرف **افصح** قرار دیا گیا (جس کا خود بخود یہ معنی بنتا ہے کہ **اثبات تاء** اگر چہ افصح نہ ہو لیکن فصیح کے درجہ سے کمتر وہ بھی نہیں ہے) یہاں ممنوع اس لئے قرار نہیں دیا گیا (بلکہ قرار دیا بھی نہیں جا سکتا) کہ **تاء** اصل (مفرد) میں موجود ہے۔ اور اصل یہی ہے کہ مثنی میں مفرد کے تمام حروف صحیح سالم حالت میں موجود رہیں اور ان پر الف اور نون کا اضافہ کر دیا جائے

الف مقصورہ برائے تانیث

عربی زبان میں یہ دوسری علامت ہے جو کسی لفظ میں آ کر (تائے تانیث کی طرح) یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ مذکر نہیں بلکہ مؤنث ہے۔ اور چونکہ یہ الف لکھنے اور بولنے میں لفظاً موجود ہوتا ہے ' اس لئے اس کی وجہ سے مؤنث قرار پانے والا اسم **مؤنث لفظی** کہلاتا ہے۔

تعریف : الف مقصورہ وہ الف ہے جو اسم کے آخر میں آتا ہے اور جس سے پہلے لازماً فتحہ ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ : اس کو مقصورہ اسلئے کہتے ہیں کہ **قصر** کے معنی مد نہ کرنے کے ہیں اور اس پر چونکہ مد نہیں کی جاتی اس لئے یہ مقصورہ کہلاتا ہے۔

مشہور اوزان : یوں تو الفِ مقصورہ کے ساتھ مؤنث بننے والے اسماء کی تعداد کافی زیادہ ہے لیکن بارہ (۱۲) اوزان ان میں سے زیادہ مشہور ہیں جو زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں۔ (اگر چہ عام نحوی کتب میں ان کا استقصاء بھی نہیں کیا جاتا) چنانچہ یہاں ہم اسمِ **مؤنث بالالف المقصورہ** کے مشہور بارہ اوزان اور ان کی امثلہ کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) **فُعَلٰی** : (بضم الفاءِ وفتحِ العَینِ) یہ وزن (۱) اسم میں آتا ہے۔ جیسے: اُرَبیٰ (مصیبت) رُحَبیٰ ، جُنَفیٰ ، شُعَبیٰ (یہ تینوں مختلف مقامات کے نام ہیں) اور جُعَبیٰ (بڑے چیونٹے کا نام)۔

(۲) **فُعْلٰی** : (بضمِ الفاءِ وسکونِ العَینِ) یہ وزن۔ (۱) اسم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: بُهْمٰی (ایک بوٹی کا نام) (۲) صفت میں بھی آتا ہے۔ جیسے: حُبْلٰی (حاملہ) فُضْلٰی (زیادہ فضیلت والی) (۳) اور بطور مصدر بھی آتا ہے۔ جیسے: رُجْعٰی ، بُشْرٰی ۔

(۳) **فَعَلٰی**: (بالفتحاتِ) یہ اسم بھی تینوں طرح سے استعمال ہوتا ہے (۱) بطور اسم۔ جیسے: بَرَدٰی (دمشق کا دریا) (۲) بطور صفت۔ جیسے: حَیَدٰی (گریزاں ، یُقال : حِمارٌ حَیَدٰی) (۳) بطور مصدر۔ جیسے: مَرَطٰی ، بَشَکٰی ، جَمَزٰی (اتفاق سے یہ تینوں مصادر تیز رفتاری کے معنی میں ہیں۔ تقول : مَرَطَتِ الناقة مَرَطٰی وَ بَشَکَتِ الناقةُ بَشَکٰی وجَمَزَتِ النافة جَمَزٰی ۔ ان تینوں جملوں کا ایک ہی مطلب ہے کہ اونٹنی تیز تیز چلی۔

نوٹ : ان تینوں جملوں میں یہ مصادر بطور مفعول مطلق استعمال کئے گئے ہیں۔ اور چونکہ ان میں الفِ مقصورہ برائے تانیث موجود ہے اور وہ اکیلا ہی اسم کو غیر منصرف کرنے کے لئے کافی ہے اسلئے یہ تمام مصادر غیر منصرف ہیں اسی لئے ان تینوں مصادر پر آپ کو تنوین نظر نہیں آرہی۔ فتدبَّر!)

(۴) **فَعْلٰی**: (بفتحِ الفاءِ وسکونِ العَینِ) لیکن اس وزن پر آنے والے الف مقصورہ کو صرف اس وقت الفِ تانیث مانا جائے گا جب وہ (۱) یا تو جمع کا صیغہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ جیسے: قَتِيلٌ کی جمع قَتلٰی ' جَرِيحٌ کی جمع جَرحٰی ' مَرِيضٌ کی جمع مَرضٰی وغیرہ۔ (۲) یا صیغہ صفت ہو، جیسے: سَکرَان کی مؤنث سَکرٰی ' سَیفَانُ (طویل) کی مؤنث سَیفٰی ' کَسلَانُ کی مؤنث کَسلٰی ۔(۳) یا مصدر ہو۔ جیسے: دَعوٰی اور نَجوٰی (سرگوشی)۔

اور اگر فَعلٰی کے وزن پر اسم آئے ' جیسے: اَرطٰی / اَرطًی اور عَلقٰی / عَلقًی۔ تو اس میں دونوں احتمال ہوتے ہیں (۱) کہ یہ الف تأنیث کا ہے۔ اس صورت میں اسے غیر منصرف قرار دیکر تنوین کے بغیر (کھڑی زبر کے ساتھ) پڑھا اور لکھا جائے گا۔ (۲) یہ کہ اس کا الف الحاق کا ہے۔ (ان دونوں اسماء کا الف جَعفَرٌ کے وزن سے ملحق کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ دونوں اسم منصرف رہیں گے اور اس وجہ سے ان پر تنوین بھی پڑھی جائے گی۔

﴿۵﴾ فُعالٰی: (بضمِ الفاءِ) یہ وزن تین طرح سے استعمال ہوتا ہے (۱) بطور اسم۔ جیسے: حُبَارٰی ' سُمانٰی (پرندوں کے نام) (۲) بطور صفت۔ جیسے: عُلَادٰی ۔(مضبوط اور توانا اونٹ) (۳) بطور جمع۔ جیسے: سُکَارٰی ۔ (جمعُ سَکرَانَ) .

﴿۶﴾ فُعَّلٰی : (بضمِّ الفاءِ وتشدیدِ العینِ المفتوحةِ) یہ صرف بطور اسم آتا ہے۔ جیسے: سُمَّهٰی (اسمٌ للباطِلِ)۔

﴿۷﴾ فِعَلّٰی : (بِکسرِ الفاءِ وفتحِ العینِ وتشدیدِ اللامِ) اسم پر آتا ہے۔ جیسے: سِبَطرٰی ' دِفَقّٰی (تیز رفتار اور نجیب اونٹنی)۔

﴿۸﴾ فِعلٰی : (بکسرِ الفاءِ وسکونِ العینِ) اس وزن پر الف مقصورہ صرف دو صورتوں میں علامت تانیث قرار پائے گا۔ (۱) جبکہ وہ مصدر ہو۔ جیسے: ذِکرٰی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) یا جمع ہو۔ جیسے: حِجْلٰی (حجل کی جمع جو کہ ایک پرندے کا نام ہے) ظِرْبٰی (جو ظَرِبانٌ کی جمع ہے اور یہ ایک بلی جیسے جانور کا نام ہے جو نہایت بدبودار ہوتا ہے) جمع کے لئے ان دو اسماء کے علاوہ عربی میں کوئی اور اسم منقول نہیں ہے۔

اور اگر فِعْلٰی کے وزن پر آنے والا اسم نہ مصدر ہو نہ ہی جمع ہو تو اس صورت میں اس کا الفِ مقصورہ تانیث کا بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ ان اسماء میں تانیث کی علامت متصور ہوگا جن پر تنوین نہیں پڑھی جاتی۔ تنوین کا نہ ہونا غیر منصرف ہونے کی علامت ہے اور اسم غیر منصرف تبھی ہوگا جب الف مقصورہ تانیث کی علامت ہوگا۔ جیسے: قِسْمَةٌ ضِيزٰی میں ضِيزٰی نہ تو مصدر ہے نہ ہی جمع! بلکہ اسم صفت ہے۔ اور اس پر تنوین نہیں پڑھی جارہی 'اسلئے یہ الف علامت تانیث شمار ہوگا۔

اور اگر ایسے اسم پر تنوین پڑھی جارہی ہو تو اس الفِ مقصورہ کو الفِ الحاق قرار دیا جائے گا۔ اسے علامت تانیث نہیں سمجھا جائے گا۔ جیسے: عِزْهًی (نہ کھیلنے والے کیلئے اسم)

(۹) فِعِّيْلٰی: (بکسرِ الفاء و العینِ المشدَّدةِ) اس وزن پر اسم صرف بطور مصدر آتا ہے۔ جیسے: حِثِّيْثٰی (حَثٌّ۔ ابھارنے۔ کا ہم معنی) خِلِّيْفٰی (خلافۃ کا ہم معنی) خِصِّيْصٰی (اختصاص) اور فِخِّيْرٰی (فخر) کا مرادف)

(۱۰) فُعُلّٰی: (بضمِ الاوّلینِ وتشدیدِالثالثِ) (ا) بطور اسم بھی آتا ہے۔ جیسے: كُفُرّٰی (ایک برتن) اور بطور صفت بھی آتا ہے۔ جیسے: حُذُرّٰی (حذر سے اسم صفت محتاط) بُذُرّٰی (تبذیر سے اسم صفت۔ فضول خرچ)۔

(۱۱) فُعَّيْلٰی: (بضم الفاءِ وفتح العینِ مشدَّدۃً والیاءِ الساکنۃِ بعدَھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وزن صرف اسم کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے: لُغَّیزٰی (لَغز : پہیلی) خُلَّیطٰی (اختلاط) قُبَّیطٰی (ایک خاص قسم کی مٹھائی)۔

(۱۲) فُعَّالٰی : (بضم الفاء و تشدیدِ العینِ) یہ وزن بھی صرف اسماء تک محدود ہے۔ جیسے: شُقَّارٰی (کنول کا پھول) خُبَّازٰی (بوٹی) خُاَّزٰی : (بوٹی)۔

الفِ ممدودہ برائے تأنیث

یہ اسم میں تأنیث کی تیسری علامت ہے۔ جس کے آنے سے اسم لفظی طور پر مؤنث بھی ہو جاتا ہے اور الفِ مقصورہ کی طرح یہ الف بھی اسم کو غیر منصرف بنانے کیلئے اکیلے کافی ہوتا ہے۔

تعریف: الف ممدودہ اسم کے آخر میں آنے والے دو زائد الفوں کے اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جن میں سے دوسرے الف کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ الف پر زیر' زبر' پیش یا سکون کچھ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔ اس لئے دو الفوں کا اوپر نیچے بولا جانا ممکن نہیں۔ اس تعذر کی وجہ سے دوسرے الف کو ھمزہ سے بدل کر یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہاں ایک نہیں بلکہ دو الف ہیں ہم نے تعریف میں کہا ہے کہ دو زائد الفوں کا مجموعہ ہے۔ اگر آخری ھمزہ سے پہلے الف زائد کی بجائے الف اصلی ہو تو ایسے اسم کو ممدود نہیں کہا جائے گا جیسے: ماءٌ۔ فتدبر!!

وجہ تسمیہ : اس کو ممدودہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس الف پر مد کی جاتی ہے یعنی قرأت میں اسے تین الف کے برابر لمبا پڑھا جاتا ہے۔

اوزان : عربی زبان میں الف ممدودہ کے ساتھ تشکیل پانے والے اسماء کی تعداد یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بہت زیادہ ہے۔(ان اسماء کی مکمل فہرست آپ کو ہماری صرف کے موضوع پر آنے والی کتاب میں انشاء اللہ ملے گی) ان میں سے کچھ الف تانیث کے لئے ہیں کچھ الحاق وغیرہ کے لئے۔ اور تانیث کے لئے آنے والے

الفِ ممدودہ سے تشکیل پانے والے اسماء کی تعداد بھی خاصی معقول ہے۔ یہاں ہم ان میں سے مشہور سترہ(۱۷) اوزان ذکر کرتے ہیں، جن سے آپ کا واسطہ ، کم یا زیادہ ، پڑسکتا ہے۔

(۱) **فَعْلَاءُ:** (بفتح الفاءِ وسکونِ العینِ) یہ وزن(۱) اسم کیلئے بھی آتا ہے ۔جیسے:صَحْرَآءَ (۲)مصدر کے لئے بھی آتا ہے۔جیسے:رَغْبَاءُ(رغبة کا ہم معنی)اور(۳)صفت کے لئے بھی آتا ہے۔جیسے:حَسْنَاءُ .عرجاء بیضاءُ .

نوٹ :الفِ ممدودہ کے ساتھ آنے والے دیگر اسمائے مؤنثہ صرف اسم میں استعمال ہوتے ہیں۔

(۲ ، ۳ ، ۴) **اَفْعَلَاءُ:** (بفتح العین) اَرْبَعَاءُ (بدھ)(وکسرِ العینِ) اَربِعاءُ (بدھ) (وضمِّ العینِ) اَرْبُعَاءُ (بدھ)۔

(۵)**فَعَلْلَاءُ** (بِفَتْحَتَينِ بَنيهما سکونٌ) جیسے:عَقْرَبَاءُ (مؤنث بچھو اور ایک مقام کا نام)۔

(۶) **فِعالَاءُ** : (بکسرِ الفاء) جیسے : قِصَاصَاءُ (قصاص)۔

(۷) **فُعْلُلَاءُ** : (بِضَمَّتَينِ بینهما سکونٌ) جیسے:قُرْفُصَاءُ ( )؟

(۸) **فَاعُولَاءُ:** جیسے:تَاسُوعاء (نوتاریخ) عَاشُورَاءُ (دس تاریخ)۔

(۹) **فَاعِلَاءُ** : جیسے:قَاصِعاءُ ، نَافِقاءُ (چھچھوندر کی بل کے دونوں مخارج کے نام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۰﴾ فِعْلِياءُ : (بِكَسْرَتَينِ بينهما سكونٌ) جیسے: كِبْرِيَاءُ .

﴿۱۱﴾ مَفْعُولَاء: جیسے: مَشْيُوخَاءُ (شیخ کی جمع)۔

﴿۱۲﴾ فَعَالَاءُ : (بفتح الفاء والعين) جیسے: بَرَاسَاءُ (لوگ) يقالُ : ماأدرِىْ أَىُّ البَرَاسَاءِ هُوَ ؟ (أَىْ : أَىُّ الناسِ هُوَ ؟)۔

﴿۱۳﴾ فَعُولَاءُ : (بفتحٍ ثم ضَمٍّ) جیسے: دَبُوقَاءُ (شکاری کا پھندا)

﴿۱۴﴾ فَعِيلَاءُ : (بفتحٍ ثم كسرٍ) جیسے: قَرِيثَاءُ (اعلیٰ ترین پھل کو کہتے ہیں)۔

﴿۱۵﴾ فَعَلَاءُ : (بِفتحتينِ) جیسے: جَنَفَاء (ایک جگہ کا نام)

﴿۱۶﴾ فِعَلَاءُ : (بكسرٍ ثم فتحٍ) جیسے: سِيَرَاءُ (خاص قسم کے پرنقش ریشمی کپڑے کا نام)

﴿۱۷﴾ فُعَلَاءُ : (بِضمٍّ ثمّ فتحٍ) جیسے: خُيَلَاءُ (تکبر)۔

اسمِ مقصور وممدود یہاں زیرِ بحث نہیں

اس ساری بحث میں یہ بات ملحوظ رہے کہ ہماری تمام گفتگو صرف اس (۱) الفِ مقصورہ تک محدود ہے جو تانیث کی علامت ہے اور (۲) صرف اس الفِ ممدودہ تک محدود ہے جو تانیث کی علامت ہے۔ یہاں ہم اسمِ مقصور یا اسمِ ممدود سے قطعاً بحث نہیں کر رہے۔ اس لئے کہ اسم مقصور عام ہے کہ اس کا الف تانیث کے لئے ہے ' مبدل من الواو ہے ' مبدل من الیاء ہے یا الحاق وغیرہ کیلئے ہے۔ اسم مقصور کی بحث محض اسم مؤنث تک محدود نہیں رہتی۔ اس کے قیاسی اور غیر قیاسی درجنوں اوزان مذکورہ بالا اوزان کے علاوہ ہیں۔ یہی حال اسم ممدود کا ہے اور اس کے بھی عمومی اوزان ان مذکورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوزان سے ہٹ کر ہیں۔انشاءاللہ "کتاب الاسماء" میں ان پر مفصل گفتگو کریں گے۔لیکن یہاں مناسب ہوگا کہ ہم اسم مقصور اور ممدود کے درمیان مشترک اسماء اور دونوں طرف آتے ہوئے ان میں پیدا ہونے والے تغیرات کا ذکر کرتے چلیں۔اگرچہ اس ضمن میں آنے والے تمام اسماء کا تعلق مؤنث سے نہیں ہے۔لیکن چونکہ بعض کا تعلق مؤنث سے ہے اس لئے ہم یہاں ان کی پوری فہرست آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں۔

کن اسماء میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں؟

ابن مالکؒ فرماتے ہیں کہ جن اسماء میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں وہ تین اقسام پر منقسم ہیں۔

قسم اول : جو مقصور ہوں تو کسر کیساتھ اور ممدود ہوں تو فتح کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔جیسے: اِلاٰ/ الاَبَاءُ/البِلٰی /البَلاء ' الرِّوٰی/الرَّواء ' القِلٰی / القَلاء ' القِرٰی / القَرَاء ' وسِوٰی /سَوَاء (بمعنی غیر)

قسم دوم: پہلی کے برعکس مقصور ہو تو فتح کے ساتھ اور ممدود ہو تو کسر کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔جیسے: الاَضحٰی / الاِضحاء ' النَّجا/ النِّجاء ' الصَّلٰی / الصِّلاء ' الغَرٰی / الغِراء والقَذٰی / القِذاء ۔

قسم سوم : جو مقصور ہو تو ضم کے ساتھ اور ممدود ہو تو فتح کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔جیسے: البُؤسٰی / البَاسَاء ' الرُّغبٰی / الرَّغباء ' العُلیا/ العَلیاء ' النُّعمٰی /النَّعماءُ

ابن مالکؒ نے فقط مذکورہ بالا تین اقسام کا ذکر کیا ہے۔امام سیوطیؒ نے ابن السکیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے ایک چوتھی قسم کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

قسم چہارم : جو مقصور ہو تو کسر سے اور ممدود ہو توضم سے پڑھی جاتی ہے ۔جیسے: قِرِفِصٰی / قُرُفُصاء .

کیا مؤنث کی پندرہ علامات ہیں؟

یہ سوال ہمیں اس لئے قائم کرنا پڑا کہ متقدمین سے متاخرین تک تمام اکابر نحو مؤنث کی صرف تین علامات بتلاتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات تو تین کی بجائے دو (تاء اور الف)ہی علامات ذکر کرتے آئے ہیں۔لیکن ائمہ نحو میں سے ایک عظیم المرتبت ھستی امام فراء نے مونث کی دو یا تین نہیں بلکہ اکٹھی پندرہ علامات گنوائی ہیں۔عزیز طلبہ کے افادہ کے لئے ہم انہیں من وعن نقل کرتے ہیں۔مگر اس وضاحت کے ساتھ جو ابن الدھان نے بھی اپنی کتاب الغرۃ میں ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد کی ہے کہ تفنن طبع اور مؤنث کی مختلف حالتوں کے ادراک کے حوالے سے اگر چہ امام فراء کی یہ بہت خوبصورت محنت ہے ' اسلئے اس کو ہم ذکر بھی کرر ہے ہیں۔لیکن انہیں مؤنث کی مستقل علامات قرار دینا درست نہیں۔ بلکہ علامات صرف وہی ہیں جن کا تمام نحوی کتب میں آپ نام پڑھتے ہیں۔

امام فراء: فرماتے ہیں کہ مؤنث کی کل پندرہ علامات ہیں۔جن میں سے آٹھ (۸)علامات اسم میں چار (۴)فعل میں اور تین (۳)ادوات میں آتی ہیں۔

اسم کی آٹھ علامات : (۱) ھاء (۲) الفِ مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) جمع کی تاء الھندات میں (۵)انتِ میں کسرہ (۶)اَنْتُنَّ اور ھُنَّ میں نون (۷)اُخت اور بِنت میں تاء (۸)ھُذِی میں یاء ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فعل کی چار علامات : (۱) قامت میں تائے ساکنہ (۲) تفعلین میں یاء (۳) قمتِ میں کسرہ اور (۴) فَعَلنَ میں نون .

ادوات کی تین علامات : (۱) رُبَّتَ ، ثُمَّتَ اور لاتَ میں تاء (۲) هَيْهَات میں هاء اور (۳) اِنَّها هِنْدٌ قائمة میں هاء اور الف .

علامہ ارشد حسن ثاقب کی مزید تالیفات

گلدستۂ دلہن خواتین اور مسلمان بچیوں کی دینی تربیت ، گھریلو زندگی کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سنوارنے ، خاندانی نظام کو مضبوط کرنے اور دنیا و آخرت کی سعادتوں کی رہنمائی کے لئے ایک زندہ و جاوید تصنیف ! مسلمان بچی کے لئے ایک خوبصورت اور مفید ترین تحفہ !

ستون دروس فی اللغة العربية درجہ متوسطہ کے طلبہ کو ابتدائی عربی پڑھانے کے لئے 160 اسباق پر مشتمل یہ کتاب تین سو سے زائد اسماء، اور درجنوں افعال و حروف کا نہ صرف ذخیرہ الفاظ مہیا کرتی ہے، بلکہ مرکب اضافی، توصیفی، جار مجرور، جملہ اسمیہ، اور جملہ فعلیہ کی بے شمار عملی مشقوں پر مشتمل ہے۔

مائة درس فی اللغة العربية درجہ اولیٰ کے طلبہ کو عربی سکھانے کیلئے ایک گراں مایہ درسی کتاب ! اس کتاب کے پڑھنے کے بعد طالب علم کی نہ صرف روزمرہ کی عربی بول چال سو فیصد درست ہو جاتی ہے بلکہ آگے چل کر عربی کتب سے براہ راست استفادہ کئی گنا آسان ہو جاتا ہے۔

کتاب الاضافه اضافت سے متعلق ایک شاہکار تحقیق ! واجب الاضافت ، ممنوع الاضافت اور جائز الاضافت اسماء کی تقسیم ! جملہ اور مفرد کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کی تعیین ۔ صرف ضمیر ، صرف اسم ظاہر یا دونوں کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کا تعیین ! اور دیگر نہایت بلند پایہ تحقیقی موضوعات !

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حروف، قبائل، مقامات اور سورتوں کے نام اور اسم جنس جمعی

قبائل اور مقامات (شہروں ، ملکوں) کے بارے میں عمومی طور پر تو یہی کہا جاتا ہے کہ قبائل کے اسماء قبيلة پر محمول کرنے کے ناطے مؤنث اور حي پر محمول کرنے کے ناطے مذکر ہیں جبکہ ان پر تأنیث غالب ہے۔ اور مقامات کے نام بھی مکان پر محمول کرتے ہوئے مذکر اور بقعة پر محمول کرتے ہوئے مؤنث ہیں اور ان پر بھی تأنیث غالب ہے۔ جبکہ حروف (خواہ حروفِ تهجی ہوں یا حروف معانی) کے نام حرف کی تاویل پر مذکر اور کلمة کی تاویل پر مؤنث ہیں۔ رہا سورتوں کے ناموں کا مسئلہ تو ان کا عمومی حکم یہی ہے کہ وہ مونث ہیں۔ ان چاروں موضوعات پر ہم بعد میں مختصر سی تفصیل پیش کریں گے مگر اس سے پہلے اسم جنس جمعی پر مختصر سا کلام کرنا ضروری ہے۔

اسم جنس جمعی : عام طور پر اسمِ جنس کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے اور جمع پر بھی! جیسے: رَجُلٌ ، فَرَسٌ (ان کلمات سے آپ ایک مرد یا گھوڑا بھی مراد لے سکتے ہیں اور مردوں یا گھوڑوں کی جنس بھی مراد لے سکتے ہیں) لیکن اسم جنس کی ایک خاص قسم ہے جسے: اسم جنس جمعی کہتے ہیں۔ اس قسم کے اسماء کا اطلاق صرف اور صرف جمع پر ہوتا ہے، مفرد پر نہیں ہوتا۔ عربی زبان میں اسم جنس جمعی کی صرف دو اقسام پائی جاتی ہیں۔ (ا) ایک وہ قسم جس کا مفرد یائے نسبت سے بنایا جاتا ہے۔ یہ قسم صرف اقوام و ملل کیلئے استعمال ہوتی ہے جیسے: عَرَب/عَرَبِيٌّ ، عَجَمٌ / عَجَمِيٌّ ، رُومٌ /رومِيٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، تُرْكٌ / تُرْكِيٌّ ، اَفْغانٌ / افغانِيٌّ ، رُوسٌ / روسِيٌّ وغیرہ۔اس قسم کے اسم جمعی کا حکم یہ ہے کلام میں اسے بطور جمع مذکر استعمال کیا جائے گا۔اور مذکر ہونے کے ناطے ہی یہ تمام اسماء منصرف بھی ہیں

فنقول: العرب یقولون کذا .العجم ھجموا علٰی بلادِالعربِ .

(۲) اور دوسری قسم وہ ہے جس میں اسم جنس جمعی کا مفرد لانے کے لئے اس کے آخر میں تائے مربوطہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔جیسے:تَمْرٌ / تَمْرَةٌ ، ثَمَرٌ / ثَمَرَةٌ ، بَيْضٌ / بَيْضَةٌ ، نَمْلٌ / نَمْلَةٌ ، نَخْلٌ / نخلةٌ ، دَجاجٌ / دَجاجةٌ ، بَقَرٌ / بَقَرَةٌ وغیرہ ۔اس قسم کے اسم جنس جمعی کا استعمال حیوانات ، اجناس اور فواکہ میں ہوتا ہے۔یعنی ان چیزوں میں جن کی تخلیق میں مخلوق کا دخل نہیں ہے۔(البتہ گنتی کے چند اسمائے جنس ایسے بھی پائے جاتے ہیں جن کی تخلیق میں انسان کا دخل ہوتا ہے اور انہیں اسم جنس جمعی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور ان کا مفرد تاء سے لایا گیا ہے۔جیسے:جَرٌّ / جَرَّةٌ ، لَبِنٌ/لَبِنَةٌ وغیرہ اس کی مثالیں پیچھے گزر چکی ہیں)

اس کتاب میں زیر بحث اسم جنس جمعی کی یہی قسم آئے گی۔اور مونث سماعی کے ذیل میں ابجدی ترتیب سے جہاں کسی ایسے اسم جنس کا ذکر آئے گا وہاں اس کی وضاحت وصراحت بھی کرتے جائیں گے۔

اسم جنس جمعی کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ ایسا اسم جنس جمعی خود بھی مذکر و مؤنث دونوں کے لئے برابر استعمال ہوتا ہے اور تاء کے ذریعے اس کا جو مفرد دیتا رہتا ہے وہ بھی مؤنث و مذکر ہونے میں یکساں ہے۔چنانچہ:بَقَرٌ اسم جنس جمعی ہے اور یہ گائے بیل دونوں کے لئے یکساں ہے۔اسی طرح اس کا مفرد بَقَرَةٌ بھی دونوں کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکساں ہے۔

قبائل کے نام : ان کا عمومی حکم آپ پڑھ چکے ہیں لیکن فنی بحث تب تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس پر گفتگو کا دائرہ تھوڑا مزید وسیع نہ کیا جائے۔

اسمائے قبائل کی تین اقسام : کسی بھی قبیلے کا نام تین حالتوں سے خالی نہیں ہے۔

(۱) یا تو وہ باپ کے نام سے منقول ہے۔ جیسے: مَعَدٌّ ، تَمِیمٌ ، جُذامٌ ، لَخَمٌ ۔
(۲) یا وہ ماں کے نام سے منقول ہے۔ جیسے: سَدُوسُ ، سَلُولُ ۔(۳) یا وہ نام سرے سے منقول ہی نہیں بلکہ اسم غیر منقول ہوگا۔ جیسے: قُرَیْشٌ ، یهودُ ، مجوسُ ، ثقیفٌ .

اگر قبیلے کا نام ماں یا باپ سے منقول ہو تو دو حال سے خالی نہ ہوگا (۱) یا تو آپ اس کی طرف ابن کو مضاف کریں گے (جیسے: بنو فلاں)(۲) یا نہیں کریں گے۔ اگر مضاف کریں تو وہ اسم اپنی اصل حالت کے مطابق مذکر ، مؤنث ، منصرف یا غیر منصرف رہے گا۔ کیونکہ ابن کی اضافت کے بعد اب وہ قبیلے کا نہیں بلکہ محض ایک شخص کا (جو قبیلے کا بڑا ہے) نام بن گیا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اصل میں منصرف ہے تو اب بھی منصرف رہے گا اور اگر پہلے سے غیر منصرف تھا تو اب بھی غیر منصرف رہے گا۔ اگر آپ اس کی طرف ابن کو مضاف نہ کریں تو دو حالتوں سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) یا تو اضافت نیت میں باقی ہوگی (ابن کا لفظ محذوف منوی ہوگا)(۲) یا تو اضافت نیت میں بھی نہ ہوگی۔ (۱) اگر محذوف ہونے کے بعد بھی ابن نیت میں موجود ہو تو اس صورت میں بھی قبیلے کے نام کا حکم وہی ہوگا جو ابن کے مضاف ہونے کی صورت میں تھا۔

اور اگر ابن قبیلے کے نام کی طرف نہ تو مضاف ہو نہ ہی وہ نیت میں موجود ہو تو بھی دو حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے خالی نہیں (۱) یا آپ وہ نام بول کر قبیلة مراد لیں گے (۲) یا اس سے حَیّ مراد لیں گے۔ اگر قبیلـــــة مراد لیں تو وہ اسم اس صورت میں غیر منصرف ہو جائے گا (علمیت اور تأنیث کی وجہ سے کیونکہ قبیلة مؤنث ہے) اور اگر حیّ مراد لیں تو اس صورت میں وہ اپنی اصل پر قائم رہے گا۔ اگر اصل میں منصرف ہے تو یہاں بھی منصرف رہے گا اور اگر وہاں غیر منصرف ہے تو یہاں بھی غیر منصرف ہوگا۔

قبائل کے نام پانچ طرح کے ہیں: (۱) پہلی قسم وہ ہے جو صرف قبیلة کے معنی اور تأویل میں استعمال ہوتے ہیں، یہ تین اسماء ہیں۔

(۱) یهودُ، مجوسُ، آدمُ ۔ اور قبیلة چونکہ مؤنث ہے اور یہ نام صرف اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اس لئے یہ تینوں ہمیشہ غیر منصرف ہوں گے۔ لـلـتـأنيـث والـعلمية (۲) دوسری قسم وہ ہے جن پر حَيّ کے معنی میں استعمال ہونا غالب ہے۔ لیکن کبھی کبھار قبیـلـة کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا غالب استعمال بطور مذکر ہوگا اور صرف اسی وقت مؤنث شمار ہوں گے جب انہیں قبیـــلـة کے معنی میں استعمال کیا جائے گا۔ اسی لئے ان پر تذکیر اور صرف کا غلبہ رہتا ہے۔ مؤنث اور غیـر مـنـصـرف ہوکر بہت کم (جب قبیلة کی تأویل میں ہوں) استعمال ہوتے ہیں۔

مَعَدٌّ، قُرَيْشٌ، ثَقِيفٌ اور عادٌ کا شمار اسی (غالب التذكير) قسم میں ہوتا ہے۔

(۳) تیسری قسم وہ ہے جس میں تذکیر وتأنیث برابر ہے۔ اس میں ثمود اور سبأ شامل ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں سـورة هـود کی آیت (۹۵) میں ارشادِ گرامی ہے: أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ۔ یہاں ثمودُ پر تنوین نہیں لائی گئی جو اس کے غیـر مـنـصـرف ہونے کی علامت ہے۔ اور غیر منصرف تبھی ہو سکتا ہے جب اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمیت کے ساتھ تأنیث بھی جمع ہو جائے۔ اور اس میں تأنیث جبھی مانی جا سکتی ہے جب یہ قبیلة کی تأویل میں ہو۔ اور دوسری جگہ اسی سورہ کی آیت (٦٨) میں ارشاد ہے: أَلَا إِنَّ ثَمُودًا كَفَرُوا رَبَّهُم ۔ یہاں ثمود پر تنوین لائی گئی ہے جو اسے منصرف ظاہر کرتی ہے اور یہ منصرف تبھی ہو سکتا ہے جب مذکر ہو۔ اسلئے کہ مؤنث ہونے کی صورت میں تأنیث اور علمیت کی شکل میں دو اسباب منع صرف اکٹھے ہو جاتے ہیں جن سے اسے غیر منصرف بنانا ضروری ہو جاتا ہے یہاں اس کا منصرف آنا دلیل ہے اس بات کی کہ اس سے تأنیث مسلوب کر لی گئی ہے (کیونکہ علمیت تو اس سے سلب ہو نہیں سکتی صرف تأنیث ہی سلب ہو سکتی ہے) اور جب تأنیث سلب ہو گئی تو پیچھے صرف علمیت رہ گئی جو اکیلے منع صرف کیلئے کافی نہیں۔

اسی طرح سبأ کا قرآن کریم کی سورہ سبأ آیت (١٥) میں ذکر آتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۔ یہاں عام قراء نے سبأ پر تنوین پڑھی ہے جو اس کے منصرف ہونے کی اور اس کا منصرف ہونا اس کے مذکر ہونے کی اور مذکر ہونا حی کی تأویل میں ہونے کی علامت ہے۔ جبکہ بعض قراء نے یہاں سبا پر تنوین نہیں پڑھی بلکہ انہوں نے سبأ کو فتحہ بلا تنوین کے ساتھ جر دی ہے جو اس کے غیر منصرف ہونے کی علامت ہے۔ اور اس کا غیر منصرف ہونا اس کے مؤنث ہونے کی علامت ہے (وگرنہ سبا میں علمیت کے علاوہ منع صرف کا اور کوئی سبب موجود نہیں ہے) اور مؤنث ہونا اس کے قبیلة کے معنی پر محمول ہونے کی دلیل ہے۔

نوٹ: ہم نے قبائل کے ناموں کی تذکیر و تأنیث کے حوالے سے عربی اشعار کے ذکر و استشہاد سے اپنے قلم کو زبردستی روک رکھا ہے کہ بات کی طوالت اصل مقصد سے نہ بڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

(۴) چوتھی قسم وہ ہے جس پر باپ کا نام غالب ہے۔ یہ تمیم کے قبیلے کا نام ہے۔ لیکن کسی حد تک اسے قبیلة کے معنی میں بطور مونث بھی استعمال کیا جاتا ہے وقد حُکِیَ من کلامِ العربِ: ھٰذِہِ تمیمٌ.

(۵) ان اقسام کے علاوہ جتنے بھی قبائل کے نام ہیں وہ تمام مؤنث ہیں۔

اماکن ومقامات کے نام:

اماکن ومقامات کے نام دو قسم کے ہیں (۱) پہلی قسم وہ ہے جس میں تأنیث کی کوئی علامت موجود ہو (۲) اور دوسری قسم وہ ہے جس میں تأنیث کی کوئی علامت موجود نہ ہو۔ پھر جن اسمائے اماکن میں تأنیث کی علامت پائی جاتی ہے وہ بھی دو قسم کے ہیں۔ (۱) ایک وہ جس پر الف لام آتا ہے

(۲) اور دوسری وہ جس پر الف لام نہیں آتا (ا) جن پر الف لام نہیں آتا وہ مـــکة اور حُزوی ہیں

(حُزوی ' نجد کے قریب واقع ایک مقام کا نام ہے) یہ دونوں اسماء غیر منصرف ہیں۔ اور (ب) جن پر الف لام آتا ہے وہ الرُّصافة ' البَصرة اور الرِّقّة ہیں۔ اور یہ تینوں اسماء منصرف ہیں۔ جن اسماء میں تانیث کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی ان میں غالب یہ ہے کہ وہ بُقعَةٌ کی تأویل سے مؤنث ہیں۔ مگر مکان کی تأویل سے انہیں مذکر بنانا بھی درست ہے۔ بایں ہمہ ایسے اسمائے اماکن کی پانچ اقسام ہیں۔

اسمائے اماکن کی پانچ اقسام: جن اسماء میں تأنیث کی علامت نہیں پائی جاتی وہ پانچ قسم کے ہیں (۱) پہلی قسم وہ ہے جو صرف بطور مذکر استعمال ہوتی ہے۔ وہ اسماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں: بَدْرٌ ' ثَبِیرٌ فَلْجٌ ' نَجْدٌ ' الشامُ ' الحِجاز ' العِراق اورالیَمَنُ.

بدر کے مذکر ہونے کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے: وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران :۱۲۳) اس میں بدر کا منصرف ہوکر کسرہ اورتنوین کے ساتھ آنا اس کے مذکر ہونے کی دلیل ہے۔ فَلو کان مؤنثاً لا متنع صَرفُه۔

ثَبِیر کے مذکر ہونے کی دلیل عربوں کی یہ ضرب المثل ہے: اَشْرِقْ ثَبِیر ' كَيْما نُغِير اس میں تبیر کو مخاطب کرنے کے لئے اشرق (صیغہ واحد مذکر مخاطب) کا استعمال اس کے مذکر ہونے کی علامت ہے اگر یہ مؤنث ہوتا تو اَشْرِقِی کہا جاتا۔

فَلْج کے مذکر ہونے کی دلیل یہ شعر ہے:

اِنَّ الَّذِی حَانَتْ بِفَلْجٍ دِمائُهُم . هُمُ القَومُ ' كُلُّ القومِ ' یااُمَّ خَالِدٍ!!

اور نَجد کے مذکر ہونے کی دلیل درج ذیل شعر ہے:

فَاِنْ تَدَعِیْ نَجْدًا ' اَدَعْهُ وَمَنْ بِهٖ . وَاِنْ تَسْكُنِیْ نَجْدًا فَيَاحَبَّذا نَجْدُ!!

اس شعر میں نجد کا منصرف آنا بھی اس کے مذکر ہونے کی دلیل ہے اور اَدعهُ میں واحد مذکر کی ضمیر کا اسکی طرف عائد ہونا بھی اس کے مذکر ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

(۲) دوسری قسم وہ ہے جو مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اسپر غالب تانیث ہے۔ اوروہ فارس اورعمان ہیں: ع

لَقَدْ عَلِمَتْ اَبْنَاءُ فارسَ اَنَّنِیْ . عَلٰی عَرَبِیَّاتِ النِّسَاءِ غَیُورٌ !!

(۳) تیسری قسم وہ ہے جو بطور مذکر مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اسمیں غالب تذکیر ہے۔ اس قسم میں: مِنٰی ' هَجَر ' دابِق ' واسِط ' حِجر اور حُنَیْن شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) چوتھی قسم وہ ہے جس کا مؤنث و مذکر میں استعمال برابر ہے یہ قسم: حِراء ' قُباء ' بغداد پر مشتمل ہے۔ (مذکر ہونے کی صورت میں یہ نام منصرف اور مؤنث ہونے کی صورت میں غیر منصرف ہوں گے)

(۵) پانچویں قسم سے مراد ان چار اقسام کے علاوہ تمام اسمائے اماکن ہیں۔ جن کا بنیادی اور عمومی حکم تانیث کا ہے۔ البتہ مکان کی تاویل سے مذکر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر ان کا مذکر استعمال بہت قلیل ہے۔

سورتوں کے نام

سورتوں کے نام اکثری قاعدے کے تحت مؤنث ہیں۔ ان میں مذکر کا شائبہ چند ایک سورتوں کے نام میں آئے گا اور وہ بھی ایک احتمال یا تقدیر کی حد تک۔ لیکن سورتوں کے ناموں میں اعراب و بناء اور صرف و منع صرف کے حوالے سے اگر ایک مختصر سا جائزہ لے لیا جائے تو طلبہ کرام کے لئے ایک بہت عظیم النفع گفتگو سامنے آجائے گی۔ اور یہاں اس پر گفتگو ہم اس لئے بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ نحوی کتب میں اتنی لمبی چوڑی بحثیں تو آ نہیں سکتیں کہ ہر قسم کے اسم میں معرب و مبنی' منصرف و غیر منصرف' مذکر و مؤنث کی فہرستیں ہمارے سامنے رکھ سکیں۔ اور ان موضوعات کو موضوع گفتگو بنا کر اھل قلم نے بھی کم کم ہی زور قلم آزمایا ہے۔ اسلئے افادۂ عام کی غرض سے ہم یہاں اسمائے سور کے حوالے سے یہ ایک مختصر سا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ وباللہ التوفیق!!

اسمائے سور کی تین اقسام: سورتوں کے اسماء تین طرح کے ہیں (۱) کچھ سورتوں کا نام پورے جملہ پر مشتمل ہے (۲) چند سورتوں کا نام فعل پر مشتمل ہے (۳) جبکہ چند سورتوں کا نام اسم پر مشتمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ نام : جن سورتوں کا نام جملے کی شکل میں ہے۔اس جملے کو حکایت کے طور پر جوں کا توں نقل کیا جائے گا۔اس میں کسی قسم کا اعراب داخل نہیں ہوگا (جیسے عام جملہ محکیہ کا حکم ہے) **مثال**: قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ (سورۃ الجن کا نام) اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ (سورۃ النحل کا نام) وغیرہ یہ دونوں اسمائے سور من وعن جملے میں نقل کئے جائیں گے اور رفع ' نصب یا جر کی کوئی علامت ان اسماء پر نہیں آ سکے گی۔کیونکہ جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔

فَتَقُولُ : هٰذِهٖ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ . قَرَأْتُ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ . حَفِظْتُ شَيْئًا مِنْ اَتٰی اَمْرُاللّٰهِ . وهٰذِهٖ قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ وحَفِظْتُ قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ وسَمِعْتُ آيَتَيْنِ مِنْ قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ ۔یہ نام جملہ محکیہ کے طور پر استعمال ہونے کی وجہ سے اپنی اصل اور ابتدائی حالت پر اسی طرح مبنی ہیں جس طرح ہم کہتے ہیں: سَمِعَ فَهِيْمٌ الاَذانَ جملةٌ فِعلِيَّةٌ خَبَرِيَّةٌ .وقاتِلو هُم حَتّٰی لاتكونَ فِتنَةٌ جملةٌ فِعلِةٌ اِنشائية . پہلے جملے میں سَمِعَ فَهِيْمٌ الاَذانَ کا پورا جملہ بطور حکایت مبتدا واقع ہوا ہے۔اور جملہ ہونے کی وجہ سے مبنی کے حکم ہے۔اس وجہ سے مبتدا کے رفع کی کوئی علامت اسپر واقع اور ظاہر نہیں ہو سکتی۔فکذافی اسماءِ السورَ التی تحتَوِي عَلٰی جملةِ .

فعل نام : جن سورتوں کا نام فعل پر مشتمل ہے۔وہ فعل نام کے طور پر جب استعمال ہوگا تو غیر منصرف ہو جائے گا (بطور اسم) اور اگر اس میں۔ھمزہ وصلی شروع میں ہوتو وہ ھمزہ قطعی ہو جائے گا (کیونکہ اب وہ بطور فعل استعمال نہیں ہو رہا جہاں وہ وصلی تھا بلکہ اب نام ہونے کے ناطے وہ اسم بن چکا ہے اور اس کے ھمزہ کی حیثیت ابراھیم ' اسماعیل ' اسحق وغیرہ اسماء کے ھمزہ قطعی والی بن جائے گی۔اس لئے کہ اسماء میں ھمزہ وصلی چند متعین اسماء (ابنٌ ' اسمٌ ' ایمُنٌ وغیرہ) میں آتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ان اسمائ مخصوصہ کے علاوہ اسماء میں آنے والا ہر ھمزہ قطعی ہوتا ہے۔
چنانچہ اس قسم کے اسمائے سور میں اِقْتَرَبَتْ (سورۃ القمر کا نام) اور چند دیگر نام آتے ہیں۔

اگر اسم نام ھو : جن سورتوں کا نام اسم پر ہے ان کی دو قسمیں ہیں۔(۱) وہ سورتیں جن کا نام حروف تھجی کے نام پر رکھا گیا ہے (۲) وہ سورتیں جن کا نام حروف تھجی کے علاوہ دیگر اسماء پر رکھا گیا ہے۔

حروف تھجی کے علاہ نام : اگر سورۃ کا نام حروف تہجی کے علاوہ دیگر اسماء میں سے ہو تو اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔(۱) وہ اسماء جن میں الف لام بھی آتا ہے (۲) وہ اسماء جن لام تعریف نہیں آتا۔

الف لام: کے ساتھ آنے والے اسماء کا حکم یہ ہے کہ وہ مؤنث منصرف ہوں گے۔ان میں :البَقَرَۃ ' النِساء ' المائدۃ ' الانعام ' الدھر ' الجن وغیرہ۔شامل ہیں۔

مثال : البَقَرَۃُ تأتِيْ یو مَ القِیامَۃِ شافِعَۃً . قرات المائدَۃَ . حفظت بَعْضَ النِسَّاءِ . (تینوں اعراب حرکت کے ساتھ لفظاً آ رہے ہیں)۔

الف لام کے بغیر: آنے والے اسمائے سور آگے پھر دو حصوں میں بٹ جاتے ہیں (۱) آپ لفظاً یا تقدیراً ان کی طرف سورۃ کا لفظ مضاف کرتے ہیں (۲) مضاف نہیں کرتے۔

بغیر اضافت کا حکم : اگر آپ الف لام کے بغیر استعمال ہونے والے اسمائے سور کی طرف لفظ ''سورۃ'' کو نہ لفظاً مضاف کریں نہ ہی تقدیراً ' تو اس صورت میں ایسے اسماء مونث بھی ہوں گے اور مؤنث ہونے کی وجہ سے غیر منصرف بھی ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خواہ اصل وضع میں وہ اسماء مذکر کے لئے وضع کئے گئے ہوں)۔ جیسے: هٰذهِ هُودُ.
قرأت هُودَ. سَمِعتُ مِن هُودَ آيةً۔ (تینوں مقامات اعراب میں حرکت بلاتنوین ہے اور جر فتحہ کے ساتھ بلاتنوین آرہی ہے)۔ وقِسْ عليه نُوحَ۔

اضافت کا حکم: اور اگر آپ الف لام کے بغیر استعمال ہونے والے اسمائے سور کی طرف لفظاً یا تقدیراً سورة کو مضاف کریں تو اس صورت میں وہ اسم اپنی اصل وضعی حالت کے حکم میں چلا جائے گا۔ اصل وضع میں اگر وہ مذکر ہے تو مذکر ہو جائے گا۔ منصرف ہے تو منصرف ہو جائے گا' غیر منصرف ہے تو غیر منصرف ہو جائے گا۔

مثال منصرف: هودٌ اور نوحٌ اسمِ عجمہ ثلاثی ساکن الاوسط ہونے کے ناطے اپنی اصل حالت وضع میں منصرف ہیں: لفظاً اور تقدیراً مقطوع الاضافت ہونے کی صورت میں سابقہ سطور میں آپ ان کا حکم پڑھ چکے ہیں کہ سورة کی تاویل میں یہ اسماء مؤنث بن جاتے ہیں اور علمیت و تأنیث کی دو علامات جمع ہو جانے کی وجہ سے غیر منصرف بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب لفظاً یا تقدیراً ان کی طرف آپ سورة کا لفظ مضاف کریں گے تو یہ دونوں سورۃ کی تاویل میں اس لئے نہیں ہو سکتے کہ سورة کا لفظ مضاف بن کر کلام میں خود موجود ہے۔ چونکہ سورة کی تاویل میں نہیں ہو سکتے اس لئے مؤنث کے حکم میں بھی نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ اسماء مؤنث کے حکم میں نہیں ہوں گے تو منع صرف کے دو اسباب (علمیت و تأنیث) میں سے ایک سبب (تأنیث) کم ہو گیا۔ اور جو ایک سبب باقی بچا ہے ان اسباب میں سے نہیں جو اکیلے منع صرف کے لئے کافی ہوتے ہیں اسلئے یہ اسماء پھر سے منصرف ہو جائیں گے۔

چنانچہ آپ کہیں گے: هٰذهِ سورةُ هودٍ وتلك سورةُ نوحٍ. سورة کے مضاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے نوحٌ اور ھودٌ پر تنوین بھی پڑھیں گے اور کسرہ بھی۔ کیونکہ اب وہ نہ وہ مؤنث رہے ہیں نہ ہی غیر منصرف!

مثال غیر منصرف : سورتوں کے ناموں میں یوسُفُ ' یونُسُ ' اِبراھیمُ وغیرہ اپنی بنیادی وضع ہی میں غیر منصرف ہیں۔ (لِلعُجمةِ و العَلَمِیةِ) اگر آپ ان کی طرف سورة کا لفظ لفظاً یا تقدیراً مضاف بھی کر دیں تب بھی یہ غیر منصرف ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ کہیں گے: قَرَاْتُ مِن سورةِ یوسُفَ خَمسَ آیاتٍ ومن سورةِ اِبراھیمَ ثلاثِین آیَةً!

حروف تہجی کے نام پر اسمائے سور

حروف تہجی کے اسماء پر آنے والے سورتوں کے نام دو قسم کے ہیں (۱) ایک اسم پر مشتمل اسماء

(۲) ایک سے زائد حروف تہجی پر مشتمل اسماء۔

ایک حرف تھجی : اگر سورة کا نام ایک حرف تہجی کے نام پر مشتمل ہو ' جیسے: صاد ' نون ' قاف ' تو وہ دو حالتوں سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) یا تو آپ لفظاً یا تقدیراً سورة کا لفظ اس کی طرف مضاف کریں گے (۲) یا سورة کا لفظ نہ لفظاً اس کی مضاف کریں گے نہ ہی تقدیراً۔

عدم اضافت کا حکم : اگر ایسے اسمائے سور کی طرف لفظاً یا تقدیراً سورة کا لفظ مضاف نہ کریں تو اس صورت میں اس کے اعراب میں تین وجوہ جائز ہیں:

(ا) وقف علی الحکایة۔ یعنی اس اسم کو حکایتاً نقل کریں گے اور منقول ہونے کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مبنی علی السکون ہوگا۔اس لئے کہ وہ اصل وضع میں بھی (صاد ، نون ، قاف)ساکن ہے تو بعد النقل بھی اصل حالت پر قائم رہے گا کما ھو قاعدۃ نقل الحکایۃِ ۔اس صورت میں آپ کہیں گے:ھٰذِہٖ صَادْ ، قَرَأْتُ نُونْ ، حفظت من قافْ عِشرِینَ آیۃً ۔ان تینوں مثالوں میں رفع ، نصب یا جر کی کوئی علامت ان اسمائے سور پر نہیں آ رہی۔اور تمام اسماء تمام اعرابی حالتوں میں مبنی علی الوقف ہیں۔

(ب) تذکیر و صرف : یعنی انہیں حرف کی تاویل میں مذکر قرار دیگر بطور مذکر علم استعمال کریں اس صورت میں یہ اسماء منصرف ہوں گے۔ فتقولُ : حفظت نونًا وتبَرَّکتُ بِقَافٍ . (مذکر اور منصرف ہونے کی وجہ سے ان پر تنوین بھی آ رہی ہے اور کسرہ بھی)۔

(ج) تأنیث ومنع صرف : یہ ہے کہ مفرد اسمائے تہجی کے نام پر سورتوں کے جو نام آ رہے ہیں۔اگر آپ ان کی طرف لفظاً یا تقدیراً سورۃ کا لفظ مضاف نہیں کرتے تو اس صورت میں اعرابی وجوہ میں سے تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ ان اسمائے سور کو کلمہ کی تاویل میں مؤنث قرار دے کر (علمیت اور تأنیث کے دو اسباب جمع ہو جانے کی بناء پر) انہیں غیر منصرف قرار دے دیں۔

اسمائے حروف کی تذکیر وتأنیث : یہاں ضمناً اس قاعدہ کا تذکرہ بھی کرتے چلیں (اور اس کا استعمال باب دوم میں جگہ جگہ آئے گا) کہ حروف (خواہ حروف معانی ہوں یا حروف مبانی) کے اسماء کو مذکر و مؤنث دونوں طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حرف کی تأویل سے مذکر اور کلمۃ کی تأویل سے مؤنث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حروفِ تہجی کے یہ اسماء چونکہ حروفِ مبانی کے اسماء ہیں اس لئے انہیں حرف کی تاویل میں آپ مذکر بھی مان سکتے ہیں (جیسا کہ چند سطور پہلے آپ پڑھ چکے ہیں) اور کلمة کی تاویل سے مؤنث بھی قرار دے سکتے۔ چنانچہ ایسے اسماء جب اضافت سے خالی ہوں اور مؤنث کی تاویل میں کسی سورت کا نام ہوں تو اس صورت مین یہ غیر منصرف ہوجائیں گے۔ فتقول : هذهٖ قاف ، حَفِظْتُ نُونَ في يومٍ واحِدٍ ، سمِعتُ مِن صادَ سَبْعَ آياتٍ . یہاں تینوں مثالوں میں ان ناموں کو بلا تنوین استعمال کیا گیا (لِمنعِ الصرف) اور آخری مثال میں جر فتحہ کے ساتھ دیگئی ہے (نِيابةً عنِ الكسرة).

اگر حرف تهجی والا اسم مضاف اليه هو : اور اگر مفرد حرف تہجی کا نام کسی سورت کا نام ہو اور آپ لفظاً یا تقدیراً اس کی طرف سورة کا لفظ مضاف کر رہے ہوں تو اس صورت میں وہ صرف اور صرف مبنی علی الوقف ہوگا۔ اس پر کسی قسم کا اعراب نہیں پڑھا جائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی اصل وضع سے حکایت کے طور پر منقول ہوکر استعمال ہورہا ہے۔ اور چونکہ وہ اصل وضع مین مبنی علی السکون ہے اسلئے حکایتاً نقل ہونے کے بعد بھی وہ ساکن الآخر میں رہے گا۔ جیسے: هٰذِهٖ سورةُ صادْ ، قرأتُ سورة صادْ. (صادْ کا دال مبنی علی السکون ہے)

ایک سے زائد حروف تهجی کانام : اگر کسی سورة کا نام ایک سے زائد حروف تہجی پر مشتمل ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) یا تو وہ کسی عجمی نام کے وزن پر ہوگا (۲) یا نہیں!

اگر عجمی نام کے وزن پر هو : تو دو حالتوں سے خالی نہ ہوگا (۱) آپ اس کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظاً یاتقدیراً لفظ سورۃ کو مضاف کریں گے (۲) یا نہیں کریں گے۔

اضافت کا حکم : اگر سورۃ کو آپ لفظاً یاتقدیراً اس کی طرف مضاف کریں تو اس صورت میں صرف وقف (سکون) پڑھنا جائز ہے (لِنقلِ الحِکایۃِ) جیسے: هٰذہٖ یا سینْ ، قرأتُ حامِیمْ ، حفِظْتُ من طَاسینْ سِتّاً وَّ عِشرِینَ آیۃً . (تینوں اعرابی حالتوں میں ان اسمائے سور پر صرف سکون اور وقف پڑھا جارہا ہے ، رفع ، نصب یا جر کی کوئی علامت ان پر پڑھنا اضافت کی حالت میں درست نہیں جبکہ یہاں تقدیری اضافت موجود ہے)۔

عدم اضافت کا حکم : اور اگر آپ لفظاً یاتقدیراً ان کی طرف سورۃ کا لفظ مضاف نہیں کرتے تو اس صورت میں ایسے اسم سورت کے اعرابی حکم میں دو وجوہ جائز ہیں۔

(ا) **وقف علی الحکایۃ** : جیسا کہ اضافت کی صورت میں تھا۔ فتقول : هذه طاسینْ ، وحفِظْتُ یاسِینْ ، اِقرَأ من حامِیمْ (تینوں اعرابی حالتوں میں مبنی علی السکون ہے)۔

(ب) **منع صرف** : اس صورت میں آپ هذه یا سینُ ، قرأت طاسینَ ، حفِظتُ مِن حامیمَ اَربَعَ آیاتٍ کہیں گے۔ (تینوں اعرابی حالتوں میں اعراب تو آرہا ہے مگر ایک تو تنوین کے بغیر اور جر کی حالت میں فتحہ ، لفظی کے ساتھ ، نیابۃً عن الکسرۃِ)۔

نوٹ : اوپر ہم نے جو احکام بیان کئے ہیں وہ ایک سے زائد حروف تہجی پر مشتمل ایسی سورتوں کے نام ہیں جن کے بارے میں ہم نے کہا تھا کہ وہ نام کسی عجمی نام کے وزن پر ہوں۔ چنانچہ اوپر دی گئی مثالوں میں آپ دیکھیں تو یاسین ، طاسین ، حامیم ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تینوں نام دو عجمی ناموں ھابیل اور قابیل کے وزن پر ہیں۔

اگر نام عجمی اسم کے وزن پر نہ ھو : اگر سورتوں کا نام ایک سے زائد حروف تہجی پر مشتمل ہو اور ان ناموں کا مجموعہ کسی عجمی نام کے وزن پر بھی نہ آتا ہو تو بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا (ا) یا تو اسے مرکب بنانا ممکن ہوگا (۲) یا ممکن نہ ہوگا۔

اگر اسے مرکب بنانا ممکن ھو : تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں (ا) آپ اس کی طرف لفظاً یا تقدیراً لفظ سورۃ کو مضاف کرتے ہیں (۲) یا نہیں کرتے۔

(ا) **حکم اضافت** : اگر آپ اس کی طرف سورۃ کا لفظ مضاف کر کے اس کو استعمال کر رہے ہوں تو اس صورت میں ایسا مرکب نام مبنی علی الوقف ہوگا۔ فتقول فی مثل ھذا الاسم : ھذہ سورۃُ طاسین میمُ ' قرأتُ سورۃ طاسین میمُ ۔ (سورۃ کے مضاف ہونے کے بعد طاسین میم چونکہ مبنی علی السکون ہے اسے لئے اس پر اضافت کے جر کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہو رہی۔

(ب) **حکم عدم اضافت** : اور اگر ایسے مرکب اسم کی طرف آپ لفظاً یا تقدیراً کسی بھی طرح سورۃ کا لفظ مضاف نہ کر رہے ہوں تو اس صورت میں ایسے مرکب نام کے اعراب میں تین وجوہ درست ہیں

وجہ اعراب اول : وقف علی الحکایۃ ۔یعنی ان مختلف اسماء کو اپنی اصل وضع کے ساتھ اسی طرح مبنی علی الوقف رکھیں ' جس طرح وہ اصل وضع میں ساکن ہیں (طا ' سین اور میم تینوں مبنی علی الوقف ہیں) چنانچہ اس اعراب کے مطابق آپ کہیں گے: قرأتُ طاسینُ میمُ ' ھذہٖ طاسینُ میمُ ' اقرأُ من طاسینُ میمُ ۔(تینوں اعرابی حالتوں میں یہ اسماء مبنی علی الوقف ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجه اعراب ثانی : بناء علی خمسةَ عشرَ ۔یعنی ان اسماء کو خمسةَ عشرَ کی طرح مرکب بنائی مان کر مبنی علی فتحِ الجُزئینِ قرار دیا جائے۔اس صورت میں آپ کہیں گے۔ هذهِ طاسینَ میمَ ، قَرَأْتُ طاسِینَ میمَ ، تبرَّکتُ بِطا سِینَ میمَ ۔(تینوں اعرابی حالتوں میں یہ مرکب بنائی ، خَمسَةَ عَشَرَ کی طرح مبنی علی فتح الجزئین ہے اور اس پر رفع ، نصب یا جر میں سے کسی اعراب کی علامت ظاہر نہیں ہو رہی۔

وجه اعراب ثالث :منعِ صرف . یعنی اس مرکب کو آپ بَعلَبَکُّ ، معدی کرب کی طرح اس کے جزو اول کو مبنی علی الفتح (اگر مختوم بالیاء ہو تو مبنی علی السکون مثل معدی کرب وقالی قلا)اور جز وثانی کو غیر منصرف کر دیں۔

فتقول : هذهِ طاسینَ مِیمُ (بفتح الجزوالاول فتحَ البناءِ و رفعِ الجزو الثانی با لضمةِ) وقرأْتُ طَا سینَ مِیمَ (بفتحِ الجزوِالاولِ فتحَ البناءِ ونصبِ الجزوِ الثانِی با لفتحة الظاهِرَةِ) وحفظت عَشْرَ آیاتٍ مِن طاسینَ میمَ (بفتحِ الجزوِ الاوَّلِ فتحَ البناءِ وجَرِّ الجزوِ الثانِی بِفَتحةٍ ظاهِرَةٍ نیابةً عنِ الکسرةِ)

اگر اسے مرکب بنانا ممکن نہ ہو : یعنی اگر سورۃ کا نام ایک سے زائد اسمائے حروف تہجی پر مشتمل ہو ، اور وہ مل کر کسی عجمی نام کے وزن پر بھی نہ ہو اور اسے مرکب بنا کر ایک ہی اسم بنانا بھی ممکن نہ ہو (جیسا کہ سابقہ مثالوں میں طا سین میم کو مرکب بنائی یا مرکب منع صرف بنا کر ہم نے ایک اسم قرار دیدیا تھا) تو اس صورت میں آپ اس کی طرف لفظ سورۃ کو مضاف کریں یا نہ کریں ، ہر صورت میں اس کا حکم وقف اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکون کا ہوگا۔اس پر کسی قسم کی حرکت لانا جائز نہیں۔اس صف میں کھیعص اور حم عسق شامل ہیں۔

نوٹ : ہم نے گذشتہ سطور میں چند اسمائے سور میں حروف مقطعات کو ملفوظی شکل میں (حامیم وغیرہ) لکھا ہے۔اصولا انہیں صرف مکتوبی شکل میں لکھنا چاہئے۔یہاں ہم نے صرف نحوی ضوابط آسانی سے سمجھانے کی خاطر اس طرح لکھا ہے۔دوسری طرح لکھنے سے اشتباہ والتباس کا اندیشہ تھا۔یہ استدراک اسلئے لکھنا ضروری ہے کہ حروف مقطعات کو آپ بھی کہیں ملفوظی اوزان میں لکھنا شروع نہ کر دیں۔

تثنیہ المؤنث

ابھی تک ہم نے مؤنث کے حوالے سے جو گفتگو کی ہے اس کا تعلق اسم مفرد سے تھا۔ مناسب ہے کہ اسم مؤنث کے حوالے سے گفتگو کے اختتام میں ہم اسم مؤنث کے تثنیہ اور جمع بنانے کے حوالے سے بھی مختصر سی گفتگو کر لیں۔

یہ تو آپ باب اول کے آغاز میں مفصلاً پڑھ آئے ہیں کہ اسم کو مؤنث ظاہر کرنے کی تین علامات ہیں۔(۱)تاء (۲) الفِ مقصورہ (۳) الفِ ممدودہ . یہاں ہم اسم مؤنث کو تثنیہ بنانے کے لئے تینوں علامات تأنیث کے حوالے سے الگ الگ گفتگو کریں گے۔

تثنية المؤنث بالتاء : مؤنث بالتاء کو مثنی بنانے کیلئے عام ضابطہ تو وہی ہے جو کسی بھی دوسرے اسم کو مثنی بنانے کا ہے کہ اس کے آخر میں الف نون (بحالت رفع) یا یاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نون) (بحالت نصب وجر) کا اضافہ کردیں۔اس حالت میں مؤنث کی تاء سلامت رہے گی۔جیسے:اِمْرَاَةٌ سے اِمْرَاتَانِ وغیرہ لیکن اَلْيَةٌ سے اَلْيَانِ اور خُصْيَةٌ خُصْيَانِ دوثنی اسماء اس عمومی ضابطے کے برخلاف شذوذاً حذفِ تاء کے ساتھ اھل عرب نے استعمال کئے ہیں۔اوران دونوں اسماء میں حذفِ تاء کی علت یہ ہے کہ تائے تانیث اصل میں مؤنث اور مذکر کے درمیان فرق و امتیاز کیلئے آئی ہے۔اگر یہ حذف ہو جائے تو پتہ نہیں چل سکتا کہ کون مذکر ہے اور کون مؤنث؟ لیکن ان دونوں اسماء میں چونکہ مذکر صیغہ (اَلْيٌ یا خُصْيٌ) سرے سے مستعمل ہی نہیں تو یہاں تاء کو حذف کرنے سے کوئی التباس پیدا نہیں ہوتا۔اس لئے انہیں حذف تاء کے ساتھ ثنی کیا گیا ہے۔

تثنية المونث بالالف المقصورة : جو اسم الفِ مقصورہ کے ذریعے مؤنث بنایا گیا ہے اس کو ثنی بنانے کا سادہ سا ضابطہ یہ ہے کہ اس کا الفِ مقصورہ تثنیہ بناتے وقت وجوباً یاء سے تبدیل کردیا جائے گا۔جیسے:ضُربٰی سے ضُربَيَانِ ' عَطْشٰی سے عَطْشَيَانِ وغیرہ۔اصل ضابطہ یہ ہے کہ الفِ مقصورہ اسم میں چوتھی جگہ یا اس سے اوپر آئے تو تثنیہ بناتے وقت اسے یاء سے تبدیل کردیا جاتا ہے۔اور چونکہ مؤنث کا الفِ مقصورہ کم از کم چوتھی جگہ پر آتا ہے ' اس لئے تثنیہ بناتے وقت اسے یاء سے تبدیل کردیا جاتا ہے۔

تثنيهُ المونث بالالف الممدودة : جو اسم الفِ ممدودہ کے ذریعے مؤنث بنایا گیا ہو' اسے تثنیہ بناتے وقت اس کے همزہ کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے:حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ' صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَانِ۔حدیث شریف میں ہے:اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعُ المؤنث السالمُ

تعریف: جمع مؤنث سالم 'جمع کے اس صیغے کو کہتے ہیں جسے مفرد کے آخر میں الف تاء زائد تین کے اضافہ سے تیار کیا گیا ہو۔ اسی وجہ سے ابن ھشامؒ نے اسے الجمع بالالف و التاءِ الزائدتین کا نام دیا ہے۔

ضابطہ: اگر یہ جمع مؤنث با لتاء سے بنائی گئی ہو تو مفرد میں سے تاء (۱) کو اس لئے حذف کر دیا جاتا ہے کہ وہ مفرد کی علامت ہے جو جمع کے منافی ہے۔ (۲) اور اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ اسم میں تانیث کی دو ایسی علامات کا اجتماع ممنوع ہے جو ایک ہی جنس سے ہوں۔ چونکہ جمع مؤنث سالم بھی تاء سے بنتی ہے اور مفرد کی علامت بھی تاء ہے اس لئے ایک کو حذف کرنا ضروری ہے۔ اور چونکہ جمع کی تاء کو حذف کرنے سے صیغہ جمع کا نہیں رہتا اس لئے اسے برقرار رکھ کر مفرد والی تاء کو حذف کر دیا گیا کہ اس کے حذف کرنے سے اسم کی جمعیت پر فرق نہیں آتا۔

جمع مؤنث سالم قیاسی طور پر دس مقامات میں آتی ہے

اول: مؤنث کے علم میں، جیسے: مَرْيَمُ . دَعْدُ . عائشةُ . زينبُ سے مَرْيَماتٌ ، دَعَدَاتٌ ، عَائِشَاتٌ ، زَيْنَبَاتٌ .

ثانی: اسم مختوم بالتاء میں۔ جیسے: شَجَرَةٌ ، ثَمَرَةٌ ، طَلْحَةُ ، حَمْزَةُ سے شَجَرَاتٌ ، ثَمَرَاتٌ ، طَلَحَاتٌ ، حَمَزَاتٌ .

لیکن اسم مؤنث مختوم بالتاء کے اس ضابطہ سے چند اسماء مستثنیٰ ہیں۔ وہ اسماء یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِمْـرَاَۃٌ ، شَـاۃٌ ، اَمَۃٌ ، شَفَۃٌ ، مِلَّۃٌ ، اُمَّۃٌ . ان میں سے کسی کی جمع بھی الف تاء زائدتین سے نہیں آتی بلکہ صرف جمع مکسر آتی ہے جبکہ امراۃ سے تو جمع مکسر بھی نہیں آتی چنانچہ بالترتیب ان کی جمع : نِسَـاءٌ ، شِیَاہٌ ، اِمَـاءٌ ، شِفَـاہٌ ، مِـلَلٌ ، اُمَمٌ آتی ہے۔

ثالث : مؤنث کی صفت' بشرطیکہ (۱) یا تو وہ مختوم بالتاء ہو (۲) یا وہ تفضیل پر دلالت کرتی ہو۔ جیسے: مُـرْضِعَۃٌ (مختوم بالتاء صفت مؤنث) سے مُـرْضِـعَـاتٌ اور فُضْلٰی (اسم تفضیل مؤنث) سے فُضْلَیَاتٌ .

نوٹ : ہم نے مؤنث کی صفت کیلئے دو شرائط بیان کی ہیں کہ یا وہ مقرون بالتاء ہو یا تفضیل پر دلالت کرے تو اس کی جمع الف تاء زائدتین سے آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مؤنث اسماء صفت' جن کے آخر میں تاء نہیں آتی ' ان کی جمع الف تاء سے نہیں آتی: چنانچہ: حـائض ، حاملٌ ، طالِقٌ ، طامثٌ ، جریحٌ ، صبورٌ ذلولٌ ؟ نـاھِدٌ وغیرہ کی جمع الف تاء سے اسی وجہ سے نہیں آتی کہ (۱) نہ تو ان کے آخر میں تاء آرہی ہے (۲) اور نہ ہی یہ اسماء تـفـضـیـل پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ ان سب کی بالترتیب جمع: حَـوَائِـضُ ، حَوَامِلُ ، طوالِقُ، طَوَامِثُ ، جَرْحیٰ ، صُبُرٌ ، ذُلُلُ؟ اور نَوَاھِدُ آتی ہے۔

رابع : مـذکـر غیر عاقل کی صفت کی جمع بھی الف تاء سے آتی ہے۔ جیسے: جَبَلٌ شامِخٌ وجبالٌ شامِخاتٌ (شامِخ چونکہ غیر عاقل جَبَلٌ کی صفت ہے ' اس لئے اسکی جمع الف تاء سے آئی ہے) وکذا حِصَانٌ سابقٌ وحُصُنٌ سابقاتٌ .

خامس : تین سے زائد حروف پر مشتمل مصادر کی جمع بھی الف تاء سے آتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ وہ اپنے فعل کیلئے مؤکد کے طور پر استعمال نہ ہو رہا ہو۔ جیسے: اِکرامَاتٌ ' تطبیقاتٌ ' استفساراتٌ ' مذاکراتٌ وغیرہ۔ (مؤکد سے مراد مفعول مطلق ہے)۔

سادس : مذکر غیر عاقل کے مصغر کی جمع بھی الف تاء سے آتی ہے۔

جیسے: دُرَیْهِمٌ / دُرَیْهِمَاتٌ ' نُهَیْرٌ / نُهَیْرَاتٌ .

نوٹ : یہاں ملحوظ رہے کہ تصغیر درحقیقت معنوی طور پر اسم کے لئے صفت کا درجہ رکھتی ہے۔ اور پیچھے ہم کہہ چکے ہیں کہ مذکر غیر عاقل کی صفت کی جمع الف تاء سے آتی ہے۔ اسی لئے ہم نے مذکر اور غیر عاقل کی شرط رکھی تھی۔

اور اگر کوئی اسم کسی مؤنث غیر عاقل سے مصغر بنایا گیا ہو اور اس میں مفرد کے آخر میں تاء نہ ہو تو اس کی جمع الف تاء سے نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ مؤنث کی صفت کیلئے ہم پیچھے دو شرائط طے کر آئے ہیں کہ ایسا اسم (۱) یا تو مختوم بالتاء ہو (۲) یا تفضیل پر دلالت کرتا ہو۔ چنانچہ اَرْنَبٌ کی تصغیر اُرَیْنِبٌ ' خِنْصَرٌ کی تصغیر خُنَیْصِرٌ اور عَقْرَبٌ کی تصغیر عُقَیْرِبٌ کی جمع الف تاء سے اسی وجہ سے نہیں لائی جا سکتی کہ یہ تمام) اسماء مصغرہ مؤنث کی تصغیر اور معنوی طور پر مؤنث کی صفت ہیں اور ان کے آخر میں نہ تاء آ رہی ہے ' نہ ہی یہ اسماء تفضیل پر دلالت کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کی جمع الف تاء سے نہیں آ سکتی۔

سابع : اسم مؤنث مختوم بالالف الممدودہ کی جمع بھی الف تاء سے آتی ہے۔ لیکن۔

ضابطہ : اگر فعلاء کے وزن پر آنے والا اسم افعل صفتی کا مؤنث ہو تو اس کی جمع الف تاء سے بالکل نہیں آتی اسم مؤنث ممدود کی جمع جب الف تاء سے آتی ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے همزه کو وجوباً واؤ سے تبدیل کردیا جاتا ہے۔جیسے:صَحْرَاءُ / صَحْرَاواتٌ ، عَذْرَاءُ / عَذراوَاتٌ .

نوٹ : افعل صفتی صفتِ مشبهه کا صیغہ ہے جو لون ، عیب یا حلیه کے معانی کے حامل ابواب سے آتا ہے۔اس صفت مشبہ کیلئے مذکر ومؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے:اَحْمَرُ وحَمْرَاء / حُمْرٌ ، اَسْوَدُوسَوْدَاءُ / سُودٌ ، اَخْضَرُ وَخَضْرَاء / خُضْرٌ .

ممکن ہے بعض طلبہ کے ذہن میں اشکال پیدا ہو کہ خَضْرَاءُ کی جمع تو خَضْرَاواتٌ سے آتی ہے اور افصح العرب وافضل الرسل سید نا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ:لَیْسَ فِی الخَضْرَاواتِ صَدَقَةٌ۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں خَضْرَاوات کا لفظ خَضْرَاء کی جمع نہیں ہے (وگرنہ حدیث مبارک کا یہ مفہوم بنے گا کہ سبز رنگ والی چیزوں میں صدقہ نہیں ہے) بلکہ چونکہ سبزیوں کا رنگ عام طور سے سبز ہوتا ہے تو اس مناسبت سے سبزیوں کا نام (اسم علم) خَضْرَاوات رکھ دیا گیا ہے۔اور حدیث شریف کا مفہوم بھی اسی معنی سے درست بیٹھتا ہے

ثامن : اسم مؤنث مختوم بالالف المقصورة کی جمع بھی الف تاء زائدتین سے آتی ہے۔**ضابطه** :لیکن اس کا ضابطہ ہے کہ (تثنیہ کی طرح) جمع بناتے وقت اسم مؤنث کا الف مقصوره باقی نہیں رہےگا (لعدم قبول الحرکة)اور اسے یاء سے وجوباً تبدیل کر دیا جائے گا۔جیسے:ذِکْرَی / ذِکْرَیَاتٌ / فُضْلٰی فُضْلَیَاتٌ ، ضُرْبٰی / ضُرْبَیَاتٌ .

ضابطه : لیکن فعلانُ صفتی کی مؤنث جو فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے (اور مختوم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بالالف المقصورہ ہوتی ہے) کی جمع الف تاء سے نہیں آتی۔ چنانچہ سَکْران اور اس مؤنث سَکْری دونوں کی جمع سَکَارٰی، سُکَارٰی اور سَکْرٰی آتی ہے۔ ریَّانُ اور اس کی مؤنث رَیّٰی دونوں کی جمع رِوَاءٌ آتی ہے۔ عَطْشَانُ اور اس کی مؤنث عَطْشٰی کی جمع عِطَاشٌ اور عَطَاشٰی آتی ہے۔ جَوعَانُ اور اس کی مؤنث جَوْعٰی کی جمع جِیَاعٌ اور کَسْلَانُ اور اس کی مؤنث کَسْلٰی کی جمع کَسَالٰی اور کُسَالٰی (بفتح الکاف وضمھا) آتی ہے۔ وقِسْ علیھا البواقیٰ۔

نوٹ: فَعلانُ صفتی کی مؤنث جب فَعْلٰی کے وزن پر آئے تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے اور اگر اس کی مؤنث تاء کے ساتھ آئے تو منصرف ہوتا ہے۔

جیسے: نَدْمَانٌ ونَدْمَانَةٌ۔

تاسع: غیر عاقل کا ایسا نام جو ابن یا ذو سے شروع ہوتا ہو۔ اس کی جمع بھی الف تاء سے آتی ہے۔ جیسے: ابنُ آوٰی / بناتُ آوٰی، ذوالقعدةِ / ذوات القعدة

نوٹ: لیکن اگر ابن اور ذو کسی عاقل کی طرف مضاف ہوں تو اس کی جمع مذکر صیغے میں آئے گی۔ جیسے: ابنُ عبّاسٍ / بَنُو عَبَّاسٍ، ذُوالعِلمِ / ذَوُوالعِلم / اُولُو العِلْمِ۔

نوٹ: اہل عرب جس طرح انسانی ناموں میں ابنٌ / اَبٌ وغیرہ کا استعمال کرتے تھے، علم کے طور پر یا کنیت کے طور پر! اسی طرح وہ مختلف جانوروں کے ناموں کے ساتھ بھی ابنٌ / ابٌ کا بطور علم یا کنیت استعمال کرتے تھے۔ لیکن انسانی شرف کو ملحوظ رکھتے ہوئے دونوں مخلوقات کے درمیان ایک امتیازی خط کھینچ دیتے تھے۔ چنانچہ ابن اور ذو کا قاعدہ ابھی آپ نے پڑھا کہ غیر عاقل مخلوق کو اگر ان دونوں اسماء کی اضافت سے موسوم کرتے تو اس کی جمع مؤنث کے طور پر (الف تاء زائدتین کے ساتھ) لاتے اور اگر انسان کو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں اسماء سے موسوم کرتے تو اس کی جمع مذکر کے طور پر (جمع مذکر سالم سے ملحق) لاتے تھے۔

جہاں تک تعلق ابٌ کی کنیت کا تو اس کے استعمال میں انسان اور حیوانات میں فرق یوں پیدا کرتے تھے کہ اگر اسے انسان کی طرف مضاف کرتے تو مضاف الیہ انسان غیر معرف باللام ہوتا۔ جیسے: ابو امامة ' ابو دجانة ' ابو هريرة وغیرہ (الا ماشذ من الكُنٰى المعرفة باللام) اور اگر کسی جانور کی طرف ابٌ کو مضاف کرتے تو اسے معرف باللام کرتے ہیں۔

ساکن العین ثلاثی کی جمع

اگر ایسے ثلاثی اسم کی جمع مؤنث سالم بنانی ہو جس کا عینِ کلمہ ساکن ہو اور لام کلمہ معتل یا مدغم نہ ہو خواہ وہ کلمہ تاء پر ختم ہوتا ہو یا نہ! وہ تین حال سے خالی نہیں ہوگا۔

(۱) یا وہ مفتوح الفاء ہوگا (۲) یا مضموم الفاء ہوگا (۳) یا مکسور الفاء ہوگا۔

(۱) مفتوح الفاء: اگر اس کا فائے کلمہ مفتوح ہو تو جمع میں اس کے عین کلمہ کو فتحہ دینا واجب ہے۔ جیسے: دَعْدٌ/ دَعَدَاتٌ ' جَفْنَةٌ / جَفَنَاتٌ . قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ (البقرة : ۱۶۷) اور عرجی کا مشہور شعر ہے: ع

بِاللّٰهِ يَاظَبْيَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا . لَيْلَايَ مِنْكُنَّ اَمْ لَيْلٰى مِنَ الْبَشَرِ

(۲) مضموم الفاء: اگر اس کا فائے کلمہ مضموم ہو تو عین کلمہ کو فتح دینا یا ساکن رکھنا مطلقاً جائز ہے۔ جیسے: جُمْلٌ / جُمْلَاتٌ و جُمَلَاتٌ ' خُطْوَةٌ / خُطُوَاتٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وخُطوَاتٌ ۔ اس میں فائے کلمہ کی اتباع بھی جائز ہے بشرطیکہ لام کلمہ یا نہ ہو کہ اس میں فتح متعین ہوگا۔ جیسے: دُمْيَةٌ / دُمَيَاتٌ ، زُبْيَةٌ / زُبَيَاتٌ ۔ اور ظُلْمَةٌ / ظُلُمَاتٌ۔

(۳) **مکسور الفاء:** اگر مفرد کا فائے کلمہ مکسور ہو تو جمع میں اسکان اور فتح (عین کلمہ کو) مطلقاً جائز ہوں گے۔ جیسے: هِنْدٌ / هِنْدَاتٌ وهِنَدَاتٌ ، كِسْرَةٌ / كِسْرَاتٌ وكِسَرَاتٌ ۔ اور فائے کلمہ کی اتباع اس شرط سے جائز ہوگی کہ لام کلمہ واؤ نہ ہو۔ چنانچہ رِشوةٌ کی جمع میں فتح و اسکان تو جائز ہے لیکن رِشِوَات ناجائز ہے ، اسی طرح ذِرْوَةٌ کی جمع میں بھی راء کو کسرہ دیکر ذِرِوَات کہنا غلط ہے ، پہلی دو مثالوں میں هِنِدَاتٌ اور كِسِرَات کہنا اس لئے جائز ہے کہ ان کا لام کلمہ واؤ نہیں ہے۔

امتناع تغیر: پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں ساکن الاوسط کی جمع بناتے وقت جمع مؤنث سالم میں کس قسم کا تغیر ممتنع ہے:۔

(۱) وصف میں جیسے: ضَخْماتٌ ، عَبْلاتٌ ۔ كَهَلاتٌ میں فتح شاذ ہے۔

(۲) رباعی میں ، جیسے: زَيْنَبَاتٌ. سُعَادَاتٌ .

(۳) متحرک الاوسط میں ، جیسے: شَجَرَاتٌ ، نَمِرَاتٌ ، سَمُرَاتٌ .

(۴) معتل العین میں ، جیسے: جَوْزَاتٌ ، بيضاتٌ . قرآن کریم میں ہے:

فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ (الشورى : ۲۲)

(۵) مدغم العین میں ، جیسے: حَجَّاتٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملحقات جمع مؤنث

جمع مؤنث سالم کے دو ملحقات ہیں۔(۱) لفظ اولاتُ (۲) جمع مؤنث کے صیغے پر رکھے گئے اسمائے علَم

اعرابِ ملحق : ان میں سے:

(۱) اولات کا اعراب تو جمع مؤنث سالم ہی سے ملحق ہے کہ اسے نصب کسرہ سے دی جاتی ہے

(۲) لیکن دوسرے ملحق میں تین طرح کے اعراب جائز قرار دیئے گئے ہیں

(أ) پہلا یہ کہ اسے علم بنانے سے پہلے اس پر جو اعراب دیا جاتا تھا (جمع مؤنث سالم والا) وہی اعراب تنوین سمیت اسے دیا جائے۔

(ب) وہی اعراب بلا تنوین دیا جاتا ہے

(ج) اسے علمیت و تأنیث کی وجہ سے غیر منصرف کا اعراب دیا جائے۔

امرؤالقیس کا یہ شعر ان تینوں اعرابات کے ساتھ مروی ہے:ع

تَنَوَّرْتُهَا مِنْ اَذْرُعَاتٍ وَاَهْلُهَا ۔ بِیَثْرِبَ اَدْنٰی دَارِ هَانَظَرٌعَالِی

اذرعات پر فتحہ بلا تنوین ' کسرہ بلا تنوین اور کسرہ مع التنوینِ تینوں مروی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تأنیث اور اعداد

اعداد کے اصل اسماء بارہ ہیں۔ واحد سے عشرۃ تک اور مِائَۃٌ اور الف۔ ان کے ماسوا تمام اعداد انہی سے بنتے ہیں۔ اعداد کی تذکیر و تأنیث یا اعداد کے ساتھ بطور معدود یا تمیز آنے والے کلمات کی تذکیر و تأنیث بھی ایک نہایت اہم اور دلچسپ بحث ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ اس عنوان کے تحت ہم اعداد کے حوالے سے تذکیر و تأنیث کو جامعیت اور اختصار کے ساتھ سمیٹ سکیں۔ وباللہ التوفیق۔

وَاحِدٌ ' اثنان۔ یہ دونوں اعداد مفرد ' مرکب یا معطوف ہو کر جس طرح سے بھی استعمال ہوں تذکیر و تأنیث کے حوالے سے یہ ہمیشہ مذکر معدود کیلئے مذکر اور مؤنث معدود کے لئے مؤنث ہی آتے ہیں

فرق ان کا حکم ثَلَاثَۃٌ سے عشرۃٌ تک کے دیگر اعداد سے دو اعتبار سے مختلف ہے۔

(۱) یہ کہ یہ مذکر کیلئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث آتے ہیں چنانچہ آپ وَاحِدٌ ' واحِدَۃٌ اثْنَانِ ' اِثْنَتَانَ ' ثِنْتَانِ (بِسُکُونِ النونِ علی لُغۃِ بَنِی تَمِیمٍ) استعمال کرتے ہیں۔ اور (۲) یہ کہ دونوں اعداد معدود کے ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ آپ واحِدُ رَجُلٍ ' واحِدَۃُ مُعلمۃٍ ' اثنانِ طالبٍ ' اِثْنَتَانِ بنتٍ نہیں کہتے بلکہ رَجُلٌ کا لفظ جنس رجل پر بھی اور ایک عدد پر بھی دلالت کرنے کے لئے کافی ہیں اسی طرح مُعَلِّمَانِ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ بھی جنس معلم اور دو کے عدد پر دلالت کرنے کے لئے کافی ہے۔
چونکہ اسم کے مفرد اور تثنیہ کے صیغوں میں عدد اور جنس دونوں پر خود بخود دلالت ہو جاتی ہے ' اس لئے ان کے ساتھ عدد کے ذکر کی حاجت سرے سے نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں اسمائے عدد صرف تاکید کے طور پر اور صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: حَضَرَ اُستاذٌ واحِدٌ وغابَ طالِبانِ اثنا نِ .

ثلاثة سے عشرة تک اسمائے عدد

ان تمام اعداد کے احوال ان کے بعض استعمالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ تذکیر و تأنیث کے احکام کی تفصیل سے پہلے یہ بتلا دیں کہ عَشَرَةٌ جب تک مفرد رہتا ہے۔ دیگر اعداد کی طرح تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس آتا ہے۔ نحو : جاءَنِی عَشَرَةُ طُلَّابٍ وھٰؤلاءِ عَشْرُ طالباتٍ . ؟ جبکہ ترکیب کی صورت میں معدود کے موافق ہو جاتا ہے۔ جیسے: ھٰؤلاءِ ثَلاثَةَ عَشَرَ طالبًا واو لئک خمسَ عَشْرةَ طالبةً . اور عَشَرَة عطف کے ساتھ سرے سے مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ ثلاثة سے تِسعة تک کے اسمائے عدد افراد ' ترکیب 'عطف ' تینوں صورتوں میں تذکیر و تانیث کے حوالے سے معدود کے برعکس ہوتے ہیں۔

تین استعمالات

ثلاثة سے عَشَرَة تک کے اعداد کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔ اور ہر استعمال کا اپنا الگ حکم ہے۔

اول : یہ کہ ان سے عدد مطلق مراد ہو معدود سرے سے مراد ہی نہ ہو۔ ایسے میں ان تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے عدد کے ساتھ ہر حال میں تائے تانیث کا الحاق واجب ہے۔ اور اس صورت میں یہ اسماء اپنے مدلول کیلئے علم بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے نحو کا ایک بڑا طبقہ انہیں غیر منصرف قرار دیتا ہے (لِلعَلَمية والتأنيثِ) چنانچہ آپ کہیں گے: ثلاثةُ نصفُ سِتَةٍ وأربَعَةُ نصفُ ثمانيةَ.

ثانی: یہ کہ ان اسمائے اعداد سے مقصد معدود کا ہو مگر وہ معدود مذکور نہ ہو۔ اس صورت میں بعض علمائے نحو کے نزدیک تذکیر و تانیث میں ان کا حکم معدود کے مذکور ہونے کی صورت کے مطابق ہی ہوگا۔ یعنی اگر ان کا معدود (غیر مذکور) مذکر ہو تو اسم عدد مؤنث ہوگا۔ وفی العکسِ بالعکسِ۔ جیسے: صُمتُ خَمسَةً (ای: خمسةَ أيّامٍ) وصَلَّيتُ خَمسًا (ای: خَمسَ صَلَوَاتٍ) جبکہ دیگر علمائے نحو کی رائے یہ ہے کہ اگر معدود مذکر محذوف ہو تو اسم عدد سے بھی تاء حذف کی جائے گی۔ چنانچہ امام نوویؒ نے المجموع میں امام فراء اور ابن السکیت سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر معدود مذکر مذکور نہ ہو تو فصیح یہ ہے کہ اسم عدد سے بھی تاء حذف کر دی جائے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ (مَن صامَ رَمَضانَ وأتبَعَهُ بِسِتٍّ مِن شوالٍ، فَكَأَنَّما صامَ الدَّهرَ) اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ نے سِتٍّ کو تاء کے بغیر استعمال فرمایا ہے جبکہ اس کا معدود محذوف لفظ أيّامٌ ہے۔ اگر آپ جیسی افصح العرب ہستی مذکر معدود محذوف کے لئے مذکر اسم عدد استعمال فرما رہی ہے تو اس کے فصیح ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے؟ امام النحو ابو اسحق الزجاج آیت مبارکہ "أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَّعَشرًا" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل عرب کا اجماع ہے کہ "سِرنا خَمسًا بَينَ يومٍ وليلةٍ" جیسے جملوں میں جب معدود محذوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکر ہو تو اسم عدد بھی مذکر لایا جاتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بھی عَشْراً کو اس لئے مذکر لایا گیا ہے کہ یہاں صرف اسم عدد مذکور ہے اور اس کا معدود محذوف ہے جو کہ مذکر ہے و تقدیرہ : عشرۃَ ایّامٍ اور اس آیت مبارکہ کی طرح سورہ طٰہٰ کی آیت (۱۰۳) میں بھی ارشاد ہے: یتخافتون بینھم اِنْ لَبِثْتُمْ اِلّا عَشْرًا ۔ یہاں بھی۔ مذکر معدود (ایام) محذوف ہے۔ اور (ایامٌ) کے محذوف ہونے کی دلیل دوسری آیت کریمہ ہے جس میں ارشاد ہے: اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُھُمْ طَرِیْقَۃً اِنْ لَبِثْتُمْ اِلَّا یوماً ۔ اس آیت میں یوم کی تصریح دوسری آیت میں یوم کے محذوف ہونے کی دلیل ہے اور یوم مذکر ہے اور اس کے محذوف ہونے پر قرآن کریم میں اسم عدد کو مذکر استعمال کیا گیا ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ فصیح یہی ہے کہ اگر مذکر معدود محذوف ہو تو اس کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اسم عدد کو مذکر ہی لایا جائے۔

ثالث : ان مذکورہ اسمائے عدد کا تیسرا (اور اصلی) استعمال یہ ہے کہ ان سے مراد ان کا معدود ہو اور وہ معدود کلام میں مذکور بھی ہو۔ ہم نے اسے ان کا اصل استعمال اس لئے کہا ہے کہ کلام میں تعداد اور جنس کا فائدہ صرف عدد اور معدود کا مجموعہ ہی دے سکتا ہے اس لئے کہ صرف اسم عدد کے ذکر سے تعداد کا پتہ چل جائے گا مگر جنس نامعلوم رہے گی (ثَلٰثَۃٌ) اور صرف معدود کے ذکر سے جنس (رجالٌ) معلوم ہو جائے گی مگر اس کی تعداد کا اتا پتا معلوم نہ ہو سکے گا۔ البتہ دونوں کا تذکرہ کرنے (ثَلاثَۃُ رِجالٍ) سے جنس اور عدد دونوں پر دلالت مکمل ہو جائے گی جو کہ کلام میں اصل مقصود ہے۔

چنانچہ معدود کے مذکور ہونے کی صورت میں ثلاثۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک کے اعداد کا حکم یہ ہے کہ وہ مذکر کے ساتھ مؤنث اور مؤنث کے ساتھ مذکر آتے ہیں۔ جیسے: سَخَّرَھا عَلَیْھِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَبْعَ لیالٍ وثمانِیَۃَ اَیّامٍ میں لیالٍ معدود مؤنث کے ساتھ سبعَ مذکر اور ایامٍ معدود مذکر کے ساتھ ثمانیۃ مؤنث آیا ہے

اگر عدد مرکب ہو

یہاں تک عدد مفرد کے حوالے سے تذکیر وتانیث کا حکم جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اگر عدد مرکب ہو تو چونکہ اعداد مرکبہ میں واحِدٌ / واحِدَۃٌ سے عَشَرۃٌ / عَشْرٌ تک کے اعداد ہی آتے ہیں۔ (عَشَرَۃٌ ہمیشہ جزو ثانی بن کر اور دوسرے تمام اعداد جزو اول بن کر)۔ اس لئے ہم ان تمام اعداد کا ترکیبی حالت میں تذکیر وتانیث کے اعتبار سے تذکرہ الگ الگ کرتے ہیں۔

واحدٌ، اثنان : شروع میں ہم کہہ آئے ہیں کہ یہ دو اسمائے عدد مفرد، مرکب یا معطوف، جس حالت میں بھی آئیں یہ اپنے معدود کی جنس کے موافق ہی استعمال ہوتے ہیں۔ مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث۔ دوسرے اعداد کے ساتھ ان کا فرق حالت ترکیب میں فقط اتنا ہی نہیں ہے بلکہ ان دونوں اسماء کا ایک ایک فرق اور بھی ہے جو انہیں دیگر اعداد سے متمیز کرتا ہے۔ چنانچہ واحِدٌ / واحِدَۃٌ جب عَشَرۃٌ / عَشْرٌ کے ساتھ مرکب ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ان کا صیغہ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ (صیغے کی قربانی اسے قدم قدم پہ دینا پڑتی ہے، آگے بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے) وَاحِدٌ اپنی اصل ساخت کھو کر اَحَدٌ اور واحِدَۃٌ اپنی شناخت کھو کر اِحدیٰ (اَحَدَ عَشَرَ / اِحْدیٰ عَشْرَۃَ) بن جاتا ہے۔ اور اِثنانِ / اِثْنَتانِ میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ ان دونوں کا نون (جو ان کے ملحق بالتثنیہ ہونے کی ایک علامت ہے) حذف ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ علمائے نحو اثنان کے ساتھ مرکب ہونے کی صورت میں عشرٌ کو نون محذوف کا قائمقام اور اسے اثنان کا جزو قرار دیتے ہیں (كما صرّح به ابن عصفور في شرح جمل الزجّاجيّ) اور اِثنانِ / اِثْنَتَانِ کا دوسرا فرق یہ ہے کہ مرکب عددی کے تمام اسماء مبني على فتح الجزئين ہیں لیکن یہ مرکب عددی میں آکر بھی معرب رہتا ہے۔

ثلاثة سے تِسعَةٌ تک

یہ تمام اعداد مرکب ہونے کے بعد بھی مذکر معدود کے لئے مؤنث اور مؤنث معدود کے لئے مذکر ہی رہتے ہیں، جس طرح ترکیب سے پہلے معدود کے برعکس رہتے تھے۔ فتقول عندی سِتَّةَ عَشَرَ سيَّارَةٌ وهؤلاءِ ثمانِيُ / ثمانِيَ / ثَمانَ عَشْرَةَ طالِبَةً.

ثمانية کا خصوصی حکم

یہاں ایک نحوی قاعدے کا تذکرہ ضروری ہے جس سے ہماری متداول درسی کتب خاموش ہیں۔ مرکب بنائی اور مرکب منع صرف میں ہم عام طور پر یہی پڑھتے پڑھاتے ہیں کہ ان دونوں مرکبات میں جزو اول مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ یہ بات درست ہے اور عمومی ضابطہ یہی ہے۔ لیکن یہاں ایک استثناء کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اگر جزوِ اول مختوم بالیاء ہو تو اسے مبنی علی السکون پڑھا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَعْدِيْ كَرِبُ، قَالِيْ قَلا، تفرَّقُوا اَيْدِيْ سَبَا وغیرہ۔ ایسے مرکبات میں جزو اول کی یاء پر فتح پڑھنا نہایت نادر ہے۔

یہ قاعدہ ملحوظ رکھنے کے بعد ثمانية کو مذکر حالت میں عَشْرَةٌ سے مرکب کرنے کا ضابطہ بھی نوٹ فرمالیں کہ چونکہ یہ اسم بھی منقوص ہے اس لئے عمومی ضابطے کے مطابق (۱) تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے ثَمانِیْ عَشْرَةَ (لبسکون الیاء) پڑھا جائے گا۔ (۲) جبکہ نادر طریقے کے مطالق اس کی یاء پر فتح پڑھنا بھی جائز ہے۔

فتقول : هٰؤلاءِ ثَمانِيَ عَشْرَةَ مُؤمنةً ۔ اور (۳) اس میں تیسری وجہ حذفِ یاء کی بھی جائز ہے۔ وہ اس طرح کہ اس کی یاء کو حذف کر کے نون کو اس کا آخری حرف اور محل اعراب قرار دے دیا جائے۔ اس وجہ کے مطابق آپ هٰؤلاء ثَمانَ عَشْرَةَ مُعَلِّمَةً کہیں گے اور یہاں نون کو مبنی علی الفتح کرنا واجب ہوگا۔

نوٹ : حذف یاء کے بعد ثمان پر اسم مفرد منصرف صحیح کی تینوں علامات اعراب بوقت ضرورت آ سکتی ہیں۔

عَشَرَةٌ

ترکیب کی صورت میں عَشَرَةٌ اپنی پالیسی تبدیل کر لیتا ہے۔ چنانچہ یہی عَشَرَة جو مفرد آنے کی صورت میں دیگر اعداد مفردہ کی طرح اپنے معدود کی جنس کے مخالف آیا کرتا تھا' مرکب ہو کر آنے کے بعد یہ اپنے معدود کے موافق ہو جاتا ہے۔ پچھلی تمام مثالوں میں آپ اس کی موافقت ملاحظہ کر چکے ہیں۔

عشرۃ کی شین کا حکم

اس کا استعمال دو حال سے خالی نہیں۔ (۱) یا تو مذکر (عَشْرٌ) آئے گا یا (۲) مؤنث (عشرۃ) پھر یہ دونوں استعمالات بھی دو دو احوال سے خالی نہیں۔ (۱) مفرد استعمال ہوں گے یا (۲) مرکب!

(ا) اگر مذکر مفرد ہو تو اس کا شین ساکن ہوگا۔ کما وَرَدَ فی التنزیل : فلهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَشَرَ اَمثالِها . (ب) اگر مذکر مرکب ہو تو اس کی شین پر فتح پڑھنا واجب ہے۔ نحو : رَاَیتُ اَحدَ عَشَرَ کوکباً . (ج) اگر مؤنث مفرد ہو تو اس کی تحریک و تسکین دونوں جائز ہیں۔ نحو : عِندی عَشرَ ةُ دراهِمَ . تِلک عَشرَ ةٌ کامِلَةٌ (د) اور اگر مؤنث مرکب ہو تو اهل حجاز اس کے شین کو ساکن اور بنو تمیم مکسور پڑھتے ہیں۔ نحو هذهٖ سَبعَ عَشْرَةَ ناقةً (بسکون الشین عند اهلِ الحجازِ وسَبْعَ عَشِرَةَ ناقةً (بکسرِ الشینِ عند بنی تمیم).

علامہ ارشد حسن ثاقب کی مزید تالیفات

ثانی اثنین: کئی آیات قرآنی ' احادیث نبوی ' وقائع تاریخی اور حقائق کونی کا اعداد کے ساتھ ایک تعلق ہوتا ہے۔ اس دلچسپ عددی نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے علامہ ارشد حسن ثاقب نے اعدادی ترتیب سے آیات اور وقائع و حقائق کا ایک دلکش گنجینہ مرتب کرنے کا ارادہ کیا۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "ثانی اثنین" ہے۔ جس میں صرف ان قرآنی آیات کا استقصاء کیا گیا ہے جن میں "دو دو" کے حوالے سے واقعات یا احکام بیان کئے گئے ہیں یہ اس سلسلہ کی پہلی تالیف ہے جبکہ "دو دو" کے حوالے سے احادیث ' آثار ' وقائع اور حقائق کونیہ کے ابواب پر مشتمل دوسرا حصہ زیر تالیف ہے۔ ازاں بعد مؤلف مذکور تین تین اور اسی طرح دس تک کے اعداد کے حوالے سے مزید دلچسپ حقائق کو تالیف کی ایک ہی لڑی میں پرو کر علماء و محققین کے لئے منتشر معلومات کا ایک بے بہا خزانہ مجتمع کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ ثانی اثنین میں تمام متعلقہ آیات کو چند بڑے اور پھر ذیلی عنوانات میں منقسم کر کے ذکر کیا گیا ہے۔ اور عام قارئین کی معلومات اور طلبہ کی دلچسپی کے لئے نہایت خوبصورت تفسیری دقائق کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔

القاعدة فی النحو درجہ متوسطہ کے طلبہ کے لئے نحو کی پہلی درسی کتاب کے طور پر اس قاعدہ کا پڑھایا جانا طالبعلم کو زندگی بھر کام آتا ہے۔ نحو کے مکمل قواعد نہایت اختصار سے مگر ہر قاعدہ مثالوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم عدد کا مضاف الیہ

مفرد اسم عدد کا مضاف الیہ تین میں سے ایک ہی ہوسکتا ہے (۱) جمع (۲) اسم جمع (۳) اسم جنس

جمع : اگر اسم عدد کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہو تو اس کے واحد کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر اس کا واحد مذکر ہو تو جمع خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث ' اسمِ عدد صرف مؤنث آئے گا۔ اور اگر واحد مؤنث ہو تو اسمِ عدد مذکر آئے گا۔ **اھل بغداد** بھی واحد ہی کا اعتبار کرتے ہیں لیکن اگر جمع لفظی مؤنث ہو تو پھر وہ جمع کے لفظ (تأنیث) کا اعتبار کرتے ہیں۔ چنانچہ سِجِلّات اور حَمّامات کیلئے اھل بصرہ ثلاثة حمّامات وخمسة سجلات (اسم عدد میں تائے تأنیث لگاتے ہوئے) کہتے ہیں کیونکہ ان کا مفرد حَمّام اور سِجِلّ مذکر ہے اور اعتبار واحد کا ہوتا ہے۔ لہذا واحد مذکر کا اعتبار کرتے ہوئے اسم عدد مؤنث لاتے ہیں۔ جبکہ اھل بغداد صیغہ جمع کا اعتبار کرتے ہوئے ثلاثُ سِجلّاتٍ وسِتُّ حمّاماتٍ (اسم عدد کو مذکر لاتے ہوئے) کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں صیغۂ جمع لفظی طور پر مؤنث ہے اور جب وہ لفظاً مؤنث ہو تو اھل بغداد وہاں براہ راست صیغۂ جمع کی جنس کا اعتبار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جمع مؤنث کیلئے وہ اسم عدد مذکر لاتے ہیں۔

نوٹ : بعض حضرات کو یہاں سے یہ وھم ہوا ہے کہ علمائے بغداد صیغۂ جمع میں سرے سے مفرد کا اعتبار نہیں کرتے۔ لیکن ابن عصفور نے تصریح کی ہے کہ عمومی ضابطے کی حد تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی اھل بصرہ سے اسپر اتفاق کرتے ہیں کہ صیغہ جمع اگر اسم عدد کا مضاف الیہ ہوتو اعتبار جمع کا نہیں بلکہ مفرد ہی کا ہوگا۔لیکن صرف **مؤنث لفظی جمع** کی صورت میں وہ مفرکی بجائے جمع کا اعتبار کرتے ہیں۔ فتذکر!!

اسم جمع اور اسم جنس : اگر معدود اسم جمع یا اسم جنس ہوتو اسم عدد براہ راست اس کی طرف مضاف نہیں ہوگا بلکہ اسے مِنْ سے مجرور کیا جائے گا۔جیسے: قَطعتُ عَشْرَةً مِنَ الشَّجرِ (اسمِ جنس) ولَقِيتُ تِسْعَةً مِن القومِ (اسم جمع) وقال تعالى : فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ . لیکن ان کو براہ راست اسم عدد کا مضاف الیہ بنایا جا سکتا ہے۔ کما فی التنزیل : وَكَانَ فی المدینةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ . اسی ضابطے پر حُطَيْئَه کا یہ مشہور شعر بھی ہے ع

ثَلاثَةُ اَنْفُسٍ وَثَلاثُ ذَودٍ . لَقَد جارَ الزمانُ علىٰ عِيالِي .

ثلاثةُ انفُسٍ پر تھوڑا آگے چل کر گفتگو آئے گی۔یہاں ثلاثُ ذودٍ سے استشہاد مقصود ہے۔ ذَودٌ اسم جمع ہے جو تین سے دس کے درمیان اونٹوں پر بولا جاتا ہے اور اس سے زیادہ اونٹوں کے لئے اِبِل بولا جاتا ہے (یہ بھی اسم جمع ہے) اور شاعر نے اس اسم جمع کی طرف ثلاثة کو براہ راست مضاف کیا ہے۔

تأنیث وتذکیر کا حکم : اسم جمع اور اسم جنس میں تذکیر وتانیث کا اعتبار اس کے اپنے لفظ سے ہوگا کہ وہ اسم جمع یا اسم جنس مذکر استعمال ہوتا ہے یا مؤنث؟ اس کے مفرد کی طرف نظر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔چنانچہ اسمائے جمع میں سے قومٌ ، رھط خود مذکر ہیں تو ان کے مفرد کی طرف نظر کئے بغیر ہم ان سے مذکر والا معاملہ کریں گے اور اسم عدد مؤنث لائیں گے۔ نحو : ثلاثةٌ من القوم وتسعة رهطٍ . ابن عصفور کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اسم جمع اگر عاقل کے لئے ہوتو اس کا کلمہ مذکر کا ہے اور اس کے لئے اسم عدد مونث آئے گا جیسے ۔ ثلاثة من الرهطِ وستة رهطٍ اور اگر غیر عاقل کے لئے ہوتو اس کا حکم مؤنث کا ہے اور اس کے لئے اسم عدد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ شعر میں ثلاث ذودٍ آیا ہے۔

استثناء: لیکن اس عمومی ضابطے سے لفظِ اشیاءُ مستثنی ہے جو کہ فعلاءُ کے وزن پر شَیءٌ کا اسم جمع ہے (عند البصریین)

اشیاء کی اصل: اس کی اصل کی تحقیق یہ ہے کہ **کوفی** علمائے نحو کے نزدیک یہ سیدھی سادی شیءٌ کی اَفعالٌ کے وزن پر جمع ہے۔ ان کے نزدیک شَیْءٌ چونکہ فَعْلٌ کا وزن ہے اور اس کی جمع کا قیاسی وزن اَفعالٌ ہے۔ جیسے: سیفٌ سے اسیافٌ قومٌ سے اقوامٌ ' قولٌ سے اقوالٌ وغیرہ۔ اسی طرح شَیْءٌ سے اَشیاءٌ جب استعمال ہورہی ہے اور وزن بھی اَفعالٌ کا ہے اور همزہ اور الف بھی زائدہ ہیں تو کسی مزید تاویل کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ **مشکل**: لیکن علمائے کوفہ کی اس توجیہ پر اشیاءُ کے غیر منصرف ہونے کا کوئی سبب سامنے نہیں آتا۔

بعض علمائے نحو نے اسے شیءٌ ہی کی جمع بنایا ہے لیکن اَفعالٌ کی بجائے اَفْعِلاءُ کے وزن پر اَشْیِئَاءُ بنا کر ھمزہ اولی کو ساقط کر کے اس کی جگہ یاء کو لا کر اَشیاءُ بروزن اَفْعَاءُ (لامِ کلمہ حذف کر کے) بتاتے ہیں۔ اس صورت میں غیر منصرف ہونے پر ان حضرات پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

بصری: علمائے نحو اسے شَیْءٌ کی جمع سرے سے بناتے ہی نہیں ' بلکہ وہ اسے اس کا اسم جمع قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں اَشیاءُ اصل میں شیئاءُ بروزن فَعلاءُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ پھر اس میں قلب کا قانون جاری ہوا اور فائے کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ لا کر لام کلمہ کو فائے کلمہ کی جگہ منتقل کیا تو شَيْئَاءُ (فَعْلاءُ) سے اَشیاءُ (بروزنِ لَفْعاءُ) ہو گیا۔ اور چونکہ اس میں تانیث کا الف ممدودہ موجود ہے جو اکیلے منع صرف کا سبب بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ' اس لئے یہ غیر منصرف ہے۔ وھو اقوىٰ ماقیل فیه .

آمدیم بر سر مطلب : جب بصری حضرات کے نزدیک یہ طے ہو گیا کہ یہ اَشیاءُ اسمِ جمع ہے اور اس کا استعمال بھی مؤنث کے طور پر ہوتا ہے مذکر کے طور پر نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ ھٰذا اشیاءٌ جمیلٌ نہیں کہتے بلکہ ھٰذہٖ اشیاءُ جمیلةٌ کہتے ہیں تو مذکورہ بالا ضابطے کے مطابق چاہئے تو یہ تھا کہ اسم جمع مؤنث غیر عاقل کے لئے مذکر اسم عدد لایا جاتا۔ لیکن یہ لفظ اس عمومی ضابطے سے مستثنیٰ ہے کہ اس کے ساتھ آنے والا اسم عدد ہمیشہ مؤنث لایا جاتا ہے۔ فتقول : عندی ثلا ثة اشیاءَ وعندک سِتّةُ اشیاءَ وعندَ فلانٍ ثما نيةُ اشياءَ . اور اسم جنس میں بھی اس کے لفظ کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ غنمٌ کے ساتھ اسمِ عدد صرف مؤنث آئے گا۔ نحو : عِندی اربعةٌ مِن الغنمِ ۔ اس لئے غنم صرف مذکر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ عِندَ ابنِ عُصفور . فتقول : عندی غنم کثیرٌ اس کے بالمقابل بطٌّ کے ساتھ اسم عدد صرف مذکر لائیں گے نحو : عندی ثلاثٌ من البطِّ . کیونکہ بطٌّ صرف مؤنث کے طور پر آتا ہے۔ فتقول : عندی بطٌّ کثیرةٌ . لیکن ان دونوں کے برعکس بقرٌ کیلئے آپ اسم عدد مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی! نحو : عِندی خَمسٌ من البَقرِ اَوخمسةٌ . کیونکہ بَـقـرٌ اسم جنس عربی میں بطور مذکر بھی مستعمل ہے اور بطور مؤنث بھی! قرآن کریم میں ارشاد ہے: اِنَّ الْبَقَرَ تَشَا بَهَ عَلَيْنَا . اور اس کو ایک قرأت میں تَشَا بَهَتْ بھی پڑھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔(جمہور کے نزدیک غَنَمٌ مؤنث ہے)

اگر معدود صفت ہو

اگر معدود اسم صفت ہو تو اس صورت میں اس صفت کی تذکیر و تانیث معتبر نہیں ہو گی بلکہ اس سے جس موصوف کی نیت کی گئی ہے اس موصوف کی تذکیر و تانیث معتبر ہو گی۔

چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِها . اَیُ : عَشْرُ حَسَنَاتٍ اَمْثَالِها . کیونکہ اگر امثال کو دیکھا جائے تو اس کا مفرد (مثل) مذکر ہے اور جمع معدود میں اس کے مفرد کا اعتبار ہوتا ہے اور مثل مذکر کے لئے ضابطے کے تحت اسم عدد مونث کا آنا ضروری ہے۔

عمر بن ابی ربیعه کا یہ شعر بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ ع

فَکَانَ مِجَنِّیْ دُوْنَ مَنْ کُنْتُ اَتَّقِیْ . ثَلاثُ شُخُوصٍ کَاعِبَانِ وَمُعْصِر

یہاں شاعر نے شخوص کے لئے اسم عدد ثلاث (مذکر) استعمال کیا ہے۔ جبکہ جمع کا ضابطہ یہ کہ اس کے لئے اسم عدد کی تذکیر و تانیث اس کے مفرد کے برعکس ہوتی ہے۔ اس کا مفرد شخص مذکر ہے تو یہاں بظاہر ثلاثة (مؤنث) آنا چاہئے۔ لیکن جب اس نے خود ہی شخوص کی وضاحت کرتے ہوئے کہہ دیا ہے کہ وہ شخوص کون ہیں؟ کاعبانِ و معصِرٌ . یعنی دو ایسی لڑکیاں جنہوں نے ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم بھی نہیں رکھا۔ (کاعب اس لڑکی کو کہتے ہیں جس کے پستانوں میں نیا نیا ابھار شروع ہوتا ہے) اور تیسری لڑکی معصِر یعنی نوخیز ہے۔

جب شخوص سے مراد تینوں لڑکیاں ہیں تو اس سے متعین ہو گیا کہ وہ مؤنث کے معنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردلالت کررہا ہے ' اگرچہ شخص لفظاً مذکر ہے۔لیکن عشر امثالھا کے ضابطے کے مطابق یہاں بھی شخوص کے لفظ کو مذکر دیکھتے ہوئے اسم عدد مؤنث نہیں لایا جائے گا بلکہ اس کے معنی کی تانیث کا اعتبار کرتے ہوئے اسم عدد کو مذکر لایا جائے گا۔

یہاں اس ضابطے کو مزید واضح کرنے کے لئے صرف ایک مثال اور دیتے چلیں کہ ربعة (میانہ قامت) مذکر اور مؤنث دونوں میں مشترک اسم صفت ہے۔اس لئے اس کے ساتھ اگر آپ اسم عدد استعمال کریں تو اسے مذکر یا مؤنث لانے کا دارومدار اس پر ہوگا کہ آپ ربعة سے مراد کوئی مرد لے رہے ہیں یا عورت؟ اگر اس سے مراد مرد لیں گے تو اسم عدد حسب ضابطہ مؤنث آئے گا۔جیسے: جاءَ ثلاثَةُ رَبَعَاتٍ من الرجال . اور اگر آپ اس سے مراد عورت لیں تو حسب ضابطہ اسم عدد مذکر لائیں گے۔

جیسے: جاءَ ثلاثُ رَبعَاتٍ مِن النِساءِ .

ملاحظہ : مناسب ہوگا کہ ضمنی طور پر یہاں ہم ایک ضابطے کا سرسری تذکرہ بھی کردیں کہ اگر معدود اسمِ صفت ہو تو اس میں تین وجوہ جائز ہیں۔

اول: یہ کہ معدود کو اسم عدد کی صفت کے طور پر لائیں اور یہ احسن الوجوہ ہے. نحو : جاءنی ثلاثةٌ قُرَشِيُّونَ .

ثانی : یہ کہ معدود کو حال بنا کر منصوب کردیں ۔یہ اوسط وجه ہے۔ نحو : جاءنی ثلاثةٌ قُرَشِيِّينَ .

ثالث : یہ کہ اسم عدد کو (عمومی استعمال کے مطابق) معدود کی طرف مضاف کریں۔یہ اضعف الوجوہ ہے۔ نحو : جاءنی ثلاثة قُرَشِيِّينَ . (كذا ذكره ابنُ عصفورٍ في شرح الجملِ للزَّجّاجيّ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شذوذ : جمع ' اسم جمع : اور اسمِ جنس کے حوالے سے آپ ضابطہ پڑھ چکے ہیں کہ جمع میں ہمیشہ واحد کا اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن تین کلمات اس عمومی ضابطے سے مستثنیٰ ہیں کہ ان پر اس کا عملی اطلاق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہاں اھل عرب نے اس عمومی ضابطے سے ہٹ کر مؤنث الفاظ کے ساتھ **صرف** مؤنث اسم **عدد** استعمال کیا ہے۔ وہ تین الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **نفس** : عربی زبان سے ادنیٰ ملابست رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ یہ لفظ مؤنث کے طور پر ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: کُلُّ نفسٍ ذائقةُ المؤتِ . کلُّ نفس بِما کَسبت رھینةٌ . لیکن اھل عرب اس کے لئے جب اسم عدد لاتے ہیں تو مذکر کی بجائے مؤنث لاتے ہیں۔ حالانکہ مؤنث اسم کے ساتھ اسم عدد کو مذکر آنا چاہئے۔ چنانچہ پیچھے آپ ایک شعر میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ شاعر نے نفس کے ساتھ

عدد مؤنث استعمال کیا ہے۔ ع

ثَلاثَةُ اَنفُسٍ وثَلاثُ ذَودِ

(۲) **عین** ۔ یہاں ملحوظ رہے کہ یوں تو عَینٌ آنکھ ' چشمہ ' ذات ' جاسوس ' ہر اول دستہ اور دیگر کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ اس کا استعمال مؤنث سماعی کے طور پر ہوتا ہے۔ لیکن شذوذ کی اس بحث میں ہم صرف عین کے اس استعمال سے تعرض کریں گے جو ہراول دستہ کے معنیٰ میں ہے۔ اس معنیٰ میں عین اگرچہ مؤنث ہے۔ لیکن اہل زبان نے اس کے ساتھ اسم عدد ہمیشہ مؤنث استعمال کیا ہے۔ حالانکہ ضابطے کے مطابق مؤنث ہونے کے ناطے اسم عدد کو مذکر ہونا چاہئے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ جاءنی ثلاثةُ اَعُیُن .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) **دابّةٌ** : یہ بھی مؤنث ہے۔ اگر چہ اس کا اطلاق مذکر اور مؤنث ہر طرح کے جانوروں پر یکساں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ بھی اہل عرب نے صرف مؤنث اسمِ عدد استعمال کیا ہے۔ حالانکہ اس کی لفظی تأنیث کو دیکھتے ہوئے چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے ساتھ مذکر اسم عدد استعمال کیا جاتا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ عِندی ثلا ثۃُ دَوَابَّ.

معدود متعدد کا حکم

یہاں تک بحث اس بات کی تھی کہ عدد کے ساتھ ایک قسم کا معدود آئے تو اس کا حکم کیا ہے؟ چنانچہ آپ نے مذکر ' مؤنث ' اسم جمع ' اسم جنس ' جمع کے حوالے سے مختلف ضوابط ملاحظہ فرمالئے۔ لیکن بحث کو سمیٹنے سے پہلے ایک موضوع پر مختصر سی نگاہ ڈالتے چلیں۔ اگر معدود ایک سے زائد ہوں تو ترکیب دو حال سے خالی نہ ہوگی۔ (۱) یا تو عدد مضاف ہوگا (۲) یا نہیں۔ اگر اسم عدد معدود کی طرف مضاف ہو تو مطلقاً اعتبار سابقیت کا ہوگا۔ یعنی معدود خواہ عاقل ہو یا غیر عاقل ' خواہ مؤنث ہو یا مذکر ' ہر صورت میں پہلے آنے والے معدود کے لحاظ سے اسم عدد کو مذکر یا مؤنث کیا جائے گا۔ جیسے: جاءَ نی ثمانیۃُ رجالٍ ونساءٍ (چونکہ پہلے رجال آیا ہے اس لئے اسم عدد مؤنث لایا گیا) وَجاءَ نِی ثمانُ نِساءٍ ورِجالٍ (چونکہ پہلے نساء مؤنث آیا ہے ' اس لئے اسم عدد مذکر لایا گیا ہے)۔

اگر اسم عدد مضاف نہ ہو: تو معدود دو حال سے خالی نہ ہوگا (۱) عاقل ہوگا یا (۲) غیر عاقل ہوگا۔ پھر غیر عاقل دو حال سے خالی نہ گا (۱) وہ اسم عدد سے متصل بعد آرہا ہوگا (۲) یا اس سے متصل نہ ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر معدود عاقل ہو : تو اعتبار صرف مذکر کا ہوگا (اور اس کی وجہ سے اسم عدد مؤنث ہی لایا جائے گا) خواہ مذکر مقدم ہو یا مؤخر! جیسے: جاء نی سَبْعَةُ رجالٍ ونساءٍ : وعندی ثمانیةُ نساءٍ ورجال . (پہلی مثال میں رجال مذکر مقدم ہے جبکہ دوسری میں موخر ہے، لیکن دونوں جگہ اسی کا اعتبار کیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے اسمِ عدد مؤنث لایا گیا ہے۔

اگر معدود غیر عاقل متصل ہو : تو اعتبار مقدم الذکر کا ہوگا۔ نحو: عندی ثلاثَةَ عَشَرَ جملًا وناقةوعندک ثلاث عَشْرَةَ ناقةً وجملًا .

اگر معدود غیر عاقل منفصل ہو : تو اعتبار صرف مؤنث کا ہوگا خواہ وہ مقدم ہو یا مؤخر! جیسے: عندی سَبْعَ عَشْرَةَ مابَینَ ناقةٍ وجملٍ (معدود، اسم عدد سے الگ اور منفصل ہے اور پہلے مؤنث آیا ہے، یہاں بھی مؤنث کا لحاظ کرتے ہوئے اسم عدد کے جزو اول کو مذکر اور جزو ثانی کو مؤنث لایا گیا) وعندَ حامدٍ ثَلاثَ عَشْرَةَ ما بَینَ جَمَلٍ وَناقةٍ (معدود منفصل ہے اور معدود مؤنث مؤخر ہے لیکن پھر بھی اسی کا اعتبار کرتے ہوئے اسم عدد کا جزو اول مذکر اور جزو ثانی مؤنث لایا گیا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدد ترتیبی کا حکم

عام طور پر اسم عدد صرف گنتی کا فائدہ دیتا ہے۔لیکن مراتب کی ترتیب کیلئے ہر زبان میں اعداد سے مزید اسماء مشتق کئے جاتے ہیں۔ جیسے: اردو میں ہم گنتی کے لئے ایک دو تین کہتے ہیں اور ترتیب مراتب کیلئے پہلا دوسرا تیسرا کہتے ہیں۔عربی زبان میں **عددِ ترتیبی** بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مفرد اعداد کو **فاعِلٌ** کے وزن پر لے آتے ہیں۔لیکن اسمیں ذرا تفصیل ہے

واحدٌ : یہ اسم پہلے سے **فاعِلٌ** کے وزن پر ہے۔لیکن اس وزن پر ہونے کے باوجود یہ گنتی پر دلالت کرتا ہے ' مرتبہ پر دلالت نہیں کرتا۔ اس لئے یہاں اس کو سرے سے متروک کر کے اس کی جگہ نیا لفظ **اَوَّل** بروزنِ **اَفْعَلُ** لایا جاتا ہے۔

اثنین ' ثلاثة سے **عَشرة** تک کے الفاظ کو **فاعِلٌ** کے وزن پر لا کر **ثانٍ ' ثالثٌ ...... عاشِرٌ** بنا دیا جاتا ہے جس کا معنی دوسرا تیسرا...... دسواں بن جاتا ہے۔

یہ اسماء بطور صفت کلام میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کا **حکم** یہ ہے کہ (۱) جب یہ مفرد استعمال ہوں اور بطور صفت آئیں تو مذکر کیلئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث کے طور پر آتے ہیں۔

جیسے: **هذا سائِقٌ سادِسٌ وتِلكَ معلمةٌ ثالِثةٌ .**

(۲) جب مرکب ہو کر آئیں تب بھی مرکب کے دونوں اجزاء مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث آتے ہیں۔ جیسے: **رأيتُ الطالبَ الخامِسَ عَشَرَ .**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعَلَّمتُ الطالبۃ السادِسَۃَ عَشْرَۃَ .

ملحوظہ : یہاں ملحوظ رہے کہ واحِدٌ جو عشَرَ کے ساتھ مرکب ہوتے وقت اَحَدٌ بن گیا تھا اور عدد ترتیبی میں مفرد استعمال ہوتے وقت اَوَّلُ بن گیا تھا 'عَشر کے ساتھ مرکب ہونے یا دیگر عقود کا معطوف ہونے کی صورت میں اسے پھر سے فاعِلٌ کے وزن پر لاتے ہیں۔لیکن فاعِلٌ کے وزن پر واحدٌ جب آتا ہے تو وہ عدد محض پر دلالت کرتا ہے ' عدد ترتیبی پر دلالت نہیں کرتا۔اس لئے جب آپ وَاحِدٌ وَّ عشرون کہیں گے تو پتہ نہیں چلے گا کہ آپ اکیس کہنا چاہتے ہیں یا اکیسواں؟اس لئے اسے فاعِلٌ کے وزن پر برقرار رکھتے ہوئے اس میں ترتیبی معنی پیدا کرنے کے لئے علمائے نحو نے اس میں قلب کا قاعدہ جاری فرمایا اور اسکے فائے کلمہ کو لام کلمہ اور عین کلمہ کو فائے کلمہ کی جگہ منتقل کرکے وَاحِدٌ سے حَادٍ(بحذف الیاء المبدلۃ من الواو لِکونہ منقوصاً)اور واحِدۃٌ سے حادِیَۃ بنادیا۔چنانچہ آپ ترکیب میں حَادِیَ عَشَرَ (بسکون الیاء) اور حادیۃ عَشْرَۃَ (بفتح الجزئین)اور عطف میں حادٍ وثلاثون وحادِیَۃٌ واربعون وغیرہ کہتے ہیں۔

ملحوظہ : اسم عدد سِتَّۃٌ سے عدد وصفی سادِسٌ آتا ہے بظاہر ان دونوں کا کوئی تعلق اور جوڑ نظر نہیں آتا کیونکہ اسم عدد "سین اور تائے مشددہ" پر مشتمل ہے جبکہ اسم وصف میں تاء سرے سے اڑ جاتی ہے اور اس کی جگہ دو بالکل نئے حروف "دال اور سین" لے لیتے ہیں۔اس پریشانی میں مزید اضافہ اس سے ہوتا ہے کہ اسمِ عدد سے جب بھی کوئی صیغہ تیار کیا جاتا ہے ' یہی دو حروف تائے مشددہ کی جگہ لیتے نظر آتے ہیں۔مثلاً جب آپ مثنیٰ ' ثُلاثُ کے وزن پر ستۃ کو لاتے ہیں تو مَسْدَسُ اور سُداسُ (چھ چھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

)بن جاتے ہیں۔ یہاں بھی تاء کا نام ونشان نظر نہیں آتا۔ آپ چھ چھ حرفوں والے اسم کو اسم سُدَاسی کہتے ہیں۔ اس کی جمع بناتے ہیں تو اَسْدَاسٌ آتی ہے۔ تصغیر بناتے ہیں تو سُدَیْسٌ آتا ہے ' عددِ کسر بناتے ہیں تو سُدُسٌ آتا ہے۔ ہر جگہ سین 'دال ' سین اس کا مادہ نظر آتا ہے۔ جہاں سے ایک اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا اصل مادہ شاید یہی ہو۔ کیونکہ اسم عدد کے علاوہ ہر جگہ یہی مادہ نظر آرہا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اصل مادہ یہی ہے تو پھر اسم عدد میں دال اور سین دونوں کو تاء سے کس ضابطے کے تحت بدل دیا گیا؟ اور اگر اصل ستة ہے یعنی ایک سین اور دو تاء تو پھر اشتقاقی صیغوں میں ایک تاء کو دال سے اور دوسری کو سین سے کس ضابطے کے تحت بدلا گیا ہے؟

اس کا حل یہ ہے کہ اصل میں اس کا مادہ سین دال سین ہی ہے اور اسم عدد بھی اصل میں سِدْسٌ تھا۔ تاء جو کہ حروف زیادت میں سے ہے ' سین کو اس تاء سے بدلا گیا تو سِدْتٌ بن گیا۔ دال ساکن اور اس کی ہم مخرج تاء اس کے بعد متحرک تھی تو عَدُتٌّ کے ضابطے کے تحت دال کو بھی تاء سے بدل دیا تو سِتٌّ بن گیا۔

لیکن سینِ آخر کو صرف اسم عدد میں تاء سے بدلا گیا۔ کیونکہ اس کا استعمال اس کے مشتقات کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اس لئے دیگر تمام صیغوں میں مادہ کے اصل حروف واپس آجاتے ہیں۔ اس طرح سِتَّةٌ سے عدد وصفی سادِسٌ بنتا ہے۔

ملحوظہ : اعداد ترتیبی بھی مرکب بنائی ہیں مبنی علی فتح الجزئین ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلی مثالوں میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرون ' مِائۃ ' الف کا حکم

عشرون سے تسعون تک کے اسمائے عقود مفرد ہوں یا مرکب نیز مِائہ اور الفٌ مذکر اور مؤنث ہر طرح کے معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔ان اسماء میں تذکیر و تانیث کے حوالے سے کسی قسم کا تغیر نہیں آتا۔

نوٹ : عدد ترتیبی کے حوالے سے مذکر و مؤنث کی چند ابحاث سے ہم قصداً صرف نظر کر رہے ہیں کہ ان پر گفتگو اکثر طلبہ کیلئے موجب دقت ہوگی۔انشاء اللہ کسی اور مقام پر مزید ابحاث بھی سامنے لائی جائیں گی۔

تاریخ اور تأنیث

اب جبکہ ہم اسمائے عدد کے حوالے سے گفتگو مکمل کر چکے ہیں تو آخر میں تاریخ منضبط کرنے کا عربی طریقہ بھی درج کر دیں کہ اس کا تعلق بھی تذکیر و تانیث اور اسمائے عدد ہی کے ساتھ ہے۔

اھل عرب تاریخ کا بیان ہمیشہ رات کے حوالے سے کرتے ہیں اور اس کی معقول وجہ یہ ہے کہ عرب میں قمری تقویم کا اعتبار کیا جاتا ہے اور عربی مہینہ رات سے شروع ہوتا ہے۔اگر رات سے تاریخ نہ بیان کی جائے اور دن سے بیان کی جائے تو مہینے سے ایک رات خارج ہو جاتی ہے۔تاریخ بیان کرنے کے حوالے سے دو طریقے جدا جدا ہیں۔پہلے ان کا تذکرہ کر کے پھر تاریخ کے اظہار کے مختلف پیرائے بھی آپ کے سامنے مزید افادہ کے لئے رکھ دیں گے۔

پہلا طریقہ : اگر دس یا اس سے کم دنوں کا (ماہ کے اول یا اواخر سے) تذکرہ کرنا مقصود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتو اھل عرب اس کے لئے ماضی کا جمع مؤنث کا صیغہ لاتے ہیں۔ اوائل ماہ کے لئے خَلَونَ اور اواخر ماہ کے لئے بَقِیْنَ . چنانچہ کہتے ہیں (۱) اَکْمَلْتُ هٰذا التألیف لسبعِ لیالٍ خَلَوْنَ من شعْبان . (میں نے تالیف شعبان کی سات تاریخ کو مکمل کی) نزلتُ مكة لثمانٍ بَقِیْنَ من رمضانَ (میں مکہ معظّمہ بائیس رمضان کو۔ جب آٹھ رات باقی تھیں۔ پہنچا)۔

دوسرا طریقہ : اور اگر دس سے زیادہ دنوں کا تذکرہ کرنا ہوتو جمع کی بجائے ماضی کے واحد مؤنث صیغے سے کام لیا جاتا ہے جیسے: حفظتُ یا سِیْنِ لاحدی عَشرَةَ لیلةً خلتْ من جمادی الا ولی . ورجعتُ من مكةَ لِسَبْعَ عَشْرَة لیلة بقیتْ مِن ذی الحجةِ .

اسالیب تاریخ : اس عمومی ضابطے کے علاوہ اہل قلم میں چند مخصوص اسالیب اور بھی رائج ہیں۔ جن کے ذریعے وہ تاریخ کا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی قمری ماہ کی **پہلی تاریخ** کے اظہار کے لئے " کتبتُ ذٰلک لاَوّلِ لیلة من الربیع الاوّل بھی کہا جاتا ہے اور اوّل لیلةٍ کی جگہ غُرَّةٌ ، مَهَلٌّ یا مُسْتَهَلٌّ بھی استعمال ہوتا ہے۔ نحو: اعتمرت غُرَّةَ / مَهَلَّ / مُسْتَهَلَّ رَمَضَانَ .

اور آخری تاریخ کے بیان کے لئے آخرُ لیلةٍ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: فَرَغتُ من تألیفِ هٰذا الكتابِ لآخِرِ لیلةٍ بقیتْ مِن صفر . اور اس کی جگہ سِرَارٌ ، سَرَرٌ ، سَلْخٌ ، اِنْسِلاخٌ بھی استعمال ہوتا ہے۔ فیقال : اِعْتَمرتُ سِرَارَ / سَرَرَ / سَلْخَ / انسلاخَ رمضانَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الثانى

الاسم المؤنث . اوالمذكر . اوالمشترك سماعاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا

الآل : سراب/صبح کو دھوپ میں سراب کی طرح چمکنے والا مادہ (مونث ہے)

الاَبّاز : (ہرنی) مذکر مؤنث استعمال ہوتا ہے۔

الا بط:(بغل)مذکر مؤنث ۔(امام سیبویہ کے نزدیک مؤنث ہے)

الا بِل : (اونٹنیاں) اسم جمع ' مؤنث.

ابن آوی : (گیدڑ)وضع مذکر کیلئے ہےلیکن مؤنث کیلئے بھی یہی استعمال ہوتا ہے۔اسکی جمع بَناتُ آوی آتی ہے۔وکذلک یجمع کل کنیة للحیوان .

ابنُ عُرس :(مذکر ہے۔ مؤنث کے لئے بھی یہی استعمال ہوتا ہے۔

ابن قَترة :(گندمی رنگ کا خطرناک ناگ)مذکر ہے۔مؤنث کیلئے بھی یہی استعمال ہوتا ہے۔

الا بهامُ : (انگوٹھا) مذکر اور مؤنث ۔مگر مؤنث افصح ہے۔

الاَتان :(گدھی)مؤنث۔

الاَتِیُّ والاُتِیّ :(سیلاب)مؤنث .

الاُذُن : (۱) کان یا(۲)؟ کی دستی)ہو مؤنث ہے(۳)بطور صفت مشبہ (ہرسنی سنائی بات کی تصدیق کرنے والے کے معنی میں)مذکر ہے۔

الاَربِعاءُ: اپنے لفظ کے اعتبار سے مؤنث ہےاور الیوم کی تأویل سےمذکر بھی مستعمل

ہوتا ہے۔اسکی باء پر ضم ' فتح اور کسر تینوں حرکات پڑھی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَ رضی : مؤنث ہے۔اگر ارض یأ رض کے باب سے مصدر طور پر استعمال ہوتو مذکر ہوتا ہے۔

الاَ رنَب : (خرگوش)مؤنث ہے۔اس کا مذکر الخُزَز ہے۔ایک قول کے مطابق مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔مگر تأنیث افصح ہے۔

الا زار : (تہ بند) مذکر ومؤنث .

الاَ زْیَب : (جنوب سے چلنے والی ھوا)مذکر ہے۔ **نوٹ** ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں صرف یہی ایک نام مذکر ہے)

الا ست : (سرین)مذکر ومؤنث .(اس کا ھمزہ وصلی ہے)۔

الاَ سَدُ : مذکر مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے۔مگر افصح تذکیر ہے اور مؤنث کیلئے: اَسَدۃ یا لَبُوَۃ ہے

اسماءُ البُلدانِ والمواضع : شہروں اور مقامات کے ناموں کے بارے میں عمومی ضابطہ یہ ہے کہ بَلدَۃٌ کی تأویل سے مؤنث اور بَلَدٌ کی تاویل سے مذکر کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسماء حرِوف المبانی : حروف مبانی (حروفِ ھجاء) کے اسماء (باء ' تاء ' جیم وغیرہ)حرف کی تأویل سے مذکر اور کلِمۃٌ کی تأویل سے مؤنث ہے۔مگر تأنیث ارجح ہے۔تقول : الباء تأتی للقسم والا لصاق .

اسماءُ حروفِ المعانی : حروف معانی کے تمام اسماء بھی حرف کی تأویل میں مذکر اور کلمۃ کی تأویل میں مؤنث ہیں۔تقول :تدخل /یدخل اِنَّ علی الجملۃ الا سمیۃ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء سُوَرِالقرآن : قرآنی سورتوں کے تمام نام مؤنث ہیں۔تقول :هذه نوح وهذه
يونس .على معنى:هذه سورة نوح(ان موضوعات پر باب اول میں تفصیل گذر چکی ہے)۔

اسماء الشهور العربية : جُمادیٰ الاولٰی اورجمادیٰ الآخرة کے سواتمام عربی مہینوں کے نام مذکر ہیں۔یہ دونوں نام مؤنث ہیں۔(جُماوی :بضم الجيم والالف المقصورة بروزنِ فُعَالٰی ہے)

اسماء القبائل والامم : قبائل واقوام کے نام قبيلة کے معنی کے اعتبار سے مؤنث اورحَیّ کے معنی کے اعتبار سے مذکر ہیں۔(مزید تفصیل باب اول میں دیکھیں)۔

الا صابع: (انگلیاں)تمام مؤنث ہیں۔سوائے ابہام (انگوٹھے)کے کہ بنواسد(یااس قبیلہ کے کچھ لوگ)اسے مذکر استعمال کرتے ہیں۔

الاصْبَع : (انگلی)مؤنث ہے۔اس میں آٹھ لغات ہیں(۱) اِصْبَع (یہ افصح لغت ہے)

(۲) اِصْبِع (۳) اُصْبُع (۴) اُصْبَع (۵)اَصْبَع (۶)اَصْبِع (۷)اِصْبُع (۸)اَصْبُع.

اصبهان:(ایرانی شہراصفہان کامعّرب)مذکر ہے۔نیز الف اورنون زائدتان پر مختتم ہونے والا ہراسم اسی طرح مذکرہی ہے۔

الاَضحٰی :مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتاہے۔

الاَفعٰی :(سانپ)مذکرومؤنث۔صرف مذکر کے لئے اُفْعُوَانٌ آتاہے۔اورصرف مؤنث کے لئے افاعِ آتاہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأُفُق :مذکر و مؤنث.

الألية :(سرین کا ایک پٹ)مؤنث۔

الأنمُلَةُ :(انگلی کا پور)مؤنث .

الاهَاب : (جلد/کھال)مؤنث .

ب

الباء :حرف کے معنی کے اعتبار سے مذکر اور کلمہ کے معنی کے اعتبار سے مؤنث .

بابِل : عراق کا ایک مقام۔قرآن کریم میں مؤنث استعمال ہوا ہے۔

الْبِئْرُ:(کنواں)مؤنث .

البَاع:(دونوں ہاتھ لمبا کرنے پر ان کے درمیان کی مسافت)مؤنث .

الببغاء :(طوطا)مذکر و مؤنث .

البُرُّ:(دانۂ گندم)مذکر و مؤنث .

البِرْذَون :(غیر عربی النسل گھوڑا/ترکی گھوڑا)مذکر و مؤنث .

اَلْبَسْ : (حلال وحرام)دو متضاد معانی پر بولا جاتا ہے۔مذکر و مؤنث میں بھی یکساں مستعمل ہے اور واحد ، تثنیہ و جمع میں بھی یکساں صیغہ واحد میں استعمال ہوتا ہے۔

البَشَر:(انسان)مذکر و مؤنث .اسمیں بھی واحد تثنیہ اور جمع برابر ہیں۔

البَطُّ : (بطخ)مذکر و مؤنث ۔یہ اسم جنس کی وہ قسم ہے جو صرف جمع پر دلالت کرتی ہے اور اس کا مفرد لانے کیلئے اسپر تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے۔چنانچہ بط سے مراد محض جنس بطخ ہے۔اس سے ایک بطخ مراد نہیں لے سکتے۔ایک بطخ کیلئے بطة کہیں گے۔وعلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هذا یمکنک قیاس البَقَر والبَقَرَةِ ، والتفاحِ والتفاحةِ ، والدَّجاجِ والدَّجاجةِ الخ۔

قاعدہ: اس طرح کے اسم جنس جمعی کا استعمال بھی مذکر ومؤنث میں برابر ہوتا ہے اور اسپر تاء کا اضافہ کر کے جو مفرد بنایا جاتا ہے وہ بھی مذکر ومؤنث میں برابر استعمال ہوتا ہے اگرچہ اس پر تاء بھی لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ سابقہ امثلہ میں مفرد کے تمام نام (بقرة ، دجاجة ، تفاحة) بھی مذکر ومؤنث میں برابر اور مشترک ہیں۔ یقال: بطة ذكر /بطة انثى .

البطة: (ایک بطخ) مذکر ومؤنث .

البطن (پیٹ) مذکر ہے۔ اور بطنُ الحَيّ (قبیلے کی ذیلی شاخ) مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

بَعض: لفظی اعتبار سے اگرچہ مفرد اور مذکر ہے ، لیکن اپنے مضاف الیہ سے یہ واحد ، تثنیہ ، جمع ، مذکر مؤنث ہر طرح کا معنی کشید کر لیتا ہے۔ **فتقول**: بعضُ الناسِ يقولُ /يقولا ن /يقولونَ وبَعضُ النِّسوَةِ تقولُ /تقولانِ /يَقُلْنَ.

البَعل: (خاوند/ بیوی) متضاد معانی کیلئے موضوع یہ اسم مذکر ومؤنث کیلئے مشترک ہے مثل الزوج کبھی تاکید تانیث کیلئے اسپر زوجۃ کی طرح تاء آجاتی ہے (بعلةٌ) لیکن یہ تاء تانیث کیلئے نہیں ، صرف تاکید تانیث کیلئے ہوتی ہے۔

بغداد: (عراق کا دارالحکومت) مذکر ومؤنث . اس میں دو لغات اور بھی ہیں

(۱) بغدان (۲) بغداذ.

بَغِيٌّ: (بدکار مؤنث) مؤنث . تقول :امرأةٌ بَغِيٌّ .ای :فاجرةٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البقر:(گائے/بیل)اسم جنس جمعی ہے۔ مذکر ومؤنث میں برابر ہے۔

البَقَرة : (ایک گائے /بیل)یہ مذکورہ بالا اسم جنس جمعی کا مفرد ہے اور یہ بھی مذکر ومؤنث پر یکساں بولا جاتا ہے۔(البط کے ضمن میں اسم جنس جمعی اور تاء سے آنے والے مفرد کا ضابطہ گذر چکا ہے 'آگے بھی ملحوظ رہے)

البِكْر:(۱)(پہلوٹھی کی اولاد)مذکر ومؤنث (۲)(غیر شادی شدہ لڑکی)مؤنث

الْبَلْقَع : (بنجر زمیں جس میں کوئی سبزہ نہ ہو) مذکر ومؤنث .

البِنْصِرُ :(چھنگلیا کے ساتھ والی انگلی)مؤنث .

البُوم : (الو)اسم جنس جمعی۔مذکر ومؤنث .

البُومة:(الو)مفرد۔ مذکر ومؤنث .

البَيُوض : (زیادہ انڈے دینے والی) مؤنث . تقول : هذه دَجاجةٌ بيوضٌ .

ت

التاء: حرف کی تاویل میں مذکر اور کلمة کی تاویل میں مؤنث ہے۔

التِّرْب :(ہم عمر) مذکر ومؤنث میں مشترک۔

التَّمْرُ / التَّمْرَة :(کھجور کا اسم جنس جمعی اور مفرد) مذکر ومؤنث .

التَّوْأَمُ : (جڑواں بچہ)مذکر ومؤنث .

ث

الثاء : حرف کی تاویل میں مذکر اور کلمة کی تاویل میں مؤنث .

(۱) **الثَّدْيُ :**(پستان)مذکر مؤنث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثُّرَيَّا :(کہکشاں) مؤنث .

الثُّعْبَان: (بڑاناگ)مذکر ومؤنث .

الثُّعْلَبُ : (لومڑی) مذکر ومؤنث . صرف مذکر کے لئے ثُعْلُبَانٌ اورصرف مؤنث کے لئے ثَعَالِبُ آتا ہے۔

(۲) **الثَّغْر**: (۱)(منہ) مذکر ہے(۲)(سرحد)مذکر ہے

الثُّلاثاءُ : (منگل کادن)لفظی اعتبار سے مؤنث ہے(لِلالَفِ الممدودةِ)اور الیوم کی تاویل میں مذکر ہے۔اسے الف اول کے بغیر اَلثُّلَثَاءُ بھی لکھا جاسکتا ہے۔

الثَّمَرُ / الثَّمَرَةُ : (پھل)اسم جنس جمعی اور مفرد کے یہ دونوں اسماء سابقہ مثالوں کی طرح مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں۔

ثَيِّبٌ : (مدخول بہ یامدخول بھا)اصمعی فرماتے ہیں کہ مدخول بہ مردکو رجلٌ ثیِّبٌ اور مدخول بھا عورت کو امرأةٌ ثَيِّبٌ کہاجاتا ہے۔اس لئے یہ مذکرومؤنث میں مشترک ہے۔ اعاذ الله المسلمين وذريتهم ان يكونوا مد خولا بهم! ويرحم الله عبدا قال آمينا !!

ج

الجَامُ : (چاندی کا پیالہ)مؤنث .

الجُبُّ :(کنواں)مذکر ہے۔لیکن بعض دفعہ مؤنث بھی آتا ہے۔

الجبان :(بزدل)صفت مشبھہ کا یہ صیغہ مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

تقول: رجلٌ جَبَانٌ وامرَاَةٌ جَبَانٌ ۔تاکیدتانیث کے لئے یاتمیز کیلئے جَبَانَة بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے۔

الجَبْهَة : (پیشانی)مؤنث

الجَبِیْن : (پیشانی)مذکر ہے۔

الجَحِیْم :(جہنم کا ایک طبقہ)مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

الجراد: (ٹڈی)مذکر ومؤنث (اسم جنس جمعی)

الجَرادة :(ٹڈی) مذکر ومؤنث . (اسم جنس جمعی کا مفرد)۔

الجزُور :(قابل ذبح اونٹنی ودیگر جانور) مؤنث .

الجِلْس: (ہم نشین)مذکر ومؤنث ۔اسمیں واحدوتثنیہ وجمع بھی برابر ہیں۔

جُمادی الأولٰی / جُمادی الثانیة : یہ دومہینے مؤنث ہیں۔انکے علاوہ عربی کے تمام مہینے مذکر ہیں۔

الجمع : جمع کے مذکر یا مؤنث ہونے کے بارے میں ضابطہ یوں ہے کہ:(۱) جمع مذکر سالم ہمیشہ مذکر ہوتی ہے۔(۲) جمع مؤنث سالم ہمیشہ مؤنث ہوتی ہے ۔بھلے اس کا مفرد مذکر ہی کیوں نہ ہو ' نحو : اِصْطَبْلاتٍ (جَمعُ اِصْطَبْلٍ) .(۳)انسان کے علاوہ دیگر ہر چیز کی جمع مکسر مؤنث ہے۔خواہ اس کا مفرد مذکر ہو۔ نحو: بِغَالٍ (جَمْعَ بَغْلٍ)یا مؤنث ہو۔جیسے:عُیُونٌ (جمع عینٍ)(۴)انسان کی ہر جمع مکسر کو مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔نحو : ملوکٍ ' وخلفاءَ ' والرِّجال الخ۔(۵)اسم جنس جمعی کی وہ قسم جس کا مفرد اس پر تاء کا اضافہ کر کے لایا جاتا ہے)جیسے:تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ' بَقَرٌ سے بَقَرَةٌ وغیرہ) یہ مؤنث ومذکر دونوں طرح استعمال ہوتی ہے(اس کی کئی مثالیں گذر چکی ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجُمُعَة: لفظی اعتبار سے مؤنث ہے اور الیوم کی تأویل سے مذکر ہے۔اس میں دو لغات اور بھی ہیں: (۱) الجُمْعَةُ (بسکون المیم) اور (۲) الجُمَعَةُ (بفتح المیم۔مگر الجُمُعَةُ (بضم المیم) افصح ہے۔

الجنّ: مذکر و مؤنث میں یکساں ہے۔

الجُنُب: (۱) جنبی (۲) بعید اور قریب (اس معنی میں یہ کلمہ اضداد کیلئے موضوع ہے) (۳) (تابع ومنقاد) یہ کلمہ مذکر مؤنث کے علاوہ مفرد، تثنیہ اور جمع میں بھی مشترک ہے۔(کُنتم جُنبًا)

الجَنُوب: (بفتح الجیم : جنوب کی طرف سے چلنے والی ہوا) مؤنث ہے۔

نوٹ: ہواؤں کے تمام نام مؤنث ہیں)

جَهَنَّم: مؤنث ہے۔جحیم کے سوا جہنم کے دوسرے تمام نام بھی مؤنث ہیں۔البتہ جحیم مذکر و مؤنث میں مشترک ہے، کما مر.

الجواد: (گھوڑا/سخی) مذکر و مؤنث

الجَيْئَل: (گوہ) مذکر و مؤنث.

الجيم: دیگر اسمائے حروف مبانی کی طرح بتأویل حرف مذکر اور بتأویل کلمہ مؤنث ہے۔

ح

الحاء: دیگر اسمائے حروف مبانی طرح مذکر و مؤنث

الحائض: (حیض والی) مؤنث کی صفت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحائل : (جماع کے باوجود حاملہ نہ ہونے والی) مؤنث کی صفت ہے۔

الحاسر : (گھونگٹ چہرہ سے اتارنے والی) مؤنث کی صفت ہے۔

الحال : مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الحانوت : (دکان) مذکر ومؤنث ۔

الحبارٰی : مذکر ومؤنث اور واحد وجمع میں مشترک۔

الـحَـبُّ : (دانہ) اسم جنس جمعی کی وہ قسم ہے جس کا مفرد تاء سے آتا ہے اس لئے یہ بھی اور اس کا مفرد الحَبَّۃُ بھی مذکر ومؤنث میں مشترک ہے

حتی : حروف معانی میں سے ہے جن کا حکم یہ ہے کہ بتاویل حرف مذکر ہوتے ہیں اور بتاویل کلمہ مؤنث .

الحِجْر : (گھوڑی) مؤنث ہے۔

حَذَامِ : (۱) گوہ (۲) (عورت کا نام) مؤنث ہے۔

حَرِیٌّ : (قابل/لائق/حقدار) مؤنث ومذکر کے ساتھ ساتھ واحد ' تثنیہ اور جمع میں بھی مشترک ہے۔ تقول : سعیدٌ حَرِیٌّ با ن یُمْدَحَ .

الحربُ : (جنگ) مؤنث ہے۔ بعض اھل لغت اسے مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال کرتے ہیں لیکن تانیث انکے نزدیک بھی ارجح ہے۔

الحرف : (۱) (حرف) اس معنی میں کلمہ کی تاویل سے مؤنث اور حرف لفظی اعتبار سے مذکر ہے۔ (۲) (صفت مشبھہ بمعنی سریعۃ ہے) تقول : ناقۃ حرف . ای : سریعۃٌ . اس معنی میں مؤنث ومذکر میں مشترک ہے۔

الحَرُور : (لو/گرم ہوا) ہوا کے دیگر ناموں کی طرح مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحَسُود: (حاسد) مذکر ومؤنث میں مشترک۔ (فَعول کے وزن پر جو صفت مشبہ فاعل کے معنی میں ہو وہ مذکر ومؤنث میں مشترک ہوتا ہے. تقول: رجُلٌ أو امرأۃٌ حَسو دٌ / غیورٌ / صَبور / شکورٌ الخ). اس معنی میں فعول پر تائے تانیث نہیں آتی۔

الحَشر: (الاُذُن الحشرُ: باریک اور سر سے جڑا ہوا کان) مؤنث.

الحَشَفَۃُ: (مرد کے آلۂ تناسل کا وہ حصہ جو ختنے سے سامنے آتا ہے) مؤنث.

حَضرَمَوت: (یمن کا شہر) مؤنث

حَلَب: (شام کا ایک شہر) مؤنث.

الحَلُوب: (دودھ والی) مؤنث.

الحمام: (کبوتر) اسم جنس جمعی۔ مذکر ومؤنث.

الحمامہ: (کبوتر) مفرد بالتاء مذکر ومؤنث.

الحمدُ: (بمعنی المحمود) مذکر ومؤنث کے علاوہ واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی مشترک ہے۔

حمص: (شام کا ایک شہر) مؤنث ومذکر.

الحیَّۃ: (سانپ) مذکر ومؤنث.

خ

الخاء: کلمہ کی تأویل سے مؤنث اور حرف کی تأویل سے مذکر ہے۔

الخادِم: مذکر ومؤنث کیلئے یکساں مستعمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخالي : (۱) وہ کنوارا مرد جس کی بیوی نہ ہو (۲) وہ کنواری عورت جس کا شوہر نہ ہو۔ یہ اسم اضداد میں سے ہے اور مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔

الخَدُّ : (رخسار) مذکر ہے۔

الخِدْن : (دوست) مذکر و مؤنث .

الخِرْنِق : (خرگوش کا بچہ) مؤنث و مذکر میں مشترک۔ والتانیث اکثر .

الخَرُود : (صفت : البکر التی لم یمسسها بشرٌ) مؤنث .

الخِشْف : (ہرنی کا نومولود بچہ) مذکر و مؤنث .

الخَصْم : (فریق مخالف) صفت مشبہ کا یہ صیغہ مذکر و مؤنث کے علاوہ مفرد ' تثنیہ اور جمع میں بھی مشترک ہے۔ تقول : هٰذا / هٰذان / هذهِ / هاتان / هٰؤلاء خصمی

الخُصْيَة : مؤنث .

الخِلُّ : (دوست) مذکر و مؤنث .

الخَلُّ : (ریت کے اندر بنا ہوا راستہ) مذکر و مؤنث .

خَلا : (حروف معانی میں سے ہے) مذکر و مؤنث .

الخُلَّة : (دوست) مذکر و مؤنث کے ساتھ ساتھ واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی یکساں ہے۔

خلف : (پیچھے) مذکر و مؤنث .

الخَلَق : (پھٹا پرانا کپڑا) مذکر و مؤنث .

الخليط : (شریک حیات) مذکر و مؤنث . کالزوج .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خليفة : مذکر ہے۔بعض اوقات بطور مؤنث بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

الخَندریسِ : (شراب کہنہ)مؤنث .

الخِنْصَر : (چھنگلیا)مؤنث .

الخِوَان : (دسترخوان)مذکر ومؤنث۔

الخيل : (گھوڑے ' اسم جمع)مؤنث .

د

الدَّاء : (بیماری) مذکر ومؤنث .نیز واحد ' تثنیہ اور جمع میں بھی یکساں ہے۔

الدابّة : (زمین پر چلنے والے جاندار کا نام)مذکر ومؤنث .

دابِق :(شام کا ایک شہر) مذکر ومؤنث .

الدّاجِن :(لائیوسٹاک۔وہ جاندار جن کا گوشت کھایا جاتا ہے)مذکر ومؤنث .

الدّار : مؤنث ہے۔

الدّال : حرف تہجی ہے ' حرف کے معنی میں مذکر اور کلمہ کے معنی میں مؤنث ہے۔

الدَّبُور : (مغرب سے چلنے والی ہوا)مؤنث ہے۔(ہوا کے سب نام مؤنث ہیں)۔

الدَّجاج : (مرغی)اسم جنس جمعی کی وہ قسم ہے جس کا مفرد تاء کے اضافے سے آتا ہے۔
اس وجہ سے یہ بھی مذکر ومؤنث میں مشترک ہے اور اس سے مفرد بننے والا اسم
'' الدَّجاجة ''(ایک مرغی) بھی مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الدِّرص : (چوہیا ' بلی یا کتیا کا بچہ)مؤنث ومذکر .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدِّرع: (زرہ بکتر) مؤنث ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مؤنث و مذکر ہیں مشترک ہے لیکن تا نیث افصح ہے۔

الدَّلْو: (ڈول۔ خصوصاً کنویں سے پانی نکالنے والا) مذکر و مؤنث میں مشترک ہے لیکن تأ نیث اکثر ہے۔

دِمَشْق: (بکسرِ الدال وفتح المیم ' شام کا دارالحکومت) مؤنث ہے۔

ذ

الذِّئب: (بھیڑیا) مذکر و مؤنث .

الذَّال: حرف کے معنی میں مذکر اور کلمہ کے معنی میں مؤنث ہے۔

الذُّباب: (مکھی) مذکر و مؤنث .

الذَّبِیح: (ذبح شدہ) مذکر و مؤنث (**نوٹ:** فَعِیل کے وزن پر آنے والی ہر وہ صفت مشبھہ جو مفعول کے معنی میں ہو وہ مذکر و مؤنث میں مشترک ہوتی ہے۔ تقول: هُوَاَوْ هِیَ قَتِیلٌ / جَرِیْحٌ / ذَبِیْحٌ الخ) .

الذِّراع: (ہاتھ سے کہنی تک کا ناپ) مؤنث ہے۔ بعض دفعہ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔

ذُکَاءُ: (سورج) مؤنث ہے۔

الذَّهَب: (سونا) مذکر و مؤنث .

الذَّود: (تین سے دس تک کے درمیان اونٹوں کی تعداد کو ذَوْد اور دس سے اوپر کی تعداد کو اِبِل کہتے ہیں۔ عربی کی ایک کہاوت ہے: اَلذَّوْدُ اِلی الذَّوْدِ اِبِلٌ . یعنی قطرہ قطرہ مل کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریابن جاتا ہے)۔

مؤنث ہے۔بعض علمائے نحو کی رائے کے مطابق بعض دفعہ بطور مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔

ر

الرَّاء: حرفِ ہجاء ہے‘حرف ہونے کے ناطے مذکراور کلمہ ہونے کے ناطے مؤنث ہے۔

الرِّئَةُ : (پھیپھڑا)مؤنث ہے۔

الرَّاح :(شراب) مؤنث ہے(**نوٹ**: شراب کے تمام نام اور صفات مؤنث ہیں)

الرَّاحة : (ہتھیلی)مؤنث .

الرَّاحلة : (اچھی نسل کا ہر اونٹ یا اونٹنی) مذکر ومؤنث .

الرِّبع : (چوتھے کا بخار) مؤنث ہے۔(**نوٹ** :بخار کے تمام نام مؤنث ہیں)۔

الرَّبعَةُ : (میانہ قامت)مذکر ومونث (رَجُلٌ اوِ امْرَاَةٌ رَبعَةٌ) ۔

الرِّجل :(ٹانگ) مؤنث ہے۔

الرَّحیٰ / الرَّحا:(چکی)مؤنث .معتل یائی کو یاء سے اور واوی کو الف سے لکھتے ہیں).

الرَّحم :(رَحم) مؤنث .بعض کے نزدیک مؤنث ومذکر میں مشترک۔

الرَّسُول : مذکر ومؤنث نیز مفرد ‘ تثنیه ‘ جمع میں مشترک۔

الرَّصافة : (ایک شہر کا نام)مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِضیً : (مصدر فی معنی اسم الفاعل : راضی/خوش) مذکر ومؤنث میں بھی ' نیز واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی مشترک ہے۔

الرَّقَبَة : (گردن) مؤنث ہے۔

رَقِيْق : (غلام/ باندی/ رقیق) صیغہ صفت ہے اور مذکر ومؤنث میں مشترک۔

الرُّكْبَة : (گھٹنا) مؤنث ہے۔

الرَّكُوب : (ہر سواری کے قابل جانور کا نام) مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد ' تثنیہ جمع میں بھی مشترک ہے۔

الرَّكوبة : اس کا بھی یہی حکم ہے۔

الرَّكِيّ : (کنواں) مذکر ومؤنث .

الرَّكِية : (کنواں) مؤنث .

الرَّمِيُّ : (شکار میں جو چیز شکار کو ماری جائے) صفت ہے اور مذکر ومؤنث میں یکساں ہے۔

الرَّمِيَّة : مثل الرَّمِيّ .

الرَّمِيْم : (بادصبا) مؤنث ہے۔ (ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں)

الرَّهْط : (ا) اگر یہ آدمی کی طرف مضاف ہے۔ رَهْطُ الرَّجُلِ ۔ تو اس سے مراد آدمی کی قوم اور قبیلہ ہے اور اگر قوم وقبیلہ کی طرف مضاف ہو۔ رَهْطُ القومِ / القَبِيْلَةِ . تو اس سے مراد قوم یا قبیلے کے تین سے دس یا سات سے دس یا دس سے کم کم افراد ہیں) یہ اسم مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الرُّوح : مذکر اور مؤنث ہے۔ ابوبکر بن الانباریؒ فرماتے ہیں روح اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفس ایک ہی چیز کے نام ہیں۔البتہ روح مذکر ہےاور نفس مؤنث ہے۔اور ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ آپ جب روح کا اطلاق شخص پر کریں گے تو اسے مذکر استعمال کریں گےاور جب اس کا اطلاق نفس پر کریں گے تو بطور مؤنث استعمال کریں گے۔

الریح : (ہوا) مؤنث ہے۔اسی طرح اس کے دوسرے تمام اسماء بھی مؤنث ہیں۔

الرَّیِّض : (جو جانور پوری طرح سدھایا نہ جاسکا ہو اور سوار ہونے پر سوار کو پریشان کرے) مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں ہے۔

ز

الزای : حرف تہجی ہے ' کلمہ کے معنی میں مؤنث اور حرف کے معنی میں مذکر ہے۔

الزَّوج : مذکر و مؤنث میں مشترک۔ تقول : زَینبُ زوجُ عَبدِ اللهِ بن مسعودٍ وعبدُ اللهِ زوجُها .

الزوجة : (بیوی) مؤنث ہے۔

الزور : (زائر) وصف ہےاور مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔نیز واحد ' تثنیہ اور جمع میں بھی مشترک ہے۔

س

السافر : (بے پردہ) وصف اور مؤنث و مذکر میں مشترک ہے۔

السَّاق : (۱) پنڈلی) مؤنث ہے۔(۲) درخت کا تنا) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّبَّا بَة : (انگشت شہادت) مؤنث ہے۔ تمام انگلیاں مؤنث ہیں۔ البتہ ابھام (انگوٹھا) مشترک ہے۔

السَّبْت : (ا) ہفتہ کا دن / (۲) ہفتہ) اگر ہفتے کے دن کے معنی میں استعمال کریں تو اسے مفرد اور مذکر کے طور پر لائیں گے تقول : مَضَى السَّبْتُ بِمافيهِ . من خيرٍ وعَافِيهِ . اوراگر ہفتے (سات دنوں کے مجموعے) کے معنی میں استعمال کریں گے تو الایام کی تاویل سے اسے مؤنث اور جمع قرار دیں گے۔ تقول : مَضَى السبتُ بما فِيهِنَّ من خيرٍ وعافيهِ .

السبيل : (راستہ) مذکر ومؤنث

السَّجِين : (قیدی) صیغہ صفت ہے۔ مذکر ومؤنث میں یکساں ہے۔

السَّحابُ : (بادل) مذکر ومؤنث .

السَّخْلة : (بکری کا بچہ) مذکر ومؤنث

سُرَّ مَن رَاٰى : (عراق کا ایک شہر۔ جس کی ایک غار میں شیعہ حضرات کا امام زمانہ صدیوں سے تا حال مبینہ طور پر روپوش اور بقید حیات ہیں) مؤنث .

السُّرٰ ی : (رات کا سفر) مذکر ومؤنث .

السَّراب : مذکر ومؤنث .

السِّراط : (راستہ مذکر ومؤنث میں مشترک ہے لیکن تذکیر اکثر ہے۔

السَّراويل : (شلوار) مذکر ومؤنث .

السُّرَّة : (ناف) مؤنث .

السَّعِير : (جہنم کا ایک طبقہ) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَعَر: (جہنم کا ایک طبقہ / سَعِیر) مؤنث ہے۔

السِّکِّیْن: مذکر ومؤنث .

السِّلاح: (ہتھیار) مذکر ومؤنث . مگر تذکیر افصح ہے۔ بعض علمائے لغت اسے صرف مؤنث قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اس کی جمع اسلِحَۃٌ (بروزن افعِلَۃٌ) آتی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ فِعالٌ مؤنث ہوتو اس کی جمع اَفْعِلَۃ کے وزن پر آتی ہے (جیسے: سِلاحٌ / اسلِحَۃ) اور مذکر ہوتو اس کی جمع اَفْعُلٌ آتی ہے۔ (جیسے: ذِراعٌ بر اَذْرُعٌ)۔

السُّلَامٰی: (انگلیوں کے دو جوڑوں کے درمیان والی ہڈی) مؤنث ہے۔

السُّلَحْفَاۃ: (مادہ مگرمچھ) مؤنث ہے۔ نر مگرمچھ کو غَیْلَم کہتے ہیں۔

السُّلْطان: (بادشاہ) مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد وجمع میں بھی مشترک ہے۔

السِّلْم: (امن) مذکر ومؤنث .

السُّلَّم: (سیڑھی) مذکر ومؤنث لیکن تذکیر افصح ہے۔

السُّمَان: (ایک قسم کا درخت) مذکر ومؤنث میں یکساں ہے۔

السَّمَر: (رات کی گپ شپ) مؤنث ہے۔

السِّمْع: (گوہ سے بھیڑیے کا بچہ) مذکر ومؤنث .

السَّمُوم: (لو/گرم ہوا) مؤنث ہے۔

السِّنّ: (دانت) مؤنث ہے۔

السِّنَّوْر: (بلا/بلی) مذکر ومؤنث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السِّواک : (مسواک) مذکر ومؤنث.

السُّوق : مذکر ومؤنث. لیکن تأنیث اغلب ہے۔

السُّوقة : (رعیت/ عوام) مذکر ومؤنث اور واحد جمع میں مشترک۔

السِّیْن : حرف ہجاء ہے۔ کلمہ کی تاویل میں مؤنث اور حرف کی تاویل میں مذکر ہے۔

السِّیْنَما : (سینما) انگلش لفظ ہے جسے جدید عربی میں بطور مؤنث کلمہ معرب کر کے شامل کیا گیا ہے۔

ش

الشّاء : (بکریاں) اکثر اھل عرب کے نزدیک مذکر ہے۔ بعض حضرات غَنَم کی تأویل سے اسے مؤنث بھی قرار دیتے ہیں۔

الشاة : (بکرا/بکری) مذکر ومؤنث کیلئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔

الشاهِدُ : (گواہ) صیغہ صفت ہے۔ مذکر ومؤنث میں یکساں ہے۔

الشَّجَرُ : (درخت) اسم جنس جمعی کی وہ قسم ہے جس کا مفرد تاء کے اضافہ سے (المشَجَرَة) آتا ہے اس لئے یہ بھی اور اس کا مفرد بھی) مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں۔

الشخص : مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

شَعُوب : (موت) مؤنث بھی ہے اور معرفہ بھی!

الشَّعِیْر : (جو) اسم جنس جمعی ہے اور اس کا مفرد تاء کے اضافہ سے آتا ہے۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی اوراس کا مفرد (الشَعِیرَۃ) بھی) مؤنث ومذکر میں مشترک ہے۔

الشَّفَۃُ : (ہونٹ) مؤنث ہے۔

الشَّکُور : صفت مشبہ کا صیغہ ہے 'مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔ کَمَامَرّ۔

الشِّمال: (بایاں) مؤنث ہے۔

الشَّمُس : مؤنث ہے۔

الشَّمُول : (شراب) مؤنث ہے۔

الشیعۃ : مذکر ومؤنث کے علاوہ واحد ' تثنیہ جمع میں بھی یکساں ہے۔

الشِّیْن : حرف تہجی کا نام۔ حرف کی تاَوِیل میں مذکراور کلمۃ کی تاَویل میں مؤنث ہے۔

ص

صاحب : (ساتھی) مذکر ومؤنث میں یکساں ہے۔ تقولُ رجلٌ صاحِبٌ وامْرَاۃٌ صَاحِبٌ .

الصاد : حرفِ تہجی کا نام ۔ کلمۃ کی تاویل میں مؤنث اورحروف کی تاَویل میں مذکر ہے۔

الصاع: (کیل کا پیمانہ) مذکر ومؤنث .

الصَّبا : (مشرق سے چلنے والی ہوا) مؤنث ہے۔

الصَّبُور : صیغہ صفت مشبہ ہے۔ مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الصَّدِیق : (دوست) صفت مشبہ ہے۔ مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد ' تثنیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

' جمع میں بھی یکساں مستعمل ہے۔

الصِّراط : (واضح راستہ) مذکر ومؤنث میں میں یکساں ہے۔لیکن تذکیر اکثر ہے۔

الصَّرْصَر : (نہایت ٹھنڈی ہوا) مؤنث ہے '

الصَّعُود : (اوپر جانے والا راستہ) مؤنث ہے۔

الصِّفْر : (صفر/ خالی) مذکر ومؤنث میں نیز واحد ' تثنیہ ' جمع میں مشترک ہے۔ تقول : ھٰذا / ھٰذِہٖ / ھٰذانِ / ھانانِ / ھٰؤلآءِ صِفْرٌ .

الصُّلْح : مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

الصِّھر : (ازدواجی رشتہ دار) مذکر ومؤنث .

الصُّوَاع : (اجناس ناپنے کا بادشاہی پیمانہ) مذکر ومؤنث رعیت کا پیمانہ صاع اورشاہی پیمانہ صُوَاع کہلاتا ہے۔

الصَّوم : (روزہ دار) صفت مشبہ ہے۔مذکر ومؤنث میں بھی اورواحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی مشترک ہے۔ تقول : رَجُلٌ / رَجلانِ / رجالٌ / اِمْرَاَۃٌ / اِمْرَاَتان / نِسَاءٌ صَوْمٌ .

الصِّیْوان : (امراء کیلئے نصب کیا جانے والا عالی شان خیمہ) مؤنث ہے۔

ض

الضاد : حرف کی تاویل میں مذکر اور کلمۃ کی تأویل میں مونث حرف تہجی ہے۔

الضامِرُ: (پتلے چھریرے بدلنا والا / والی) صفت مشبھہ بروزن فاعل کا صیغہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔ جاءَ فِی التَّنزِیْلِ . وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوک رِجالًا وعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ.

الضامِن : (ضامن) وصفی صیغہ ہے اور مذکر ومؤنث میں یکساں مستعمل ہے۔

الضَّأن (اون والی بھیڑ/بکری) مؤنث ہے۔

الضَّبُع : (گوہ) مؤنث ہے۔

الضُّحٰی : (چاشت کا وقت) مؤنث ہے۔جو هری کہتے ہیں کہ مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

الضِّرْس : (داڑھ) مذکر ومؤنث .

الضِّفْدِعُ : (مینڈک) مؤنث ومذکر کیلئے برابر ہے۔

الضِّلَع: (پسلی) مؤنث ہے۔

الضِّنْی : (پرانا اور سخت بیمار) یہ صفت مشبہ کا فِعَلٌ کے وزن پر آنے والا صیغہ ہے۔ مذکر ومؤنث اور مفرد ' تثنیه ' جمع میں مشترک ہے۔البتہ کبھی کبھار جمع کیلئے " اصناءٌ " بھی بروزن اَفعالٌ آتا ہے۔

الضَّنک : (ہر چیز سے تنگ) مذکر ومؤنث میں برابر ہے۔

الضَّیْف : (مہمان) فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبهه ہے۔ مذکر ومؤنث کے علاوہ واحد ' تثنیه ' جمع میں بھی مشترک ہے۔ تقول : هُوَ / هِیَ / هُما / هُمْ / هُنَّ ضَیْفٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ط

الطّاء: حرفِ معجم ' حرف کی تاویل سے مذکر اور کلمة کی تأویل سے مؤنث ہے۔

الطّائِر: (پرندہ) مذکر ومؤنث کیلئے یکساں۔

الطاس: (پیالہ / پیالی) مؤنث .

الطّاغُوت: (اللہ کے سوا جن کی بھی عبادت کی جائے) مذکر و مؤنث .

الطّالِق: (مطلقہ عورت) صیغہ وصف اور مؤنث کیلئے مختص ہے۔

الطّامِث: (پہلی بار حیض میں مبتلا عورت) صیغہ وصف' مؤنث کیلئے مختص ہے۔

الطاووس: (مور) مذکر ومؤنث دونوں میں یکساں ہے۔

الطِّباع: (طباع الرجل: عادات) مذکر ومؤنث استعمال ہوتا ہے۔

الطَّبَق: (فرائی پان / پلیٹ) مؤنث ہے۔

الطَّرِيق: (راستہ) مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

الطَّسّ: (ہاتھ دھونے والا برتن) مؤنث ہے' کبھی کبھار مذکر بھی آتا ہے۔

الطَّسْت: (طشتری) مثل سابق۔

الطِّفل: (بچہ) مذکر ومؤنث دونوں کیلئے آتا ہے۔ الطفلة صرف بچی کیلئے بولا جاتا ہے اگر چہ یہ اسم واحد ' تثنیه ' جمع میں مشترک ہے لیکن اس کا ثنی طفلان اور جمع اَطفال بھی آتی ہے۔قال الله عزّ مِن قائلٍ : وَاِذَا بَلَغَ الاَ طْفَالُ مِنكُمُ الحلم .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطَّیر : (پرندوں کا جھنڈ) مؤنث ہے۔بعض دفعہ مذکر بھی آتا ہے۔مگر تانیث اکثر ہے

الطَّوِیّ : (منڈیر والا کنواں) مذکر ہے۔کبھی بئر کے معنی میں مؤنث بھی آتا ہے۔

ظ

الظَّاء : حرف تہجی ہے۔ کلمۃ کی تاویل میں مؤنث اور حرف کی تاویل میں مذکر ہے۔

الظِّئر : (دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے والی / اس کی پرورش کرنے والی) مؤنث صیغہ صفت مشبہ ہے۔ تقول : ناقَةٌ او اِمْرَاَةٌ ظِئرٌ . اِذا اَرضَعَتْ وَلَدَ غیرِ ھا .

الظُّھر : مذکر مؤنث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

ع

العَاتِق : (۱) کندھا) مذکر ہے۔بعض نے مذکر ومؤنث دونوں طرح اس کا استعمال جائز قرار دیا ہے۔(۲) جوان لڑکی) مؤنث ہے۔

العاصِفُ : (تیز رفتار) صیغہ وصف مذکر ومؤنث میں یکساں۔قال اللہ عزوجلَّ : وجاءَ تْھارِیحٌ عاصِفٌ .

العاقِر : (بانجھ/ بے اولاد) صیغہ وصف ہے مذکر ومؤنث میں برابر ہے۔

العانِسُ : (بلوغت کے بعد طویل عرصہ تک شادی نہ ہونے کی وجہ سے والدین کے گھر بیٹھی رہنے والی لڑکی / بلوغت کے بعد طویل عرصہ تک شادی سے محروم مرد) صیغہ وصف ہے مذکر ومؤنث کیلئے برابر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العَجُزُ / العجُز: (سرین / کولہا) مؤنث ومذکر۔

العَجُوز: (بوڑھا / بڑھیا) صیغہ وصف مذکر ومؤنث میں مشترک۔

العدل: (عادل) مصدر بمعنی اسم فاعل ہے مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد، تثنیہ، جمع میں بھی مشترک ہے۔ تقول: هٰذا / هٰذِهِ / هٰذانِ / هاتانِ / هٰؤُلآءِ عَدْلٌ۔

العَدُوُّ: (دشمن) فَعُول کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔ مگر بعض دفعہ اس کی مؤنث پر تاء لگا کر عَدُوَّةٌ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز واحد، تثنیہ، جمع میں بھی یکساں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی جمع اَعداء بروزن اَفعال بھی آتی ہے۔

اَلْعُرْبُ: مؤنث ہے۔ (باوجودیکہ اسم جنس جمعی ہے)۔

العِرْس: (زوج کا ہم معنی) مذکر ومؤنث (میاں بیوی) دونوں کیلئے آتا ہے۔

العَرُوب: (خاوند کی چہیتی بیوی) مؤنث ہے۔

العَرُوض: (۱) پہاڑی راستہ) مؤنث ہے (۲) مکہ اور مدینہ) مؤنث ہے۔

العَسَل: (شہد) مذکر ومؤنث دونوں طرح آتا ہے۔

العِشَاء: مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

العشِيَّة: (عشاء کا وقت) مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

العَصَا: (لاٹھی) مؤنث ہے۔

العَضُد: (کہنی سے اوپر کے بازو) مؤنث ہے۔

العطوف: (مہربان) صیغہ وصف مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العظاء: (چھپکلی کی ایک قسم) اسم جنس جمعی ہے اور اس کے مفرد کیلئے تاء لائی جاتی ہے (العِظَاءَۃُ) اس لئے یہ دونوں مؤنث و مذکر میں مشترک ہیں۔

العفِير: (ہدیۃً کوئی چیز نہ دینے والا) مذکر و مؤنث میں یہ صیغہ صفت مشبھہ مشترک ہے۔

العُقاب: (مشہور شکاری پرندہ عقاب) مؤنث ہے۔ بعض کے نزدیک مذکر و مؤنث میں برابر ہے

العَقِبُ: (ایڑھی) مؤنث ہے۔

العُقار: (شراب) مؤنث ہے۔

العقِيب ' العَقِب: (بیٹا ' پوتا وغیرہ) مؤنث ہے۔

العَقْرَب: (بچھو) مذکر و مؤنث میں برابر ہے لیکن اس پر تانیث غالب ہے۔ عَقْرَبَاءُ ' عَقْرَبَۃُ ' عَقَارِبُ: (مادہ بچھو) یہ تینوں صیغے مؤنث کیلئے مختص ہیں۔ **عُقْرُبَان:** (نر بچھو) یہ صیغہ مذکر کیلئے مختص ہے۔

ضابطہ: جاندار مخلوقات میں آپ نے پیچھے بھی دیکھا کہ اکثر اسماء مذکر و مؤنث میں مشترک ہوتے ہیں چنانچہ علمائے لغت نے بعض جانداروں میں مذکر و مؤنث کی تمیز کیلئے دو الگ صیغے مقرر کیے ہیں (۱) مذکر کیلئے فُعْلُلان جیسے: عُقْرُبان ' ثُعلُبان ' اُفْعُوَان اور (۲) مؤنث کے لئے اس کے بالمقابل فَعَالِل کا وزن مقرر کیا ہے۔

جیسے: عَقَارِب ' ثَعالِبُ ' اَفاعٍ (منقوص ہے اس لئے یاء ساقط ہو گئی ہے)

نوٹ: فَعَالِل کے وزن پر آنے والے یہ تمام اسماء محض واحد مؤنث (ایک مادہ بچھو ' ایک ناگن ' ایک لومڑی) پر دلالت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب عَقْرَب ' ثَعْلَب '

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفْعَی کی جمع اقصیٰ ہونے کے ناطے (۱) واحد کی بجائے جمع اور (۲) فقط مؤنث کی بجائے مذکر و مؤنث دونوں پر یکساں دلالت کرتے ہیں۔ فتدبر!

العَقْرَطَل : (ہتھنی) مؤنث ہے۔

العقیر : (بے اولاد) صیغہ صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول ہے اسلئے مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔ کَمَامَرَّ.

اَلْعَقِیْمَۃُ : (بانجھ) یہ بھی صفت مشبھہ کا مبنی للمفعول صیغہ ہے۔ اور اس وجہ سے مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔

العِکْرِشَۃ : (مادہ خرگوش) مؤنث ہے۔

العِکْرِمَۃ : (الطّیر کا مؤنث۔ مادہ پرندے) مؤنث ہے۔

العَلْبَاء : (گردن کی سطح پر ایک پٹھہ) مذکر ہے۔ ایک قول میں مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے۔

العَلُوق : (۱) خاوند سے مانوس نہ ہونے والی عورت (۲) اونٹ سے جفتی اور بچہ جنم نہ دینے والی اونٹنی) دونوں معنی میں مؤنث ہے۔

العَمامَۃ : (پگڑی) مؤنث ہے۔

عُمَّان : (شہر کا نام/ ملک کا نام) اس پر غالب تانیث ہے۔ اور اس صورت میں یہ غیر منصرف بھی ہے (للعلمیۃ والتانیث)۔

العَنَاق : (۱) بکری کا ایک سال سے کم عمر مادہ بچہ) مؤنث ہے (۲) چیتے سے چھوٹا اور بلی سے بڑا اور طویل دُم والا جانور۔ لکڑ بگا) مؤنث ہے۔ مگر مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔

العَنْبَر : (مشہور خوشبو ہے) مذکر و مؤنث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العَنْز: (بکری ' ہرنی ' گائے) مؤنث ہے۔

العُنُق ' العُنْق : (گردن) مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے لیکن تذکیر اغلب ہے۔

العُنْقاء : (ایک فرضی پرندہ) مؤنث ہے۔

العَنْکَبَة : (مادہ چیونٹی) مؤنث ہے۔

العَنْکَبُوت : (چیونٹی) مذکر ومؤنث دونوں میں برابر ہے۔

العَوّا ' العَوّاء : (ستارہ) مؤنث ہے۔

العِیْر : (قافلہ) مؤنث ہے۔

العَیْن : (۱) آنکھ (۲) چشمہ (۳) فوج کا ہراول دستہ) مؤنث ہے۔ (۴) حرف تہجی) اس اعتبار حرف کی تأویل میں مذکر اور کلمة کی تاویل میں مؤنث ہے۔ تمام حروف تہجی کا یہی حکم ہے۔

غ

الغَدُور : (غدار ' بے وفا) صفت مشبہ بمعنی اسم الفاعل ہے اور فَعُول کے وزن پر ہے اس لئے مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الغَضُوب : (ناراض) یہ بھی فَعُول کے وزن پر صفت مشبہ کا وہ صیغہ ہے جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ اس لئے مذکر ومؤنث میں مشترک ہے

غَمْر: (گہرا) صفت مشبہ بروزن فَعْل ہے اور مذکر ومؤنث دونوں کیلئے برابر ہے۔

تقول : ماءٌ غَمْرٌ ومِیاهٌ غَمْرٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغَنَم : (بکریوں کا ریوڑ) مؤنث ہے۔

الـغَوْر : (گہرا) غـمـر کی طرح یہ بھی فَـعْـل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور مذکر و مؤنث میں یکساں استعمال ہوتا ہے۔ کما تقُولُ : ماءٌ غَوْرٌ ومِیَاهٌ غَوْرٌ .

الغَوْغَاء : (شور شرابہ) مذکر و مؤنث دونوں طرح سے آ تا ہے۔

الغُوْل : (جن ' بھوت ' چھلاوہ) مؤنث ہے۔

غَیْر : (یہ اسم مـذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔ فَتَقُولُ : رَاَیْتُ رَجُلًا غَیْرَ کَ وامْرَاَةً غَیْرَ فاطمةَ .

الغَیْن : (حرفِ تہجی کا نام) حرف کے معنی میں مذکر اور کلمة کے معنی میں مؤنث ہے۔

الغَیُو ر : (غیرت مند) صفت مشبہ کا یہ صیغہ مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔

ف

الفاء : (حرف تہجی کا نام ہے) دیگر حروف تہجی کی طرح کلمة کی تاویل سے مؤنث اور حرف کی تاویل سے مذکر ہے۔

الـفَأْر : (چوہا) مـذکر اور مـؤنث کیلئے فَـأرَة آ تا ہے۔ بعض علمائے لغت نے فَأْرٌ کو مذکر و مؤنث کیلئے استعمال کرنا درست قرار دیا ہے۔

الفَأْرَ ة : (چوہیا) مؤنث ہے۔

الفَأ س : (کدال) مؤنث ہے۔

الفِجّ : (ناپختہ پھل) فِعْلّ کے وزن پر صفت مشبہ کا یہ صیغہ مذکر و مؤنث میں مشترک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

الفَخِذ ' الفَخْذ : (۱)ران)مؤنث ہے۔(۲) قبیلے کی ذیلی شاخ)اس معنی میں بھی مؤنث ہے۔لیکن حَیّ کے تاویل سے مذکر بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

الفَرّ : (بھگوڑا) فَعْل کے وزن پر صفت مشبہ کا یہ صیغہ مذکر و مؤنث میں بھی مشترک ہے اور واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی!

الفَرْج : (شرمگاہ) مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے۔

الفِرْدَوْس : (جنت کا اعلیٰ ترین مقام) مذکر ومؤنث .

الفَرَس : (گھوڑا) مذکر ومؤنث ۔جمع:خَیْل .

الفِرْشاۃ : ( )مؤنث ہے۔

الفَرُوْق ' الفَرُوقَة : (شدید ڈرپوک / خوفزدہ)مذکر ومؤنث .

الفَرِیْسُ : (مقتول) فَعِیل کے وزن پر مفعولی معنی میں آنے والی یہ صفت مشبہ مذکر ومؤنث کیلئے یکساں مستعمل ہے۔

الفِطْر : (۱) بے روزہ)اس معنی میں یہ کلمہ فِعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور نہ صرف مذکر ومؤنث میں یکساں آتا ہے بلکہ واحد تثنیہ جمع میں بھی برابر استعمال ہوتا ہے۔(۲) عید الفطر)اس معنی میں مؤنث ہے۔

الفُلْک : (کشتی)مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد تثنیہ 'جمع میں بھی مشترک ہے۔

الفَیْصَل : (حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا)مذکر مؤنث .

الفَیْلَق : (فوجی دستہ)مؤنث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ق

القاف : (حرف معجم) مذکر ومؤنث اورتأنیث ار جح ۔تمام حروف تہجی کا یہی حکم ہے۔

القَبَج : (چکورجیسا پرندہ) اسم جنس جمعی ہے اوراس کامفرد تاء سے آتا ہے اس لئے یہ اوراس

کامفرد القَبَجَة دونوں مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں۔

اَلْقَتَبُ : (۱) کجاوہ ' پالان) مذکر ہے۔بعض دفعہ مؤنث بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۲) آنت) مذکر ومؤنث.

القَتِيل : (مقتول) فَعِيل کے وزن پر آنے والا صفت مشبہ کا مبنی للمفعول صیغہ ہے اس لئے مذکر ومؤنث دونوں میں مشترک ہے۔

القُحُّ : (خالص) فُعْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے اور مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔نیز واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی مشترک ہے۔

قُدّام : (آگے۔اسم ظرف) مؤنث ہے۔

القِدْر : (ہنڈیا) مؤنث ہے۔

القُدس : مذکر ومؤنث (بتاويل البَلَد او البُلدَة)

القَدَم : (پاؤں) مؤنث . وفي القرآن : فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا .

القَدُوم : (بڑھئی کا تیشہ) مؤنث .

القَرْقَف : (شراب) مؤنث . (شراب کے تمام اسماء مؤنث ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القریب : (رشتہ دار) مذکر و مؤنث ۔ (قریب کا دوسرا معنی نزدیک ہے۔اس معنی میں وہ صفت مشبہ مذکر ہے جس کی مؤنث قریبة آتی ہے۔

جبکہ پہلے معنی میں آپ نے پڑھا کہ قریب مذکر کیلئے بھی آتا ہے اور مؤنث کیلئے بھی ۔اب دونوں معنوں کے اعتبار سے نیز معنوی اعتبار سے ان کے استعمال میں زمین و آسمان کا فرق آجائے گا۔مثلاً آپ کسی عمارت کی طرف اشارہ کرکے اسے اپنے قریب ظاہر کرنا چاہیں تو کہیں گے: هٰذِهِ العِمارَةُ قَرِيبَةٌ مِنِّي ۔ یہاں آپ نے قریب کو تاء سے مؤنث کرکے قریبة بھی بنایا اور من کا صلہ بھی اس کے لئے استعمال کیا۔اور اگر کسی خاتون کی طرف اشارہ کرکے آپ اسے اپنا رشتہ دار ظاہر کرنا چاہیں تو کہیں گے: هٰذِهِ المَرْأَةُ قَرِيبِي ۔ یہاں نہ آپ قریب کو تاء کے توسط سے مؤنث بنائیں گے اور نہ ہی مِن کا صلہ لانے کی زحمت اٹھائیں گے۔بلکہ اسی مذکر و مؤنث مشترک صیغہ کے ساتھ قَرِيبٌ کو براہ راست ضمیر متکلم کی طرف مضاف کردیں گے۔

اس وضاحت سے آپ کو اس کتاب میں دی گئی مذکر و مؤنث کی وضاحت کی افادیت کا اندازہ ہوگیا ہوگا۔

القَزَم : (پستہ قد ' لاغر ' بالشتیا) مذکر و مؤنث میں بھی ' نیز واحد ' تثنیه ' جمع میں بھی مشترک ہے۔

القِطّ : (بلی) مذکر و مؤنث دونوں کیلئے برابر ہے۔بعض دفعہ بلی کیلئے تاء لگا کر قِطَّة بھی کہتے ہیں۔

القَفَا: (گدی / گردن کا اوپر والا حصہ) مذکر و مؤنث ۔

القَلَنْسُوَة : (ٹوپی) مؤنث ہے۔

www.KitaboSunnat.com

القلوس: (نوسال سے کم عمر کی اونٹنی) مؤنث ہے۔ (۹ سال سے اوپر کی اونٹنی کو ناقۃ کہتے ہیں).

القلت : (پہاڑ میں بنا ہوا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے) مؤنث .

القِمَطْر : (کتابیں محفوظ رکھنے والا بیگ مذکر ومؤنث ہے۔

اَلْقِنُّ : (مملوک) مذکر ومؤنث میں بھی اور واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی مشترک۔

القَنا : (نہریں: اس کا واحد قَناۃ ہے) مذکر ومؤنث .

القَوْس : (کمان) مؤنث ہے۔ بعض کے نزدیک مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

القَوْم : مذکر ومؤنث .

ک

الکَأْس : (گلاس) مؤنث ہے۔

الکاعِب : (جس لڑکی کے پستان ابھر آئے ہوں) مؤنث .

الکاف : (حرف ہجاء کا نام) مؤنث ومذکر . مگر تانیث افصح ہے۔

الکَبِد : (۱) جگر) مؤنث ومذکر . ابن جنی کے نزدیک مؤنث ہے۔ فراء کہتے ہیں کہ بعض اوقات بطور مذکر بھی آتا ہے۔ (۲) کَبِدُ **السَّماء**۔ آسمان کا وسط۔ (۳) کَبِدُ القَوْسِ . کمان کے پر تلے کے دونوں کناروں کے درمیان والا حصہ) ان دونوں معنوں فقط مؤنث آتا ہے۔

الکِبْرِیاء : (بڑائی) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الكَتِف: (کندھا) مؤنث ہے۔

الكُرَاع: (پنڈلی/ جانور کے پائے) مذکر ومؤنث .

الكِرْش ، الكَرِش: (جانور کی اوجھ) مؤنث ہے۔

الكَرَم: (کریم) مصدر ہے اور وصف کے معنی میں آتا ہے۔ مؤنث ومذکر میں بھی اور واحد ، تثنیہ ، جمع میں بھی مشترک ہے۔

الكَعاب: (جس لڑکی کے پستان ابھر آئے ہوں) مؤنث ہے۔

الكَعْب: (پاؤں پر ابھری ہوئی ہڈی) مذکر ومؤنث ہے۔

الكَفّ: (مٹھی) مؤنث ہے۔

الكُمَّثْرَى: (امرود) مؤنث ہے۔

الكُمَيْت: (شراب) مؤنث ہے۔

الكِنَاز: (گوشت سے بھرا ہوا جانور) مذکر ومؤنث. تقول : ناقة أو بَعيرٌ كِنَازٌ .

الكَهْرَبا ، الكَهْرَبَاء: (بجلی) مؤنث ہے۔

الكُوْفَة: (عراق کا مشہور شہر۔ اللہ تعالیٰ اسے امریکہ سے جلد آزاد فرمائیں) مؤنث ہے۔

ل

اللَّام: (حرف ہجاء) مذکر ومؤنث . مگر تانیث افصح ہے۔

اللَّبُوءَة: (شیرنی) مؤنث ہے۔

اللَّبُون: (گابھن/ دودھ دینے والا جانور) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللِّحْيَة : (ڈاڑھی) مؤنث ہے۔

اللِّسان : (زبان)مذکر ومؤنث .لیکن غالب مذکر ہے۔

اللَّظٰی : (جہنم کا ایک طبقہ)مؤنث ہے۔ وَکَذا سَائِرُ اَسْمَاءِ جَهَنَّمَ اِلَّا الجَحِيْمَ فَانَّهٗ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ .

اللَّعِيْن : (ملعون) مذکر ومؤنث دونوں کیلئے یکساں ہے۔

اللَّقْوَة ' اللِّقْوَة : (مادہ عقاب)مؤنث ہے۔

م

ما : (جو) لفظ کے اعتبار سے مذکر اورمفرد ہے۔لیکن استعمال کلام میں اپنے صلہ کی وجہ سے مؤنث ' تثنیہ اور جمع کے طور پر بھی آتا ہے۔اس کی بہت واضح تفصیل اورنقشوں کی مدد سے وضاحت ہماری نحو کی کتاب " بِدَايَةُ النَّحو " میں ملاحظہ فرمائیں۔

الماعز : (مَعِز کا مفرد ہے: بکری)مذکر ومؤنث .

المال : مذکر ومؤنث .

المِئْنَاث ' المُؤْنِث : (زیادہ بچیوں کوجنم دینے والا/ والی) مذکر ومؤنث .

(**نوٹ** : پہلا لفظ مِفْعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جبکہ دوسرا باب افعال کا اسم فاعل ہے)

المِثْلُ : (مثل)یہ لفظ مذکر ومؤنث میں مشترک ہےاور واحد ' تثنیہ وجمع میں بھی اکثر یکساں استعمال ہوتا ہے۔جیسے:مِثْلُهُم يَقُولُ ويَقُولانِ ويَقُولُونَ اور مؤنث میں مِثْلُهُنَّ تَقُولُ وَتَقُولانِ ويَقُلْنَ .لیکن مثل کا مثنیٰ (مِثْلانِ / مِثْلَيْنَ) بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستعمل ہے اور جمع مکسر اَفْعالٌ کے وزن پر اَمْثَالٌ بھی مستعمل ہے۔فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا.

(۱) المَعْز : (بالوں والی بکری) مؤنث ومذکر میں بھی اور واحد تثنیہ جمع میں بھی مشترک ہے

(۲) المَتْن : (پیٹھ ،کمر) مذکر ومؤنث .

المَجُوس : امت کے معنی میں مؤنث اور قوم کے معنی میں مذکر ہے۔

المَحْض : (خالص) صفت مشبہ ہے مذکر ' مؤنث ' واحد ' تثنیہ ' جمع میں مشترک ہے۔

المُدام ' المُدَامَة : (شراب) مؤنث ہے۔

المِدْيَان : (بہت قرضہ دینے والا) مؤنث ومذکر . (مبالغہ)

مَدْيَن : (شہر کا نام) مؤنث ہے۔

المِذْكار : (بہت لڑکوں کو جنم دینے والا/ والی مؤنث ومذکر .(مبالغہ)

المِسْواک : مذکر ومؤنث . (آلہ)

مِصْر: (ملک کا نام) مذکر ومؤنث .مگر تانیث اکثر ہے

مِطْعَام : (پیٹو) مذکر ومؤنث . (صیغہ مبالغہ)

مِطْمَاع : (بہت لالچی) مذکر ومؤنث . (مبالغہ)

المَطِيَّة : (سواری) مذکر ومؤنث .

المِعَى : (آنت) ' جمع اَمْعاء مذکر ومؤنث . ایک حدیث شریف میں بیک وقت مذکر ومؤنث دونوں طرح حضور ﷺ نے کس خوبصورتی سے اس کا استعمال فرمایا ہے: المؤمن يأ كلُ مِن مِعىً واحدَةٍ والكافر يأ كلُ مِن سبعةِ امعاءٍ . پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ میں واحدۃ کوصفت لاکر مؤنث اوردوسرے جملہ میں سبعة عددکومؤنث لاکر اسے مذکر استعمال فرمایا گیا۔

المِعْجال : (بہت جلد باز)مذکر ومؤنث (مبالغہ)

المِعْطاء :(بہت زیادہ دینے والا/ دیالو) مذکر ومؤنث . (مبالغہ)

المِعْطَار ' المِعْطِيْر : (ہروقت خوشبو میں بسا رہنے والا) مذکر ومؤنث . (مبالغہ)

المَفْزَع : (جائے پناہ)مذکر ومؤنث نیز واحد ' تثنیہ ' جمع میں بھی مشترک۔

المِقْرَاء : (کثرت سے مہمان داری کرنے والا)مذکر ومؤنث . (مبالغہ)

مَكَّة: مؤنث ہے۔

المِكْثَار ' المِكْثِيْر : (بہت بولنے والا) مذکر ومؤنث (مبالغہ)

المِكْسَال : (بہت سست اور کاہل)مذکر ومؤنث .

المَلِك : (بادشاہ)مذکر ومؤنث .

مَنْ : (جو)اسم موصول ہے۔لفظ کے اعتبار سے مذکر اور مفرد ہے۔لیکن استعمال کلام میں صلہ کی وجہ سے مؤنث ' تثنیہ اور جمع کا معنی اس میں آجاتا ہے۔تفصیلی امثلہ کیلئے ہماری دوسری تألیف ہِدَاية النحو کا مطالعہ فرمائیں۔

المِنْجَاب : (نجیب بچوں کو جنم دینے والی عورت)مؤنث ہے۔

المَنْجَنُوْن : (المارى) مؤنث ہے۔

المَنْجَنِيْق : (قدیم زمانے میں پتھر پھینکنے والی گوپھن)مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المَنْجَنِيْن : (الماری) مؤنث ہے۔

المِنْطِيْق : (بلیغ) مذکر ومؤنث .

المَنُوْن : (موت) مذکر ومؤنث .

المُوْسٰى : (استرا / بلیڈ) مذکر ومؤنث .

المُوْسِيْقَا ' المُوْسِيْقٰى : (موسیقی/میوزک) مذکر ومؤنث .

المُوْمِس ' المُوْمِسَة : (بدکار/زانیہ عورت) مؤنث ہے۔

المِيْم : (حرفِ معجم) کلمہ کی تاویل سے مؤنث اور حرف کی تاویل سے مذکر ہے لیکن تانیث افصح ہے۔ وکذا حکم سائر اسماءِ حروف المعجم.

ن

النَّاب : (سامنے والے دانتوں کے ساتھ والا نوکیلا دانت) مذکر ہے۔

النَّاجِذ : (داڑھ) مذکر ہے۔

النَّار : (آگ) مؤنث ہے۔ ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ کبھی مذکر بھی آتی ہے۔

النَّاشِز ' النَّاشِص : (خاوند کی نافرمان اور باغی عورت) مؤنث ہے۔

النَّاقَة : (اونٹنی) مؤنث ہے۔

النَّاكِح : (خاوند والی) مؤنث ہے۔

النَّاهِد : (جس لڑکی کے پستان ابھر آئے ہوں) مؤنث ہے۔

النَّبْل : (تیر) مؤنث ہے۔

النَّجَس: (ناپاک) فَعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ مذکر ومؤنث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النّحل : (شہد کی مکھی) اسم جنس جمعی اور اس کا مفرد تاء کے اضافہ سے النّحلَة آتا ہے اس لئے یہ بھی اور اس کا مفرد (النّحلَة) بھی مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

النّخل : (کھجور کا درخت) یہ بھی اسم جنس جمعی ہے اور تاء کے اضافہ سے اس کا مفرد النّخلَة آتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں اسماء بھی مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں

نَحْنُ : ضمیر مرفوع منفصل برائے متکلمین ہے۔ مذکر ومؤنث کے علاوہ تثنیہ وجمع میں مشترک ہے۔

النّعام : (شتر مرغ) اسم جنس جمعی ہے اور اس کا مفرد بھی تاء کے اضافہ سے النُّعَامة آتا ہے اس لئے یہ دونوں اسماء مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں البتہ النعام میں تذکیر اکثر ہے۔

النّعجة : (بھیڑ بکری، ہرنی، جنگلی گائے وغیرہ) مؤنث۔

النّعَل ، النّعْل : (جوتا) مؤنث .

النّعَم : (اونٹوں / بکریوں کا ریوڑ) مذکر ومؤنث .

النّفْس : مذکر ومؤنث . لیکن تأنیث افصح واکثر ہے۔

النّوٰی : (بعد) مؤنث ہے۔

النّوح : (   ) صیغہ صفت مذکر ومؤنث اور واحد تثنیہ ، جمع میں مشترک ہے۔

النُّور : (۱) روشنی) مذکر (۲) نار کی جمع) مؤنث ہے۔

النون : (حرف تہجی) تمام حروف تہجی کی طرف کلمة کی تأویل میں مؤنث اور حرف کی تاویل میں مذکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھ

الھاء : (حرف تہجی) دیگر حروف تہجی کی طرح کلمۃ کی تاویل میں مؤنث اور حرف کی تاویل میں مذکر ہے۔

الھَامَة : (کھوپڑی) مؤنث ہے

الھَتُوف : (نعرے باز) صیغہ صفت مشبہ ہے مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

الھِجان : (سفید اعلیٰ نسل کے اونٹ) مؤنث ومذکر اور واحد ' تثنیہ ' جمع میں مشترک ہے

الھِجْرِس : (لومڑی کا بچہ) مذکر ومؤنث .

الھُدٰی : (ہدایت) مذکر ومؤنث .

الھِرّ : (بلی) اسم جنس جمعی مذکر ومؤنث وکذامفردہ الھرۃ .

الھِسْتِیْرِیا : (ھسٹیریا ' اعصابی بیماری کا نام) مؤنث .

الھَلِیْکُوبْتَر : (ہیلی کاپٹر) مؤنث .

الھُمَزَة : (عیب جو) صیغہ صفت مشبہ ' مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

و

الوله : (فریفتہ) وصف ہے 'مذکر ومؤنث میں مشترک۔

الواو : (حرف معجم) دیگر حروف ہجاء کی طرح کلمہ کی تأویل میں مؤنث اور حرف کی تأویل میں مذکر ہے۔

الوَجْنَة : (رخسار کی ابھری ہوئی ہڈی) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوَحْش : (جنگلی۔ ہر وہ جانور جسے گھروں میں نہیں پالا جاتا) مؤنث .

الودود: صیغہ صفت مشبہ ' مذکر ومؤنث .

وَرَاء : (اسم ظرف مکان: پیچھے) مؤنث ہے۔لحیانی کہتے ہیں کہ وراء مؤنث ہے لیکن آپ اگر اسے مذکر کے طور پر استعمال کریں تو بھی درست ہے۔

الوَرْد : (گلاب کا پھول) اسم جنس جمعی ہے اور اس کا مفرد تاء سے آتا ہے لہذا یہ اور اس کا مفرد (الوَرْدَة) دونوں مذکر ومؤنث میں برابر ہیں۔

الوَرِک ' الوَرْک : کولہا' سرین' ران سے اوپر والا حصہ) مؤنث .

الوَزَع ' الوَزَعَة : (   )مذکر ومؤنث .

الوَقُور : (باوقار) صیغہ صفت ' مذکر ومؤنث میں مشترک۔

الوکیل : صیغہ صفت ' مذکر ومؤنث میں مشترک۔

ی

الیاء : (حرف تہجی) دیگر حروف ہجاء کی طرح کلمہ کی تأویل سے مؤنث اور حرف کی

تأویل سے مذکر ہے۔

الیاردة : (گز) مؤنث ہے۔

الیافطة : (تختی/سائن بورڈ وغیرہ) مؤنث ہے۔

الیاقة : (ٹائی جو نصرانی عقیدۂ تثلیث کا اعلامیہ ہوتی ہے) مؤنث ہے۔

الید : (ہاتھ) مؤنث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَسَــار : (۱)خوش حالی (۲) بائیں جانب)ان دونوں معنوں میں مــذکر ہے۔
(۳)بایاں ہاتھ)اس معنی میں مؤنث ہے۔

الیَعْسُوب : (۱)نر شہد کی مکھی (۲)شہد کی مکھیوں کی ملکہ) مذکر ومؤنث .

الیمامُ : (کبوتر) اسم جنس جمعی ہے اوراس کا مفرد تاء سے آتا ہے اس لئے یہ اور اس کا مفرد (الیمامة)دونوں مذکر ومؤنث میں مشترک ہیں۔

الیَمِین : (۱) ایاں ہاتھ (۲) قسم)مؤنث .

اَلْیَهُوْد : بتأویل قبیلہ مؤنث ہے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاعراب

تالیف: علامہ ارشد حسن ثاقب

★ عام طور پر مدارس میں بچوں کو عربی ترکیب پڑھائی نہیں جاتی بلکہ براہ راست کروائی جاتی ہے۔
★ ترکیب سکھانے کے لئے کسی بھی وفاق میں کوئی مستقل کتاب شامل نصاب نہیں ہے۔
★ عموی طور پر عربی ترکیب کو عوامل النحو کے ساتھ مختص سمجھا جاتا ہے، حالانکہ ترکیب کا تعلق صرف عوامل سے نہیں بلکہ عربی کلام میں استعمال ہونے والے ہر کلمہ سے ہے۔
★ یہ تو طے ہے کہ عربی زبان کی ترکیب اردو میں کروائی جاتی ہے۔ عام مروج اسالیب ترکیب میں نہ عوامل کے اعمال کی تفصیل بیان کی جاتی ہے نہ ہی معمول پر آنے والے اعراب کی توضیح کی جاتی ہے۔

علامہ ارشد حسن ثاقب نے کتاب الاعراب میں: (۱) بچوں کو براہ راست عربی زبان میں ترکیب کرنا سکھایا ہے۔ (۲) وہ بھی اتنی آسان عربی میں کہ کم سے کم علمی وذہنی استعداد رکھنے والا طالبعلم بھی چٹکیوں میں سیکھ جاتا ہے۔ (۳) ہر کلمہ (اسم، فعل، حرف) کی ترکیب میں وضاحت سکھاتے ہیں کہ وہ معرب ہے یا مبنی؟ اور معرب ہے تو اس پر تینوں اعراب (رفع، نصب، جر، جزم) کن علامات کے ساتھ آتے ہیں؟ لفظاً آتے ہیں یا تقدیراً؟ اور تقدیراً آتے ہیں تو ظہور اعراب میں مانع کیا ہے؟ اور یہاں اسے کس وجہ سے اور کونسا اعراب اور کس علامت کے ساتھ ملا ہے؟ (۴) ہر باب کے شروع میں ایک مفید، جامع اور واضح علمی تحقیق پیش کی ہے جو مطولات میں بھی نہیں ملتی۔ (۵) عربی زبان میں استعمال ہونے والے ہر طرح کے کلمہ، ہر قسم کی ترکیب کی درجنوں مثالیں اور ہر مثال کے ساتھ مکمل عربی ترکیب۔ کئی ایسے مباحث بھی چھیڑے ہیں جو متداول درسی کتب میں موجود نہیں اور مفصل مثالوں کے ساتھ تراکیب بھی دی ہیں۔

★ بلاشبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب الاعراب علامہ ارشد حسن ثاقب کی ان علمی تالیفات میں سے ایک ہے، جن میں انہوں نے اپنے علمی اور فنی جوہر، مہارت، چابکدستی اور مدرسانہ قابلیت کے ساتھ دکھائے ہیں۔
★ عربی ترکیب کے حوالے سے اس جیسی کتاب کا آپ نے پہلے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا۔
★ ایک باب کی ترکیب مکمل کرنے پر طالبعلم روانی سے عربی بولنے لگتا ہے۔

ناشر: ادارۃ القریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجم الصرف والنحو

تالیف

علامہ ارشد حسن ثاقب

★ برصغیر میں علم صرف ونحو کے حوالے اپنے انداز کی پہلی کتاب۔

★ صرف اور نحو سے متعلقہ ہر مسئلہ معاجم کی طرح ابجدی ترتیب سے تلاش کریں۔

★ ہر وہ عربی کلمہ جس کا علم صرف یا علم نحو سے کسی بھی قسم کا تعلق ہو اس کے بارے میں مکمل مفصل اور جامع تفصیلات آپ کو اس کتاب میں ملیں گی۔

★ ہر وہ موضوع جس کا عربی صرف ونحو سے تعلق ہے' پوری جامعیت اور تفصیلات کے ساتھ اس کتاب میں جلوہ گر ملے گا۔

★ کئی ایسے مباحث جن کا ہماری متداول نحوی کتب میں ذکر تک نہیں ملتا' یہاں پوری تفصیل سے آپ کو ملیں گے۔

★ دوران تدریس الجھ جانے والی کئی علمی گتھیوں کو سلجھانے میں یہی کتاب آپ کی معاون بنے گی۔

★ اگر آپ کی لائبریری میں یہ کتاب موجود ہے تو آپ کو صرف یا نحو کے موضوع پر نہ کسی اور کتاب کی ضرورت محسوس ہو گی اور نہ آپ ایک ایک مسئلہ پر دس دس کتب کے مطالعہ کی زحمت اُٹھائیں گے۔

★ علامہ ارشد حسن ثاقب نے اس کتاب میں اپنی فنی پختگی' علمی بصیرت اور تدریسی صلاحیت کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔

★ اب یہ قول باطل ہو گیا کہ نحو یا صرف کے بارے میں ہمیں پوری معلومات نہیں مل سکتی۔

ناشر

ادارۃ القریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدایۃ الصرف

تالیف علامہ ارشد حسن ثاقب

★ علم صرف کے موضوع پر برِصغیر میں طبع ہونے والی کتب میں جامعیت اور موضوعی تنوع کے اعتبار سے منفرد اور مفید ترین کتاب۔

★ درجہ اولیٰ کے طلبہ کے لئے آج تک صرف کے موضوع پر اتنی مفید کتاب آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔

★ حروف اصلی اور زائدہ پر خصوصی تحقیق جو اس سے پہلے آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔

★ اسم جامد اور مشتق کے حوالے سے وہ معلومات جن سے ہماری متداول کتب خاموش ہیں۔

★ قوانین نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں اور ان کی تشریح نہایت واضح انداز ہیں۔

★ کئی ایسے قوانین کا اضافہ جن سے ہماری عام صرفی کتب خالی ہیں۔

★ ہر باب کے اختتام پر سینکڑوں صیغوں کے ذریعے اجراء۔

★ صیغہ صرف عربی کا نہیں بلکہ اردو سے عربی کا صیغہ نکالنے کی عملی مشقیں۔

★ ہر باب کے اختتام پر درجنوں افعال مصادر بمعہ ترجمہ دے کر عربی زبان کی مضبوط بنیاد رکھی گئی ہے۔

★ ہر باب کے آخر میں سوالات، تمرینات کے ذریعے اجرائے صرف میں اساتذہ کی معاونت۔

★ کتاب کا مطالعہ کر کے آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اس سے پہلے اتنی جامع، اتنی مفید، اتنی آسان کتاب نہیں دیکھی۔

ناشر ادارۃ القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدایۃ النحو

مؤلف
علامہ ارشد حسن ثاقب

★ درجہ اولیٰ کے طلبہ کے لئے فن نحو کی نہایت جامع کتاب۔

★ ہر موضوع پر روزمرہ بول چال کی عربی سے الگ اور قرآن حکیم سے الگ مثالیں۔

★ نحو کے ساتھ عربی زبان سکھانے میں معاون۔

★ کئی اہم مباحث جو اس درجہ کی کتب میں یا تو مذکور نہیں یا واضح نہیں یا مفصل نہیں۔

★ کتاب میں ساتھ ساتھ تو کیب کا طریقہ تدریجی طور پر سکھایا گیا اور آخر میں عربی زبان میں ہر قسم کے جملوں اور کلمات کی پچاس تراکیب عربی زبان میں کرائی گئی ہیں۔

★ ہر موضوع کے اختتام پر کئی کئی قسم کی تمرینات اور سوالات کے ذریعے نحوی قواعد ذہن نشین کرانے کا مربوط اہتمام۔

★ فن نحو میں مضبوط اور ٹھوس بنیاد رکھنے کے لئے موزوں ترین درسی کتاب۔

★ توضیحی مثالوں میں متقدمین علمائے نحو کے اسلوب پر جابجا عربی اشعار کے شواہد۔ مگر مبتدی طلبہ کی ذہنی وعلمی استعداد کے پیش نظر واضح تخریج و توضیح کے ساتھ!

★ اس کتاب کو پڑھنے والا نہ تو کبھی یہ شکوہ کرے گا کہ فن نحو مغلق اور مشکل فن ہے نہ ہی یہ شکایت کرے گا کہ عربی زبان سیکھنا مشکل کام ہے۔

★ جن طلبہ کو نحو پڑھنا مشکل نظر آتا ہے، یا جن اساتذہ کو مبتدی طلبہ کو نحو سمجھانے میں دشواری محسوس ہوتی ہے ان کے لئے لاجواب تحفہ!

ناشر
ادارۃ القریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاعاریب ترکیب کے موضوع اپنی نوعیت کی پہلی اور منفرد کتاب! (۱) اردو کی بجائے عربی میں ترکیب اور وہ بھی اتنی آسان کہ کم سے کم علمی استعداد کا طالبعلم بھی آسانی سے سیکھ سکے۔ اور اتنی مفید کہ ایک باب کی تراکیب مکمل ہونے پر طالبعلم فرفر عربی بولنے لگ جائے۔ (۲) ہر موضوع کے حوالے سے نہایت علمی و تحقیقی ابحاث جو عام متداول کتب میں دستیاب نہیں۔ (۳) جملہ کی ترکیب میں ہر ہر لفظ کی مکمل تفتیش کہ وہ معرب ہے یا مبنی؟ معرب ہے تو اس کا اعراب کیسے آتا ہے؟ اور مبنی ہے تو کس چیز پر مبنی ہے؟ پھر وہ عامل ہے یا غیر عامل؟ عامل ہے تو اس کا عمل کیا ہے؟ غرض عربی میں ہر لفظ پر ہر ترکیب میں اتنی فنی بحث کہ نحو ہمیشہ کیلئے طالبعلم کی مٹھی میں آجائے اور عربی زبان بولنا مادری زبان کی طرح آسان ہو جائے۔

گلدستۂ دلھن خواتین اور مسلمان بچیوں کی دینی تربیت' گھریلو زندگی کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سنوارنے' خاندانی نظام کو مضبوط کرنے اور دنیا و آخرت کی سعادتوں کی رہنمائی کے لئے ایک زندہ و جاوید تصنیف! مسلمان بچی کے لئے ایک خوبصورت اور مفید ترین تحفہ!

ستون دروس فی اللغۃ العربیۃ درجہ متوسطہ کے طلبہ کو ابتدائی عربی پڑھانے کے لئے 60 اسباق پر مشتمل یہ کتاب تین سو سے زائد اسماء اور درجنوں افعال و حروف کا نہ صرف ذخیرۃ الفاظ مہیا کرتی ہے، بلکہ مرکب اضافی، توصیفی، جار مجرور، جملہ اسمیہ، اور جملہ فعلیہ کی بے شمار عملی مشقوں پر مشتمل ہے۔

ما ئۃ درس فی اللغۃ العربیۃ درجہ اولیٰ کے طلبہ کو عربی سکھانے کیلئے ایک گراں مایہ درسی کتاب! اس کتاب کے پڑھنے کے بعد طالب علم کی نہ صرف روزمرہ کی عربی بول چال سو فیصد درست ہو جاتی ہے بلکہ آگے چل کر عربی کتب سے براہ راست استفادہ کئی گنا آسان ہو جاتا ہے۔

موطأ الامام محمد امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ قرن اول کے مایہ ناز محدثین اور ممتاز فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ موطأ امام مالکؒ کی روایت دو طرق سے ہوئی ہے جن میں سے ایک روایت امام محمدؒ کی ہے۔ امام محمدؒ نے اپنی روایت میں دو باتوں کا مزید التزام یہ فرمایا ہے کہ ایک تو ہر موضوع پر فقہ حنفی اور بالخصوص امام اعظم کی فقہی رائے نقل کی ہے (جو نوے فیصد سے زیادہ احادیث و روایات موطا کے موافق ہیں) اور دوسرے اپنے موقف پر مستند روایات بھی سند متصل کے ساتھ روایت کر کے انہیں موطأ کی زینت بنایا ہے۔ اپنی اضافی روایات کی وجہ سے ان سے روایت فرمودہ موطأ مالکؒ کو موطأ امام محمدؒ کا نام دیا جاتا ہے۔ بازار میں چند تراجم موطأ کے موجود ہیں۔ لیکن ان میں اغلاط کی بھرمار کے علاوہ کئی فقہی مسائل میں بہت زیادہ ابہام اور اغلاق پایا جاتا ہے اور کئی جگہ تو شرعی اصطلاحات کا لفظی ترجمہ کر کے معانی کو اصل مقصود سے کوسوں دور کر دیا گیا ہے۔ علامہ ارشد حسن ثاقب نے نہایت سلیس' سہل' بامحاورہ ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ شرعی و فقہی مصطلحات کی توضیح بھی ساتھ ساتھ کر دی ہے' جس کی بدولت ادنیٰ مہارت رکھنے والا طالبعلم اور عام قاری بھی اس کتاب سے اب پوار پوار استفادہ کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

علامہ ارشد حسن ثاقب کی تالیفات

ناشر

ادارۃ القریش

F/688 بلاک گلشن راوی لاہور۔

0333-0323-4313162,0333-4040434